

گنجینہ قوتِ باہ



حکیم محمد یونس حبیبی

برصغیر ہندوستان و پاکستان و بنگلہ دیش کے مشہور طبیبی خاندان کی
امراض باہیہ پر با تصویر نایاب و لاجواب کتاب

MD MUSTAFA

گنجینہ قوت باہ

مدیر شفاء الملک مصنف و مؤلف حکیم سید محمد یونس حبیبی الوارثی معالج خصوصی
امراض باہیہ و مرداں و نسواں خلف الصدق عالیجات حکیم مولانا محمد ابراہیم صاحب مرحوم
جنرل کونسل اینڈ اسٹیٹ فیکٹری آف یونانی میڈیسن گورنمنٹ آف بنگال خلف اکبر علامہ حکیم
مولانا محمد اسماعیل صاحب بناری مرحوم شاگرد رشید شفاء الملک حکیم حبیب الرحمن صاحب
پرنسپل طبیہ حبیبیہ کالج ڈھاکہ مصنف و مؤلف قرابادین بنگالہ و دیگر طبیبی کتب

ناشر

ادارہ کتاب الشفاء

2075، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔ 110002

جملہ حقوق اشاعت ادارہ کتاب الشفاء

اس کتاب کو چھاپنے سے پہلے اجازت ضروری ہے

GANJIN-E-TABIB

نام کتاب:.....: گنجینہ قوت باہ

مصنف:.....: حکیم سید محمد یونس حبیبی

بار اول:.....: ۲۰۰۲ء

تعداد:.....: چھ سو

کمپوزنگ:.....: سمیل احمد، ماہنامہ "الشفاء" نئی دہلی

مطبع:.....: ایچ۔ ایس، آفسیٹ پرنٹر، نئی دہلی

اشاعت دوم.....: اگست 2009

قیمت = 125 روپے

ناشر

ادارہ کتاب الشفاء

2075، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔ 110002

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	نمبر
۶	حرف آغاز	۱
۹	عناصر یا ارکان	۲
۹	اخلاط	۳
۱۰	مزاج	۴
۱۲	قانون حکمت	۵
۱۳	تمہید	۶
	مقالہ اول	
	پہلا باب	
۲۰	مردوں کے آلات تناسل	۷
۲۰	ادویہ منی	۸
۲۱	غذائے غدی	۹
۲۲	غذو دودی	۱۰
۲۳	نصیحتیں	۱۱
۲۳	ساخت خصیہ	۱۲
۲۴	جل المنی	۱۳
۲۵	بحری منی	۱۴
۲۶	قضب	۱۵
۲۶	انتشار کامل	۱۶
۲۹	خروج منی	۱۷
۳۱	دوسرا باب	
۳۵	بیان اعضاء تناسل کی پرورش و افزائش کا	۱۸
۳۶	عروق، یعنی رگیں	۱۹



MD MUSTAFA

میرے والد والدہ

کے لئے دعائے مغفرت کریں

اور آپ حضرات اپنی دعاؤں میں

مجھ خاکسار کو بھی یاد رکھیں

آمین ثم آمین

تیسرا باب

۲۲	بیان اعضاء تاسل کے اعصاب کا	۲۰
۲۳	اقسام اعصاب	۲۱

چوتھا باب

۲۷	بیان قوائے نفسانیہ کا	۲۲
----	-----------------------	----

مقالہ دوم

بیان ضعف باہ

پہلا باب

۵۲	ضعف باہ، دماغی قوائے کی وجہ سے	۲۳
----	--------------------------------	----

دوسرا باب

۵۹	ضعف باہ بوجہ کمزوری اعضاء ریسہ و شریفہ	۲۴
----	--	----

۶۰	ضعف دماغ سے	۲۵
----	-------------	----

۶۲	ضعف قلب سے	۲۶
----	------------	----

۶۳	ضعف جگر سے	۲۷
----	------------	----

۶۶	ضعف معدہ سے	۲۸
----	-------------	----

۶۹	ضعف گردہ سے	۲۹
----	-------------	----

۶۹	کلاہ گردہ	۳۰
----	-----------	----

۷۲	تمام جسمانی کمزوری کی وجہ سے	۳۱
----	------------------------------	----

۷۳	مقویات عمومی	۳۲
----	--------------	----

۷۵	مرکبات	۳۳
----	--------	----

تیسرا باب

۸۰	ضعف باہ بوجہ خرابی یا کمی منی سے	۳۴
----	----------------------------------	----

۸۱	اوصاف منی اور اس کے ترکیبی اجزاء	۳۵
----	----------------------------------	----

۸۲	منی کی خرابی یا کمی کے اسباب	۳۶
----	------------------------------	----

چوتھا باب

۹۸	ضعف باہ بوجہ امراض قضیب کے	۳۷
----	----------------------------	----

مقالہ سوم

ضعف باہ کے اسباب خارجیہ اور ان کے علاج میں

پہلا باب

۱۲۳ کثرت جماع سے ضعف باہ ۳۸

۱۳۱ سن رسیدہ یا کم عمر لڑکیوں وغیرہ کے جماع سے ضعف باہ ۳۹

دوسرا باب

۱۴۰ جلق سے ضعف باہ ۴۰

۱۴۱ جلق کی قدامت اور اس کی اصلیت ۴۱

۱۴۲ جلق کے اسباب و علامات ۴۲

۱۴۳ مجلوق کی علامات پر ایک نظر ۴۳

تیسرا باب

۱۵۷ جریان سے ضعف باہ ۴۴

۱۵۷ جریان کی تعریف ۴۵

۱۵۸ جریان منی کی شناخت ۴۶

۱۵۸ جریان منی کے اسباب ۴۷

۱۶۱ متاخرین کے نزدیک جریان کے اسباب ۴۸

۱۶۷ علاج فتور مبادی ۴۹

۱۶۷ جریان کے دیگر مفید نسخے ۵۰

چوتھا باب

۱۶۹ مخدرات سے ضعف باہ ۵۱

۱۷۰ جسم انسان میں مخصوص مخدرات کے نتائج ۵۲

۱۷۵ ضمیر ۵۳

۱۷۵ استثناء بالید یعنی جلق ۵۴

۱۸۲ کشتہ فولاد ترکیب دیگر ۵۵

۱۸۳ کشتہ فولاد بہ ترکیب دیگر ۵۶

حرف آغاز

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرَ مَا بِأَنْفُسِهِمْ

طب اور طبیب

فن اور اہل فن کا باہمی تعلق لازم و ملزوم کا سا ہوتا ہے۔ اہل فن کی عزت و اقدایت کا انحصار فن کی عزت و اقدایت پر ہوتا ہے خود اہل فن اگر اپنے فن کی عزت و اقدایت بڑھانے میں محنت کرنے، جان و مال کی بازی لگانے اور صدق دل سے کوشش کرنے میں تساہل یا اس سے گریز کریں تو فن کی توہین اور اس کے ساتھ اہل فن کی بھی توہین لازمی ہے۔ کچھ ایسا حال اس فن شریف یعنی طب اور اس کے علم برداروں پر منطبق پاتا ہوں۔

یہ طالب شاہد مقصود کے ہیں نہ جائیں گے و لیکن سعی کے پاس

طب قدیم و جدید کی آویزش میں فن اور اہل فن دونوں مات کھاتے نظر آتے ہیں حالانکہ طب قدیم کا قصر ہزار ہا برس کے تجربہ کی مستحکم بنیاد پر قائم ہے اور اس کے نظریات ہمہ گیر ہیں اور طب جدید ان معنوں میں طفل مکتب ہے۔ مگر اہل فن کی بے خبری اور جمود کی بدولت یہ فن شریف یعنی طب یونانی پچھلے دو سو برس کی معلوماتی ترقی سے بہرہ اندوز نہ ہو سکا، جس کی بناء پر یہ اہل فن جدید کے مستحکم کا نشانہ بن گیا ہے۔ اور حرف غلط کی طرح مٹا دینے کا مستحق بنایا جاتا ہے۔ نام نہاد طبیہ کالجوں کے فارغ التحصیل بھی طبیب کے نام سے خود ہی شرماتے ہیں اور ڈاکٹر کہلانا عزت افزائی سمجھتے ہیں۔ یہ صورت حال کیوں ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے، یہ سوالات غور طلب اور اہل فن کی توجہ کے داعی ہیں کہ نہیں؟

پچھلے دو سو برسوں میں شاہراہ عمل آلات و تجربات کی فراوانی کے سبب زیادہ کشادہ ہو گئی ہے۔ گو انسانی طبیعت اور امراض کی نوعیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی مگر مذاق ضرور بدل گئے ہیں اور طب جدید کے انبار انکشافات کا رعب غالب زمانہ قدیم کی لاطینی پر خندہ زن ہے۔

تابکاری اور لاشعاعی علاج و تشخیص ضد حیات و کبریٰ ادویہ - Anti Biotics Sul-

pha Drugs مایہ ناز حال اور ناوک طعن قدیم ہیں۔

مقدمین کے محدود وسائل تشخیص اور اصول علاج میں نظریہ اخلاط، رطوبات بدن اور مزاج کا لحاظ ہدف ملامت ہیں، طب جدید شاندار مخلوں میں متمکن ہے، اور چشم بصیرت کو خیرہ کر رہی ہے، نتیجہ لازمی یہی ہے کہ طب قدیم اپنی کم مائیگی پر شرماتی ہے۔

طب جدید کے علم بردار تھرما میٹر، اسٹتھیسس کوپ (آلہ پیمائش حرارت مسمع الصدر) دکھا کر مریض کو دلی تقویت بہم پہنچاتے ہیں، لاچار اطباء یونانی یعنی حکیم بھی انہیں پر اعتماد کرتے اور نبض دیکھنا اور کان لگانا چھوڑ بیٹھے ہیں، اور ڈاکٹروں کی نقل میں اپنے فن کے رموز سے نا آشنا ہو گئے ہیں، اب حکیم نباض شاذ ہی پایا جاتا ہے، گورسما نبض پر ہاتھ رکھ لیتا ہے، مگر حرکات نبض کی نوعیت کے معانی سے ناواقف ہوتا ہے، اگرچہ نبض زبان کی طرح کیفیات روحانی و جسمانی کی ترجمان ہے، مگر اس کی سمجھ مشکل سے آتی ہے، نظریہ اخلاط اور رطوبات کی ہمہ گیری عام ذہانت کی رسائی سے بالاتر ہے، اس لئے حکیم بنانا اتنا آسان نہیں جتنا کہ ڈاکٹر بننا، حکیم اپنی ذہانت اور ڈاکٹر کو آلات بروئے کار لانے کی ضرورت ہوتی ہے، آلات تو ہر شخص خرید سکتا ہے، مگر ذہانت صرف خدا داد ہی ہوتی ہے اسلئے حکیم بننے کی صلاحیت ہر شخص میں نہیں ہوتی، تاہم حالت یہ ہے کہ

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی اب آبدوئے شیوہ اہل نظر گئی

کم مائیگی سدراہ حصول علم ضرور ہوتی ہے، مگر شوق، محنت اور ذکاوت اس رکاوٹ پر غالب آسکتے ہیں، اور دولت سے بازی لجا سکتے ہیں، متول مریض شاندار طبیب کی طرف رجوع تو کرتا ہے، مگر جب جان پر آہنتی ہے تب اس کو چھوڑ کر طبیب حاذق کی تلاش کرتا ہے، شان و شوکت اور دولت و حداقت کے معاون تو ہو سکتے ہیں، مگر خدا داد ذہانت کے سامنے ان کو پیر انداز ہی ہونا پڑتا ہے، علم و فن طب کا حصول اور درس شاندار عمارات اور آلات کے ذریعہ باقبال اور عقیدت افزا تو ہو سکتا ہے، مگر اساتذہ کامل اور تلامذہ بہرہ اندوز کے بغیر منزل مقصود سے دور رہ جاتا ہے، اساتذہ کامل اور تلامذہ بہرہ اندوز کا اجتماع زر کثیر کا دست نگر رہے تو زمانہ حال کی صورت سے بعید از قیاس نظر آتا ہے، اور احیاء فن ناممکن معلوم ہوتا ہے، البتہ اگر یہی

خواہان فن قصد معصم کریں، اور دایے درے قدمے سخن سنی بلخ پر آئیں، تو دانہ دانہ بہم شود انبار غیر ممکن نہیں۔ اور

جو یکدل شود بکشند کوہ را
پراگندگی آرد انبوه را

بد خواہان فن پر بالادستی بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

علم کسی ملک، قوم، یا فرقہ کی میراث نہیں اور حصول علم کی راہ میں رکاوٹ صرف سہل انکاری اور خود پرستی سے ہو سکتی ہے، حصول علم کی اُمتگ اور نیت بالخیر میں حصول زر اور آسائش کی آلائش نہ ہو تو ہر رکاوٹ دور ہو سکتی ہے۔ شاعر عمارات اور تجربہ گاہیں میسر نہ ہوں تو بھی متقی علم ہر گوشہ سے جرعہ نوش ہو سکتا ہے، ہر کتب خانہ سے بہرہ اندوزی اور فدیان علم و فن سے سبق آموزی کی راہیں اس کے لئے کھلی ہیں۔

یہ تو تسلیم ہے کہ اقتصادیات کے مالک جو انتظام کرتے یا کر سکتے ہیں وہ پس ماندہ ممالک کی مقدرت سے باہر ہیں، آلات تحقیق ایسے گراں اور پے چیدہ ہیں کہ ان کی فراہمی بکار آوری اور نتیجہ خیزی ہماری بساط سے بالاتر ہیں، مگر جو علمی یا فنی نتائج ان سے مستحب اور درد سری کے طلب گار ضرور ہیں، فنی اور علمی مواد جو شائع ہو رہا ہے اس کا حصول اور دسترس کے اندر ہونا ناممکنات سے نہیں، البتہ ناول اور افسانوں یا سنسنی خیز خبروں کی طرح دلچسپ اور باعث تفریح طبع نہیں ہوتا۔

علم و فن اور عصیت میں بیر ہے، ان کے نکات جہاں سے بھی اور جس طرح سے بھی حاصل ہو سکیں بلا تامل و پرہیز اپنا لینا ہی فراخ دلی اور ترقی پسندی کی دلیل ہے، اس میں مشرق و مغرب، شمال و جنوب اور جدید و قدیم، خویش و بیگانہ کی امتیاز باعث نقص و ناکامی ہے، ہدف نگاہ صرف افزائش علم و ترقی فن کافی ہے، عربی مثل ہے جمك الشنی لعیمی و نعیم اسی طرح اسے علم و فن کی عصیت اور محبت، اندھا اور بہرا کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے ترقی کی راہ دکھائی اور باتیں سنائی نہیں دیتیں، فاعتبروا یا اولی الابصار

اصحاب بصیرت کو لازم ہے کہ آنکھیں کھول کر دیکھیں اور کان کھول کر سنیں کہ

زمانہ کہاں سے کہاں پہنچا اور کیا کیا مطالبات زبان حال سے پیش کر رہا ہے۔

اس علم و فن کو جو یوں مطعون کیا جا رہا ہے کہ اس کے نظریات دقیانوسی ہیں اور

انکشافات جدید کا ساتھ نہیں دے سکتے، سو یہ بات کو تاہی علم و عقل کی وجہ سے ہے اور اس کی ذمہ داری خود ہم پر ہے، ہم خود اپنے نظریات کی تہہ پر پہنچنے، ان کی غوامصی سے جواہر آب دار نکالنے سے قاصر ہیں، ہم کو اپنی تاریخی حیثیت پر عبور نہیں، ہم نہیں جانتے کہ حقد میں اختراع نظریات میں وسائل تجربات و آلات معاون حواس خمسہ کے فقدان کی وجہ سے کس حد تک مجبور تھے، تاہم جو نظریات سرسری معلومات اور عمیق نظر بصیرت کی امداد سے قائم کر گئے ہیں، وہ اپنی جگہ پر ہنوز مستحکم ہیں، البتہ ان کے سمجھنے میں غلطی اور کوتاہ نظری ہمارا قصور ہے۔

عناصر یا ارکان

مثلاً حقد میں کے چار عناصر پر آج جو اعتراض ہے وہ سمجھ کی غلطی سے ہے۔ ہر علم کی اصطلاح اس علم کے موضوع کے مطابق وضع ہوتی ہے، اور اسی پر چسپاں ہوتی ہے، ہمارے حقد میں بیک وقت اطباء اور فلاسفہ ہوتے تھے، طب کا موضوع انسان (حیوان) ہے، اور فلاسفہ کی جدوجہد کثرت میں وحدت کی تلاش انسان کی ساخت میں مادہ اور روح جب بھی تھے اور آج بھی ہیں، مادہ کی تین قسمیں جب بھی تھیں اور آج بھی ہیں یعنی جامد، سیال اور بخاری۔ جامد کے لئے خاک، سیال کے لئے آب، بخاری کے لئے باد، اور روح چونکہ محرک ان میں کی ہے اس کے لئے آتش وضع کی تھی، علم کیمیا کے عناصر سے ان کو بحث نہ تھی، ان کا نام جگہ جگہ ارکان رکھنا بھی اسی تمیز کی طرف اشارہ ہے۔

اخلاط

حقد میں کے چار اخلاط (یا تین اخلاط) خون، بلغم، صفرا (سودا) انسان کی خلقت میں ہمیشہ سے شامل تھے، اور آج بھی ہیں، ان کے معانی اور مفہوم میں انکشافات جدید سے بہت کچھ عمق اور وسعت ضرور پیدا ہو گئی ہے، خون میں جو سیالات و افرازات و موجود پیدا موقت اور غیر موقت ہوتے ہیں، ان کی موجودہ علم کی تدوین کرنا اور ان کی چاروں انواع پر تقسیم کرنا طب کی بڑی خدمت ہوگی، اس خدمت کا بیڑا کون اٹھائے؟ ہے مکرر صدائے عام، افسوس!

خون ایک دریائے عظیم ہے جو اقلیم جسم کو سیراب کرتا، فضلات کو خارج کی طرف

بہا لیجاتا، متعدد معاون مدیوں، چشموں اور برساتی نالوں سے سیراب ہوتا اور اپنی روانی سے حیات کو قائم رکھتا ہے، جب اور جہاں یہ دھارا است رو ہو جاتا، خس و خاشاک چھوڑ جاتا ہے، اس حیات کے مفید و منافی فعل کو کما حقہ سمجھنا عمیق اور وسیع مطالعہ پر منحصر ہے۔

مزاج

ہمارے مزاج کا مسئلہ بھی ایک چیتاں بن گیا ہے، انسانی طبیعت کا اس قسم کا ہمہ گیر تصور طب جدید میں مفقود ہے، اس محرومی پر طب جدید کے ذی ہوش علمبردار نوحہ خواں ہیں، مگر سائنسی تجرباتی حدود سے بالاتر ہونے کے باعث اہل سائنس اس کی مداخلت گوارا نہیں کرتے اور اس کو محض فلسفہ کے میدان میں جگہ دیتے ہیں۔ وہ اس رمز سے غماز کرتے ہیں کہ جو لفظ Empirician (عطائیت) وہ مطعون کرنے کی خاطر استعمال کرتے ہیں، وہ خود ان کی تجرباتی سائنس پر چسپاں ہوتا ہے، جب تک ان کے تجربی نتائج کو فلسفہ ایک کڑی میں منعقد کر کے علم کا جامہ نہ پہنلاے

چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سرپا کس پر

خود ان کے معروضات Hypothesis اور نظریات Theories اسی فلسفیانہ طرز تخیل کا نتیجہ ہوتے ہیں، اور بذات خود تجرباتی حدود سے بالاتر البتہ، ان کے منطقی نتائج کی تصدیق و تکذیب میدان عمل میں جگہ پاتی ہیں، اس آلہ کار سے ہم غافل ہیں، ہم کو لازم ہے کہ حریف کے آلات کی قوت کا کما حقہ جائزہ لیں اور اپنے فن کو قوی اور قوی تر بنانے میں ان سے کام لینے میں تا حد امکان دریغ نہ کریں ورنہ شکست مقتضائے فطرت ہے اور یہ بھی بالکل صحیح نہیں ہے کہ۔

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے لے مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

امیر

بلکہ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ مثل مشہور ہے کہ اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑتا، تنہا فرد ہو یا ادارہ پورے ماحول پر اثر انداز نہیں ہو سکتا، البتہ جیسے ایک انجن پوری ریل گاڑی کو کھینچ لیجاتا ہے بشرطیکہ ریل گاڑی کے سب ڈیوں کے بریک (Brake)

آلات مزاحمت) کھلے ہوں، اسی طرح فرد یا ادارے کی قیادت کام آسکتی ہے، بشرطیکہ ریل گاڑی کے ڈبوں کے بریک کی طرح اندرونی مزاحمت درپیش نہ ہو۔

کچھ فطری کوتاہ اندیشی کا مقتضا ہے کہ انسان فوری سود و زیاں سے زیادہ متاثر ہوتا ہے، اور بالواسطہ دور رس نقصانات کا خطرہ نظر انداز کرتا ہے، اس فطری کمزوری کے خلاف وعظ و پند اکثر ناکام ہی رہتے ہیں، اور واعظ کا معتمد مستان میخانہ ہمیشہ سے اڑاتے رہے ہیں، پھر بھی مرد آخر میں مبارک بندہ ایست

(ماخوذ از اہکلت)

مشہور مقولہ ہے کہ:

- ☆ علم طب معدوم تھا، بقراط نے ایجاد کیا۔
- ☆ مردہ تھا، جالینوس نے زعمہ کیا۔
- ☆ متفرق تھا، رازی نے جمع کیا۔
- ☆ ناقص تھا، شیخ بوعلی سینا نے مکمل کیا۔

مسدس

کسی نے جو بقراط سے جا کے پوچھا
کہا دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا
مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا
کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اس کو ہڈیاں سمجھیں

(حالی)

قانون حکمت

رہے جب تک یہ فیض عام حکمت
دوا جب تک اثر بخش جہاں ہو
بھریں جراحوں کا مجروح تا دم
الہی کا مگار و کامراں ہوں
بعد اقبال و قدر جاہ و حشمت

الہی جب تک ہو نام حکمت
اطباء کا جہاں میں تا نشاں ہو
جراحت کا طے جب تک کہ مرہم
حیاتِ خضر طیب جہاں ہوں
رہے اولاد سب ان کی سلامت



لیکن شفا دیتا ہے تو
جوہر دکھا دیتا ہے تو
اس میں شفا موجود ہے
تریاق بھی بے سود ہے
جو آئے شفا پائے
یہاں اپنی دوا پائے
ہے حیات و موت کا سماں
کوئی ہے مرض سے تالاں

ہم دوا دیتے تو ہیں
خاک میں اکسیر کے
زہر میں بھی تیری قدرت
گر نہ ہو رحمت تیری
الہی آرزو یہ ہے کہ
مریضِ لادوا آکر
لیکن ہاتھ میں تیرے
کوئی ہے شاد صحت سے



تہذیب

آشفۃ خاطر ی وہ بلا ہے کہ شیفتہ
طاعت میں کچھ مزا ہے نہ لذت گناہ میں
ہندوستان جو کسی زمانہ میں جنت نشان تھا، اب ایسا نیم جاں ہے کہ اس کی حالتِ زبوں
کا صحیح نقشہ کھینچنے کے لیے کوئی لفظ نہیں ملا۔ ہم نے مانا کہ ”تبدیلی“ ناموس فطرت کا و طیرہ ہے
”سی گذرد“ لیکن

خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک
اس بد نصیب ملک کے محکمہ حفظانِ صحت ہی کو لیجئے، حکومت کا خزانہ قلتِ زر کی کہانی
سے آئے دن لبریز ہے، کروڑ ہا جانیں طرح طرح کی مہلک بیماریوں سے فنا کے گھاٹ اتر رہی ہیں،
لیکن اربابِ بست و کشاد کی توجہ اس طرف منعطف ہی نہیں ہوتی۔ محکمہ مذکورہ کی جس ترقی کا ذکر
حکومت کی سفید کتاب میں بیان کیا جا رہا ہے، اس کی حالت گردشِ دائرہ سے کم نہیں۔ یہ
حقیقت اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہے کہ تہذیبِ جدید کی عنایت سے نئے نئے امراض نے اس پر
اعظم کو دیر نہ بتلایا۔ خصوصاً امراضِ اعصابی نے تو ملک کو بیجان کر دیا ہے۔

دام ہر موج میں ہے حلقہٴ صد کام نہنگ
دیکھیں، کیا گذرے ہے قطرہ پہ گہر ہونے تک
وہ کلیاں جو چنگ کر جہاں رنگ و بو کی زینت ہوتیں، افسوس کہ وقت سے پہلے بار
سوم نے انہیں جلا دیا۔

انحطاطِ قوی

وطنِ عزیز کے تن زار کو یوں ہی بیٹھا ناسور گھلائے جا رہے ہیں، اس پر مزید تازیانہ
زنی کی تاب کجا۔ ملک کی عام صحت کی طرف سے بھی اگر ہم چشم پوشی کر لیں تو موجودہ نسل کا

جسمانی انحطاط ہمیں چین سے بیٹھنے نہیں دیتا۔

لوگ کہتے ہیں کہ خراب غذا، گرانی غلہ، دودھ اور گھی کا میسر نہ آنا، افلاس، جہالت، ازدواج طفلی، شہروں کی گھمسان آبادی، کثرت تلکرات وغیرہ سے موجودہ نسل رو بہ تزلزل ہے۔ لیکن میں کامل یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اے صبا میں ہمہ آوردہ ٹسٹ۔

اگر مجھ سے یہ سوال کیا جائے کہ دراصل ہماری نسلی ضعف کا ذمہ دار کون ہے؟ تو میں نہایت اطمینان سے جواب دوں گا کہ مذہب سے روگردانی! چنانچہ معشوق ہزار دوست کی فراوانی اور ”مجالس تعلیم“ بے منت خلق کا وجود لامتناہی اسی سبب کے نتائج مابعد سے ہے۔

قصہ درد سناتے ہیں، کہ مجبور ہیں ہم

نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ روزانہ ہمارے لاکھوں نوجوان اس ”مرض لذیذ“ کے شکار ہو رہے ہیں، اور ہزار ہا عبارت حیات کا سلسلہ انہدام جاری ہے۔ لیکن ہمارے بزرگ ہیں کہ وہی بے محل مشرقی چشم پوشی کو آداب حیا و شعار شرافت تصور فرما رہے ہیں، اور اپنی آنکھوں کے سامنے لہلہاتی کھیتیوں کو جلتے دیکھتے ہیں لیکن کچھ نہیں کہتے۔ رونا تو اس کا ہے کہ امروز کی شورش میں اندیشہ فردا کا تصور بھی ہمارے والدین کے لئے باعث سوہان روح ہے۔ ستم پر ستم کہ جن ہستیوں کو اس واد کی موت کا تلخ تجربہ ہوا، وہ بھی نئے پودوں کو ان فنا انگیز حرکات سے منصل آگاہی دیکر باز نہیں رکھتیں کہ

سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

بلکہ اس پر طرہ یہ ہے، کہ ان میں سے بعض افراد کو ایک نئے ہم جنس کے اضافہ سے بھی باک نہیں ہوتا۔ عیاذاً باللہ

فکر فردا

دنیا اس آفت کا دنیویہ پند و حکمت یا دعائے رذیلا میں تلاش کرتی ہے۔ یا پلاء شباب کے لئے کسی عارف کامل کی جستجو میں کوہ و صحرا کی بادیہ پیکائی میں مصروف ہو جاتی ہے، یا نگہداشت و تشدد سے اس بھوت کو اُتارتی ہے۔ لیکن جو عمر بسر مردم چند آنکہ نگہ کردم۔ یہ تمام چیزیں تدابیر ماوراء الوقوع کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس کا کیا علاج ہے کہ اس

خارستان کا ہر مجنوں راہ رو اپنے زعم باطل میں گلستاں بکنار رہتا ہے اور کامل اخفا کے ساتھ یہ فعل و انفعال متواتر جاری رکھتا ہے۔

کیا خوب سراغ دل گم گشتہ نکالا

ہم کھوئے گئے آپ، کسی کوچہ میں جا کر

تا وقتیکہ اس گروہ کی ذہنیت نہ بد لگی، انسداد کی جملہ تدابیر غیر موثر ثابت ہو گئی، اطباء سے یہ امر مخفی نہیں کہ ملک کا ایک بڑا طبقہ امراض اعضاء تناسل میں مبتلا ہے خصوصاً اس لعنت میں نوجوانوں کا ایک جم غفیر گرفتار ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ ویسی اطباء کو دوسرے فرقے سے بڑا سابقہ پڑتا ہے۔ ظاہر ہے کہ خادم کو بھی اس افسوس ناک نوع کے بیشمار افراد کی آہ وزاری سننے کے مواقع پیش آئے ہونگے۔ غیر محدود مشاہدات و تجارب نے مجھے اس نتیجہ پر پہنچایا ہے کہ نصیحت و ملامت دوسرے گروہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

اس مرض کے متعلق میرے انکشافات کی تعداد و مدت جس قدر طویل ہوتی گئی ان افراد ہستیوں کے ساتھ میرے جذبات رحم بھی زیادہ ہوتے گئے۔ اب مجھے ان پر غصہ نہیں آتا، بلکہ میری یہ گذارش مبالغہ آمیز نہ سمجھی جائے کہ ان لوگوں پر مجھ سے زیادہ ترس کھانے والا شاید اور کوئی فرد نہ ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ عنقوان شباب میں انسان ایک ہنستا ہوا پھول ہوتا ہے جسے توڑنے کے لئے شیاطین انس کی متجسس نگاہیں ہر وقت تیار رہتی ہیں، اس ناپاک مخلوق کو ان بھولی مورتوں کے بگاڑنے میں ذرا بھی ترس نہیں آتا، جب گمراہی کی چادر ان کو ہر طرف سے ڈھانک لیتی ہے تو اچانک اپنے آپ کو فنا کے چٹانوں سے ٹکراتے ہوئے پاتی ہے۔ اب سلامتی کہاں، ہاں اگر قادر مطلق کا دامن رحمت ہاتھ آگیا تو بیشک نجات کی مقدس کرن دکھائی دے جاتی ہے۔ ورنہ خسر الدنیا والآخرہ کے عذاب الیم میں ہمیشہ کے لئے گرفتار ہو جاتی ہے۔ مبصرین کو ایسی مثالوں کے معائنے ہزار بار ہو چکے ہیں۔

زکریا طبیب دہلوی نے گناہ کا فلسفہ کیا خوب بتایا ہے، کہ جس میں "لطف" سے اذیت

زیادہ ہو اس سے بچو کہ یہ ہی "گناہ" ہے۔

دل صد پارہ

سطح کے اس خاموش واویلانے میری ساز ہستی میں ایک شور قیامت برپا کر دیا

دلہ چو قبلہ نما فارغ از تپیدن نیست

بعالے کہ منم رسم آرمیدن نیست

رگ رگ سے طلب نکل رہی تھی، یہ حقیقت ہی کہ بعنایت ایزدی میرا قلب احساس ضرورت سے غافل نہیں رہتا۔ مجھ سے نہیں دیکھا گیا کہ مادر وطن کے لاکھوں نونہال اس یہ کاری میں برباد ہو جائیں اور دیکھتا رہوں۔

نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں

ہموں میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں

متواتر یاد فرمائی نے مجھے آملاۃ خدمت کر دیا، تنہائی اور کثرت مشاغل کے باوجود اس عاجز کو اپنی توجہ ہر گوشہ سے ہٹانی پڑی، رنگارنگ بزم آرائیاں و نقش و نگار طاق نسیاں ہو گئیں۔ ایک عرصہ تک میں نہایت دقیق غور و فکر میں مستغرق رہا کہ آخر ان فریب خوردہ دلوں کی اصلاح و ہدایت کا کون سا مستحسن و متجلی طریقہ ہو سکتا ہے۔ ناگاہ سر دش ہاتف غیبی نے یہ بشارت دی کہ ”وہ اندھا جو کنویں میں گر نیوالا ہے اس کی بہترین ہدایت یہ ہے کہ آنکھیں عطا کی جائیں، چنانچہ اس دعا گو نے یہی مناسب سمجھا کہ ایک ایسا صحیفہ مرتب کیا جائے جس میں اس مرض نامبارک کے جمیع ممالہ و ماعلیہ پر کافی روشنی پڑتی ہو اور تشریحی نکتہ نظر سے یہ صداقت بکمال وضاحت منکشف ہو جائے کہ اس فعل شنیع کے ارتکاب سے انسان کیسے کیسے بلائے بے درماں اور کیسے کیسے لانیخ و ہلاکت خیز آفات و مصائب میں گرفتار ہو جاتا ہے، اور کس طرح اس کی محبوب ترین شے یعنی زندگی موت سے بدتر ہو جاتی ہے اور کیونکر انسان ذلت مسکنت کے گرداب میں پھنس کر فنا ہو جاتا ہے۔

بضاعت قلیل اور گذشتہ پندرہ سال کا یکطرفہ انہماک، اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ بعض اصناف علاج میں احباب کی شکایت رونما ہوئی، لیکن میں اپنی فطرت سے مجبور تھا۔

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار
بگذرانند و خم طرہ یار سے گیرند

التماس

بحمد اللہ کہ طویل جدوجہد بار آور ہوئی اور آج میں برسوں کا قلبی سرمایہ اور سینہ بسینہ رموز اس سفینہ کے ذریعہ ملک کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، مجھے یقین ہے کہ قارئین

کرام وقت نظر سے اگر اس شہداء خاص کو ملاحظہ فرمائیں گے تو میری سعی مشکور ہوگی۔
 غالباً میری یہ گزارش بے جا نہ ہو کہ آنجناب کے پیش نظر کتاب اپنی محاسن صوری
 و معنوی کے لحاظ سے اردو دہاں طبع کے لئے ہنوز بے نظیر ہے، یہ تالیف جس شرح و وسط سے
 امراض عصبیہ کے ہر مسئلہ پر بحث و نظر کے صفحات پیش کرتی ہے، کسی دوسری جگہ اس کی
 نمائش اب تک مستور ہے۔

حتی الامکان امراض باہ کے ادنیٰ سے لونی شعبہ سے بھی میں بے خبر نہیں رہا ہوں۔
 میں نے پوری کوشش کی ہے کہ اس اصل کی ہر فرع پر تفصیلی نگاہ ڈالوں۔ اسباب، علامات، اور
 معالجات بار بار کی تحقیق و تجارب کے بعد منضبط کئے گئے ہیں، یوں تو آپ اس موضوع کی
 دوسری کتابوں میں مسائل طبیہ کے بحرِ خلد موجزن پائیں گے مگر بائیں ہمہ امراض مخصوصہ کی
 فصل، واضح اور دلنشین رنگین تحلیل تشریحی کی صورت میں اسی حیرت انگیز تالیف کے لئے
 مخصوص ہے۔ آپ یقین جاننے کہ تصاویر کی ترتیب اور مہیا کرنے میں جس مشکل ترین کدو
 کاوش سے سابقہ پڑا ہے، اور جیسے عظیم الشان دیگر اہل بار مصارف سے عہدہ برآ ہوا ہوں، اسے
 کچھ میرا ہی جی جانتا ہے، یا وہ ارباب ذوق واقف ہیں جو اس منزل سے گذر چکے، یہ نقوش فن
 مصوری کی مایہ ناز مویشکافیوں کا قابل قدر نتیجہ ہیں۔ اس معاملہ میں جلب منفعت، میرے
 تخیل کی زینت نہیں تھی بلکہ میری طباعتی دلچسپیاں جرأت آموز ہوئیں، ورنہ عام ناقدردانی کا
 تصور حوصلہ شکن ہوتا۔

میں اقرار کرتا ہوں، کہ اگر توفیق خداوندی شامل حال نہ ہوتی تو محض دماغ پاشی
 و جگر سوزی سے ایسے لالی کتوں کی پیش کش غیر ممکن تھی۔

شکریہ

میں ان حقد من عظام و متاخرین کرام کے لئے بھی طالب مغفرت ہوں جن کے
 رشحاتِ قلم کا فیض ہنوز جاری ہے۔ اور جن کی دریا دلی سے نہایت قیمتی غوامض طب بہم طلباء
 پر ظاہر ہوئے۔ یہ انہی کا احسان ہے کہ ان کی مضبوط بنیادوں پر آج ہم فلک نما حسین قصر تعمیر
 کر رہے ہیں۔ اللہ ان پر اپنی رحمت و کرم کی بارش فرمائے۔ آمین۔

اس کی بھی تصریح ضروری سمجھتا ہوں کہ مفید اقتباسات میں محض قدامت پرستی

میرا شیوہ نہیں رہا ہے بلکہ جدید ترین معلومات کا صحیح ذخیرہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

چنانچہ جدید طبی کتابیں گر انقدر اضافات کا منبع ثابت ہوئیں۔ امراض مخصوصہ میں انگریزی کی نئی اور جدید تحقیقات بھی میری نظر انتخاب سے نہیں بچ سکیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان بہتر سے بہتر، اولوالعزم سے اولوالعزم ارادے کر سکتا ہے مگر وہ اپنے ارادوں کی کشتی کو کنارے تک لیجانے پر قادر نہیں اور اس بارے میں وہ عالم خلقت کا سب سے زیادہ کمزور انسان ہے۔ وہ موجیں جو باہر کی مشکلات سے بلند ہوتی ہیں اور پھر ہمارے اندر تلاطم خیز طوفان سے جالتی ہیں۔ ان کے آگے صبر اور ارادوں کے بڑے بڑے پہاڑ بھی قائم نہیں رہ سکتے اور جب نفع اور دفع ضرر کی طبعی خواہش کا بھونچال دماغ کی مستحکم سے مستحکم بنائی ہوئی عمارتوں کے لئے بڑا ہی خوفناک ثابت ہوتا ہے، ایسی حالت میں اپنے ارادوں کی کشتی کو کنارے تک پہنچانے کے لئے ضرور وہ کسی انسان کو ساتھ شریک کرتا ہے، اس لئے اگر ان فنی اور علمی جواہروں کی اہل فن اور ذی علم حضرات نے قدر کی اور پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تو انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن کو اور بھی جامع اور مفید علمی اضافوں کے ساتھ مزید تصاویر جو نایاب ہیں، شامل کرنے کی ہمت ہوگی اور کتاب کو زیادہ عجوبہ تصاویر سے مزین کیا جاسکتا ہے۔ اس کتاب میں جن کتابوں سے مدد لی گئی ہے، ان کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کنگس پریکٹیکل اناٹومی، فزیالوجی، مینول آف ٹریپیکل میڈیسن ہائنجین، مینول آف سرجری، تشریح الاعضاء، شرح اسباب الامراض تناسلیہ، علاج الامراض ضیاء الالبصار فی حد الباہیہ، تشریح کبیر قانون نسل، مخزن حکمت، مخزن الادویہ، صدری مجربات خاندانی، مجربات بو علی سینا وغیرہ۔ قرابادین بنگالہ سے کافی مواد اخذ کئے گئے ہیں۔ جو پہلی بار بنگال کی سر زمین سے شائع کر لیا گیا ہے۔ یہاں کی مقامی اسمعیلیہ و ابراہیمیہ میموریل پبلشنگ اکیڈمی نے، جو طبی کتابوں کا اشاعت کا بندوبست کرتی ہے، خدا اس کے نیک ارادوں کو کامیابی نصیب دے اور فن کے لئے بہترین کام کرنے کی توفیق عطا ہو۔

بنگال میں خدا کے فضل و کرم سے اچھے طبیب گذرے ہیں لیکن انہوں نے فن کے لئے کچھ نہ کیا۔ بقائے خاندان کے لئے مکانات و کاروبار کئے لیکن ایک بھی فنی کام کو فروغ نہ دیا اور اگر کسی نے کچھ کرنا چاہا تو اس کی مانگ پکڑ کر گھنٹنا شروع کر دیا۔ یہ حقیقت ہے کہ خدا کا

فضل و کرم اور دشمنوں کے حاسدانہ و مفسدانہ چالوں سے محفوظ نہ رہتا تو آج یہ ”گنجینہ قوت
 باہ“ آپ تک نہ پہنچ سکتا۔ اگر آپ کو اس کتاب سے استفادہ اٹھانے کا موقع ملے تو میرے
 بزرگوں میں جناب علامہ حکیم محمد اسماعیل صاحب و والد محترم علامہ حکیم مولانا محمد ابراہیم
 صاحب مرحوم کی ارواح کو ثواب پہنچائیں۔ اگر ان محترم حضرات کی دعا شامل حال نہ ہوتی، جو
 کچھ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، وہ ممکن نہ ہوتا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

فقط والسلام

حکیم ابن حکیم سید محمد یونس حبیبی



مقالہ اول

پہلا باب

مردوں کے آلات تناسل

یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب کسی شے کی ماہیت و حقیقت دریافت کرنی ہوتی ہے تو پہلے اس کی جسمانی ساخت، ظاہری وضع اور صورت کا بیان کرتے ہیں، اور اس کے بعد سلسلہ تحقیقات کو جاری رکھتے ہوئے اندرونی اور پوشیدہ منافع و خواص تک پہنچاتے ہیں، بس قوت باہ و اعضاء تناسل کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے بھی یہ اصول ایسا لازمی ہے، جیسا کائنات کے دوسرے زندہ اجسام کے لئے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے اعضاء تناسل ہی کے علم التشریح سے بحث کریں۔

چنانچہ مردوں کے اعضاء تناسل جس طرح بلحاظ افعال کے دو حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں، مصلہ منی، ناقلہ منی۔

ویسا ہی بلحاظ محل کے بھی یہ دو طرح پر ہیں۔ ان میں سے دو وہ ہیں جو جوف عانہ کے اندر ہوتے ہیں، جن کو ادعیہ منی، غدہ مذی کہتے ہیں، اور تین وہ ہیں جو جوف عانہ کے باہر ہیں، جن کو غدود ودی، خصے، قضیب، کہتے ہیں۔ جن کی مسلسل تشریح حسب ذیل ہے۔

ادعیہ منی

منی کی تھیلیاں، یہ خانہ دار جھلی کی دو تھیلیاں ہیں، جو مثانہ کے ساتھ مقعد کے درمیان غدہ مذی (غدہ قدامیہ) کے پیچھے زاویہ حاذیہ بناتی ہوئی واقع ہوتی ہیں، گو کہ ان کی شکل بظاہر گاؤدم عضلاتی جھلی کی ہوتی ہے، مگر حقیقت میں یہ پیچیدہ نالی دار گلٹیاں ہیں، جو مضبوط الیاف (ریشہ دار جھلی) میں ملفوف رہتی ہیں، ہر ایک تھیلی ۲½ انچ اور قریب آدھ انچ چوڑی ہوتی ہے۔ لیکن غیر ہرچندار حالت میں پانچ یا چھ انچ لمبی، اور ایک پتلے

قلم کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ اس کا چوڑا سرا پیچھے، اور تنگ سرا سامنے ہوتا ہے، جو غدہ مذی کی جڑ کے قریب اپنی جانب کے نھسے کی نالی کے ساتھ مل کر قنات دانقہ (منی کی نالی) بناتی ہے اور اپنی قوت انقباضی کی وجہ سے بوقت ضرورت منی کو اس نالی کے ذریعہ سے مجرائے بول میں وقت کے ساتھ گراتی ہے۔

ساخت

باہر کی طرف مضبوط الیاف (ریشہ دار جھلی) ہوتی ہے، اور درمیان میں نساج عصلیہ، اور اندر کی طرف غشاء مخاطی، جس پر بشرہ ہدبیہ کا استر ہوتا ہے۔ اور شریان مثانی اسفل اور باسوری متوسط سے آتی ہیں، عروق جاذبہ شریان کے ساتھ اور اعصاب صغیرہ خنلیہ سے آتے ہیں۔

منفعت

خصیوں میں منی تیار ہو کر ان میں بطور ذخیرہ کے جمع رکھنا اور اپنی ایک مخصوص رطوبت سے منی میں تعدیل اور اصلاح کرنا۔

غدہ مذی

یہ ایک چھوٹی سی پھسکی رنگت میں مخروطی شکل کی سخت گٹھی ہے، جس کی لبائی ایک انچ، چوڑائی ڈیڑھ انچ، موٹائی پون انچ اور وزن قریب دو تولہ، یا پونے دو تولہ ہوتی ہے، چونکہ مثانہ کی گردن اور پیشاب کی نالی کے شروع حصہ میں واقع ہے، اس لئے اس کو غدہ قدامیہ بھی کہتے ہیں۔

وضع اس کی سپاری نما، اور تین ٹکڑوں سے مرکب ہوتی ہے۔ ہر دو پہلو کے ٹکڑے پچھلی طرف سے بذریعہ کندانہ کے، اوپر اور نیچے کی سطح پر بذریعہ ایک خط کے دو ٹکڑوں میں منقسم ہوتے ہیں، اور نیچے کا ٹکڑا جو مثلث شکل کا ہوتا ہے، وہ پہلو کے ٹکڑوں کے درمیان پچھلی طرف واقع ہوتا ہے، اور پیشاب کی نالی اسی کے درمیان سے گذرتی ہے، اس پر بیرونی جانب ایک مضبوط ریشہ دار غلاف ہوتا ہے، اور اس گٹھی میں پندرہ بیس باریک باریک نالیاں ہوتی ہیں،

جیسا تصویر نمبر C میں بتایا گیا ہے، اس میں ایک سفید، لیسدار، رطوبت پیدا ہو کر (جس کو مذی کہتے ہیں) انہیں نالیوں سے ہوتی ہوئی مجرائے بول کے عرف جبلی میں گرتی ہے۔

ساخت

اس کی ترکیب میں نسج غدی، عضلاتی ریٹے اور شریان ورید، اعصاب، (جن کا لگاؤ ورید حرگی باطن صغیرہ خلیہ سے ہے) پائے جاتے ہیں۔ اس گلٹی کا سطحی اور اندرونی خاکہ تصویر نمبر A-B-C کے ملاحظہ کریں۔

منفعت

اس سے یہ ہوتی ہے کہ پیشاب کی نالی کو تر رکھے، اور بوقت انزال منی بہ سہولت خارج ہو جائے، یا خیال متاخرین رطوبت خصیہ سے مزوج ہو کر منی کا خمیر بنانے میں کام آتی ہے۔

غدود ودی

یہ مڑ کے دانے برابر زرد رنگ کی دو چھوٹی سی گلٹیاں ہیں، جو پیشاب کی نالی میں جڑ عسائی کے اگلے حصے میں ٹھیک اسی کے نیچے واقع ہیں، جیسا تصویر نمبر ۴ میں دکھایا گیا ہے اور جس پر ۱۳ کا نمبر لگا ہوا ہے، ان کی نالیاں قریب ایک انچ کے لمبی ہوتی ہیں، جو مجرائے بول کے اگلے حصے میں کھلتی ہیں، اور ان میں ایک خاص قسم کی لیسدار رطوبت پیدا ہوتی ہے جس کو ودی کہتے ہیں۔

منفعت

اس سے یہ ہے کہ اس کی وہ رطوبت مجرائے بول میں گذر کے نائزہ کو تر رکھے تاکہ بول آسانی سے خارج ہو جائے۔ مگر متاخرین کے نزدیک اس رطوبت کے متعلق بھی وہی خیال ہے، جو مذی کے متعلق ہے۔



خصیتیں

یہ چھوٹی چھوٹی ڈیڑھ انچ لمبی، سوا انچ موٹی، قریب ڈھائی تولہ کے وزنی اٹھے کی شکل کی دو گلیاں ہیں، جن کے اندر منی پیدا ہوتی ہے، اور جل المنی کے ذریعہ چڑے کی تھیلی میں (جس کو فوطہ کہتے ہیں) لگی رہتی ہیں۔ گوکہ یہ دونوں جانب بیضوی، مگر ذرا پیچھے سے دبی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور انہیں تین حصوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) درمیانی بڑا حصہ (۲) بالائی موٹا سرا (۳) زیریں پتلا سرا۔

(۱) درمیانی بڑے حصے کو جسم کہتے ہیں

(۲) بالائی موٹے سرے کو اس، جو نالیوں کے ذریعہ سے نھسے کے بالائی سرے سے ملتا رہتا ہے۔

(۳) زیریں پتلے سرے کو ذنب کہتے ہیں جو بذریعہ نسجہ واصل کے، اور طبقہ غمدیہ کے خصیہ

کے نیچے سرے سے ملتا رہتا ہے۔ چنانچہ تصویر نمبر ۲ کا B-C-D ملاحظہ فرمائیں۔

بحری منی اسی حصہ (ذنب) سے شروع ہو کر خصیہ کی پچھلی سطح کے اندرونی جانب

سے اوپر کو چڑھتی ہے۔ جیسا خصیہ کی تصویر نمبر B سے ظاہر ہے۔

ہر ایک خصیہ پھر تین تھلیوں سے ملفوف ہوتا ہے۔

(۱) طبقہ غمدیہ، بیرونی غلافی طبقہ۔

(۲) طبقہ بیضہ (درمیانی سفید طبقہ)۔

(۳) طبقہ عروقیہ، اندرونی عروقی طبقہ یا مشیمہ جن کی مسلسل تشریح حسب ذیل ہے۔

۱۔ طبقہ غمدیہ، یہ حقیقت میں صفاق کا ایک حصہ ہے، جو خصیہ کے آگے آگے فوطہ میں آجاتا

ہے۔ بعد پیدائش کے اس کا درمیانی علاقہ بند ہو جاتا ہے۔ فوطہ اور بطن سے اس کا کوئی لگاؤ

نہیں رہتا، بلکہ صفن خصیہ میں ایک بند تھیلی بن جاتا ہے۔ اور اس کے دو طبقے ہوتے ہیں

ایک طبقہ جدار یہ جو فوطہ کے اندرونی جانب استر لگاتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ عضویہ، جو خصیہ

کی بیرونی سطح پر استر لگاتا ہے، اور انہیں دونوں طبقوں کے درمیان قدرے رطوبت رہتی

ہے، جو ان کو چکنا اور ملائم رکھتی ہے، اگر کسی وجہ سے یہ رطوبت بڑھ جائے تو وہ خصیہ کو

بڑھا دیتی ہے۔ اور قبیلہ الاما ہو جاتا ہے۔

۲۔ طبقہ بیضہ، یہ ایک سفید، قدرے نیلے رنگ کا، مضبوط ریشہ دار پردہ ہے، جو خصیہ کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے، اور اس پر چمٹا رہتا ہے اور اس کی پچھلی سطح سے ایک چنٹ یا بڑھاؤ نکل کر خصیہ کے اندر چلا جاتا ہے۔ جس سے خصیہ کی شریان اور عروقی و عصبی جال کو سہارا ہوتا ہے، اور نیز اس سے درخت کی شاخوں کی طرح بہت سی شاخیں نکلتی ہیں، جو خصیہ کی ساخت پر پھیلتی ہیں، اور اس کو بہت سے حصوں میں یا چھوٹے چھوٹے (قصیصات) لو تھڑوں میں منقسم کر دیتی ہیں، جیسا خصیہ کی تصویر C.E میں دکھایا گیا ہے، اور یہ لو تھڑے نالی دار ہوتے ہیں۔ جن کے اندر منی ہوتی ہے، جو تعداد میں بعض کے نزدیک تقریباً چار سو کے ہوتے ہیں۔

۳۔ طبقہ عروقیہ، چونکہ اس طبقہ میں عروق بکثرت ہوتے ہیں، جن سے خسیوں کی پرورش ہوتی ہے، اس لئے اس کو طبقہ عروقیہ کہا جاتا ہے، اور یہ پردہ طبقہ بیضہ کے اندرونی جانب ہوتا ہے۔ اور اس کے بہت سے اُبھار لو تھڑوں میں جاتے ہوئے خصیہ کے ان ریشوں سے لگاؤ رکھتے ہیں جو منصف للخصیہ کہلاتے ہیں۔

ساخت خصیہ

خصیہ کی ترکیب و ساخت میں ذیل کی چیزیں پائی جاتی ہیں۔

- ۱۔ لحمی غدوی مادہ جو مثل گردے کے ملائم اور رنگت میں سرخی و زردی مائل ہوتا ہے۔
- ۲۔ سفید طبقہ جس کے زوائد خصیہ میں منتشر ہو کر لو تھڑے بناتے ہیں۔
- ۳۔ قاش نما لو تھڑے جن کے چوڑے سرے بیرونی سطح اور پتلے سرے خصیہ کے درمیانی پردہ کے جانب ہوتے ہیں۔ جو تعداد میں لغایت چار سو تک ہوتے ہیں۔
- ۴۔ انابیب منی، منی کی پیچیدہ نالیاں جو سوت کے لچھوں کی طرح ان قاش نما لو تھڑوں میں ہوتی ہیں، جن کی تعداد لغایت ۸۰۰ تک اور لمبائی میں دو ڈھائی فٹ تک رہتی ہیں، اور ان کا قطر انچ کے دو سو حصوں میں سے ایک حصہ کے برابر ہوتا ہے۔
- ۵۔ عروق مستقیمہ، یہ منی کی وہ نالیاں ہیں، جب لو تھڑوں کے اختتامی سروں کے پاس دس ہیل (وہ پیچیدہ نالیاں) ایک جا اکٹھی ہو کر سیدھی ہو جاتی ہیں۔

- ۶۔ فیکہ الخصیہ، یہ عروق مستقیمہ کا باہم مل کر بنا ہوا جال ہوتا ہے جب کہ درمیانی پردے میں داخل ہو کر اوپر کوچھتی ہیں، اور انہی میں خون سے منی بنتی ہے۔
- ۷۔ عروق مخرجہ، یہ منی کی وہ نالیاں ہیں جو سفید طبقہ کو چھید کے فیکہ الخصیہ کے جال سے منی کو باہر لاتے ہیں، اور پھر بیچ و خم کھا کر خصیہ فوقانی یعنی انڈیدوس کا موٹا سرا بناتی ہیں۔
- ۸۔ شریان، یہ شریان اعظم بطنی، شریان مثانی اعلیٰ، شریان شرا سیفی اعلیٰ کی شاخیں ہیں، جو ترتیب وار خصیہ فوقانی اور طبقہ بیضاء مجری منی اور عضلہ معلقہ میں پھیلتی ہیں۔
- ۹۔ ورید جو دائیں طرف مجری منی کے سامنے سے گذر کر اجوف نازل میں جاتی ہیں، اور بائیں جانب کی بائیں ورید الکلیہ میں داخل ہوتی ہیں۔
- ۱۰۔ عروق مصاصہ غائرہ جو سرین کے درمیانی ڈھڈی کے مقام پر غدود واقع ہیں۔ ان میں داخل ہوتی ہیں۔

- ۱۱۔ اعصاب یہ کمر کے پٹھوں کی شاخیں ہیں، جو فوطہ میں آکر عضلہ معلقہ اور خصیہ میں پھیلتی ہیں۔
توضیح کے لئے تصاویر نمبر 2 کے E.D.C.B اور تصویر نمبر 16-17 کو دیکھو۔

منفعت

خون سے بہترین اجزائے کر صحیح القوام منی بنانا، جس پر بقاء نوع کا دارومدار ہے۔ اسی واسطے اطلبانے خصلوں کو اعضاء تناسل میں سرداری اور ریاست کا مرتبہ دے رکھا ہے اور ان کی حفاظت و صحت پر جملہ نوع کی تحفظ و صحت کو تسلیم کر لیا ہے۔

خصل المنسی

خصیہ کی ڈوری

اس کو خصل المنسی اس لئے کہا جاتا ہے کہ خصلوں سے منی بن کر خزائے منی میں منی جس نالی سے جاتی ہے، وہ راستہ یا وہ نالی اس کے درمیان سے ہے، اور خصیہ کی ڈوری اس لئے کہی جاتی ہے کہ خصیہ اسی کے ذریعہ سے کیمہ میں لٹکا رہتا ہے، اور پیٹ سے تعلق بھی خصیہ کو اسی ڈوری کے واسطے سے ہے، جو شکم میں، مجری اربیہ کے اندر ترجمے طور پر گذرتی ہوئی شکم کے بیرونی سوراخ سے نکل کر فوطہ میں داخل ہوتی ہے، جیسا تصویر نمبر ۳ کے ہندسہ ۵ میں دکھایا گیا

ہے۔ یہ ڈوری بجر کی منی، شریان خصیہ، ورید، اعصاب، عروق جاڑبہ کے باہم ملنے سے بذریعہ نسج الحاتی کے بنتی ہے، اور دائیں جانب کی ڈوری سے بائیں طرف کی ڈوری کچھ لمبی ہوتی ہے۔

بجر کی منی

منی کی نالیاں جن کی وجہ تسمیہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، جو خصیہ فوقانی یعنی انڈیدوس کے نیچے سرے (دم) سے شروع ہو کر اور خصیہ کی پچھلی سطح بروج کی اندرونی جانب سے اوپر کو چڑھتی ہیں، مگر جس وقت شکم کے بیرونی سوراخ کی راہ بجر کی اربیہ میں داخل ہوتی ہیں، تو اس وقت عروق، اعصاب وغیر کے ساتھ ہوتی ہیں، اور جس وقت بجر کی اربیہ کو طے کر کے جوف شکم میں داخل ہوتی ہیں، تو اس وقت اعصاب اور پیڑوں کی عام شریان سے علیحدہ ہو کر اور وہ مستقیم و مثانہ سے ہوتی ہوئی ادعیہ منی کی نالی سے مل کر بجر کی بول کے پہلے حصہ یعنی جیب کاسی کے اندر جا کھلتی ہیں، ان کی ترکیب میں تین طبقات ہوتے ہیں۔

طبقة خلویہ، طبقة بعصلیہ، طبقة مخاطیہ، جس کے اندر بشرہ ہدبیہ کا استرہ ہوتا ہے، جو منی کو اوپر کی طرف دھکیلتا ہے، اور یہ نالیاں چھونے پر تانت کی طرح سخت اور تقریباً دو فٹ لمبی ہوتی ہیں۔ اور ایک خط کے تیسرے حصے کے برابر دبیز ہوتی ہیں۔

قضیب

آلت، اندری، جماع کیلئے، جو ایک مخصوص عضو ہے، اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ :- (قضیب کی جڑ) جس کو اصل القضیب بھی کہتے ہیں، دائیں بائیں بذریعہ دو مضبوط لٹنی نکالوں کے (ساقین القضیب) نشستگاہ کی ہڈی (عظم والورک) سے اور اوپر کی طرف بذریعہ ریشہ دار غشاء جس کو رباط معلق کہتے ہیں، پیڑوں کی ہڈی (عظم العانہ) سے پوست رہتا ہے، جیسا تصویر نمبر ۵ میں دکھایا گیا۔

دوسرا حصہ :- جسم قضیب جو بخ قضیب اور سر قضیب کا درمیانی حصہ ہے، جس کو ذکر کا دھڑ کہنا چاہئے، اور جس کی ترکیب میں اجسام اجوف اور جسم اسٹنچی ہوتا ہے۔ یہ ہر دو جسم جلد، اور ایک مضبوط جھلی سے ملفوف ہوتے ہیں۔

اجسام اجوف

یہ دو جسم ہیں جو جسم اسٹینچی کی بالائی سطح پر ایک دوسرے سے ٹٹے ہوئے حشفہ کی جڑ تک واقع ہیں، اور قضیب کا زیادہ تر حصہ انہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک جسم بذریعہ ایک نوکدار سرے کے پیڑو کی ہڈی سے شروع ہوتا ہے، تصویر نمبر ۵ کے نمبر ۵ کو دیکھو۔ اور کچھ تھوڑا سا آگے اور اندر چل کر باہم مل کر جسم اسٹینچی کی بالائی سطح پر گذرتا ہوا حشفہ میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور جہاں پر سے یہ ہر دو حصے باہم ہوتے ہیں، وہیں سے اوپر کی سطح پر کل درازی قضیب میں ایک لمبا گڑھا دکھائی دیتا ہے، جس کو پشت قضیب کہتے ہیں۔ اور اسی نشیب میں ایک شریان اور ایک ورید رہتی ہے۔ جیسا تصویر نمبر ۹ کی شکل A میں بتایا گیا ہے۔

جسم اسٹینچی جس میں پیشاب کی نالی گذرتی ہے اور اس میں زیادہ تر حصہ گویا مجری بول ہی کا ہے۔ جو ساق القضیب کے نیچے ایک بصلہ سے شروع ہو کر دونوں جسم اجوف کے زیریں نالی میں سے ہوتا ہوا حشفہ میں گم ہو جاتا ہے۔ جیسا تصویر نمبر ۵ کے نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔

تیسرا حصہ :- سر قضیب یا حشفہ، دھڑ سے کچھ موٹا، سپاری نما، قدرے گول، مخرد ملی شکل کا ہوتا ہے، اور اس کے عین سرے پر ایک سوراخ ہوتا ہے۔ جس کو ثقبہ یعنی دہانہ اعلیٰ کہتے ہیں۔ اور اس کے ابتدائی گول کنارے کو اکلیل الحشفہ کہتے ہیں، اور اس کے نیچے جو تنگ حصہ ہے، وہ عنق القضیب سے نامزد کیا جاتا ہے۔ اور ٹھیک حشفہ کے نیچے عنق القضیب کو پار کرتی ہوئی ایک چنٹ دکھائی دیتی ہے جس کو قید القلفہ کہتے ہیں اور وہ زیریں حصہ سے قلفہ کو ملائے رکھتی ہے۔

اکلیل الحشفہ

اکلیل الحشفہ اور عنق القضیب پر بے انتہا چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہیں جن کو غدود کسمی کہا جاتا ہے۔ ان سے ایک قسم کی بودار رطوبت نکلا کرتی ہے۔ اس کو صاف نہ کیا جائے تو صابن کے چکے کی طرح جم جائے۔

حشفہ پر جلد کا ایک غلاف ہوتا ہے، جس سے حشفہ ڈھکا رہتا ہے مگر مسلمانوں اور یہودیوں میں بہ سبب ختنہ کرنے کے حشفہ بالکل کھلا رہتا ہے۔

جلد قضیب

یعنی اعضاء تناسل کا چمڑا جو آلت کی جڑ پر، پیڑو، اور فوطہ کے چمڑے سے شروع ہوتا ہے، اور آگے کی طرف حشفہ کی ٹوپی جس کو قلفہ کہتے ہیں، بنا کر ختم ہو جاتا ہے۔ یہ نہایت ڈھیلا اور نرم ہوتا ہے، تاکہ بوقت انتشار پھیلنے اور پھولنے میں کوئی دقت نہ ہو، اور دوسری جگہ کے چمڑے کی طرح اس میں چربی کے ذرات بالکل نہیں ہوتے، شاید اس لئے رنگت میں سیاہی مائل ہوتا ہے۔

ترکیب قضیب

قضیب تین لمبے، پلپے، نرم اجسام سے مرکب ہے، جن میں سے دو جسم اجوف کھوکھلے بڑے خانہ دار ہیں، جو ایک نہایت مضبوط اور موٹی جھلی سے لپٹے ہوئے ہیں اور وہ جھلی اندر کی طرف ہزاروں شاخیں اور چھوٹے چھوٹے خانے شہد کے چھتے کی طرح بناتی ہے۔ اور ان خانوں کی ساخت میں سرخی مائل لچکدار تے اور سکڑنے والے ریشے (نسج انتصابی) ہوتے ہیں۔ اور ان خانوں کی دیوار پر ورید و شریانیں کا نہایت باریک جال ظہر قضیب اور نسج قضیب سے آتا ہوا پھیلتا ہے۔ جیسا تصویر B-4 میں اس جال اور ان خانوں کا خاکہ دکھایا گیا ہے۔

انتشار کے وقت اسی جال کے ذریعہ سے وہ خانے خون سے بھر جاتے ہیں اور نسج انتصابی کے دباؤ سے جب خون کی بازگشت رک جاتی ہے تو اس وقت قضیب خوب پھول کر تن جاتا ہے۔

اور ایک ان میں سے جسم اسٹینجی ہے، گوکہ یہ بھی ویسا ہی کھوکھلا خانہ دار ہوتا ہے۔ مگر جسم اجوف کی طرح نہیں۔ اس کی جھلی نازک، پتلی، خانے چھوٹے، رگوں کا جال بھی نہایت باریک اور اس کا بیرونی پردہ کسی قدر عضلاتی ریشوں سے بنا ہوا، جن کا تعلق پیچھے کی طرف مثانہ کے ریشوں سے ہوتا ہے۔

منفعت

اس کے ذریعہ جوہر حیات کو کانِ مردم خیم میں پہنچانا اور اپنی مثل پیدا کرنا ہے، کیونکہ موجودات عالم کی خلقت میں انسان جیسے کامل اور مجمع صفات مخلوق کی پیدائش و ابتداء ہے

اگر غور کیا جاتا ہے، تو صانع عالم کی بے پایاں قدرت و حکمت کا پتہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو مخلوق حیرت انگیز جسمانی اور دماغی قوتیں رکھتی ہے، وہ اسی وقت ظہور میں آتی ہے جب کہ مردوزن کے نطفے باہم مل کر عمل شروع کرتے ہیں۔ جس کا دار و مدار بادی النظر میں اسی قضیب کے نعوذ صحیح (انتشار کامل) اور خروج منی پر ہے۔

انتشار کامل

یہ ایک عصبی فعل ہے جو تین چیز پر منحصر ہے۔

(۱) عصب حسی (۲) مرکز عصبی (۳) عصب حرکتی

عصب حسی

عصب حسی کا یہ فعل ہے، کہ کسی خارجی اثر کو دماغ یا کسی دوسرے مرکز عصبی تک

پہنچادے۔

مرکز عصبی

مرکز عصبی کا یہ فعل ہے کہ اس سے متاثر ہو کر دوسرے اعصاب کے ذریعہ احکام

صادر کرے۔

عصب حرکتی

عصب حرکتی کا یہ کام ہے، کہ مرکز سے حکم لے کر اس کو عملی طور پر تحریک دے،

مثلاً کسی سوتے ہوئے شخص کے ہاتھ یا پاؤں میں سوئی چبھو دی جائے تو وہ فوراً اپنے ہاتھ یا پاؤں کو

کھینچ لیتا ہے ”یہ کیوں؟“ اس لئے کہ اعصاب حسی نے سوئی چبھونے کی اذیت فوراً دماغ تک

پہنچادی، اور مرکز عصبی نے اسی وقت اعصاب حرکتی کے ذریعہ سے حکم کی تعمیل عصب متحرک

سے ان عضلات میں کرائی جو عضلات عقولہ (سمٹنے والے عضلے) کہلاتے ہیں۔ جن سے یہ

فعل ظہور میں آگیا۔

بس اسی طرح سے انتشار ذکر بھی ظہور میں آتا ہے، یعنی اس ذوق و سرور کے حاصل

کرنے کی لذت اور اپنے مثل پیدا کرنے کی خواہش کا اثر جب اعصاب حسی کے ذریعہ سے دماغ تک پہنچتا ہے، تو وہ منعکس ہو کر قصب کی ان رگوں کو پھیلاتا، اور خون کی حرکت میں لانا شروع کر دیتا ہے جن کے حوالے عروق کے پھیلانے اور خون کے پہنچانے کا کام ہے، اور اس وقت اجسام مجوف القصب اور جسم اسفنجی جو نہایت مکمل جو فدار، چھوٹی چھوٹی ورید سے لبریز ہیں، خون سے بھرنا شروع ہو جاتے ہیں، جس سے وہ رگیں پھولتی اور خولا سے بھر جاتی ہیں۔ اور تجاویف میں بھی خون نہایت کثرت سے لبریز ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد وہ عضلات جو قصب کی جڑ میں واقع ہیں، جن پر تصویر نمبر ۶ میں ۲ کے نمبر لگے ہوئے ہیں، ان کے اعصاب خالص بھی اس عمل انعکاس سے متاثر ہو کر حرکت کرنا شروع کر دیتے ہیں، اور ان کو اس پر آملا کر دیتے ہیں، کہ شرائین اور ورید کو دبائیں، تاکہ خون کا واپس جانا بالکل بند ہو جائے۔ اور اندر ہی اندر زور کرتا جائے جس سے آلت خوب پھولے اور بڑھے لیکن جوں جوں وہ عضلات ان ورید کو دباتے جاتے ہیں، ویسے ہی وہ درازی میں بھی آگے کو بڑھتے جاتے ہیں۔

یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب کسی چیز کو ہاتھ یا اور کسی شے سے دبایا جاتا ہے تو اس کو آگے کی طرف بڑھنا ہی ہوتا ہے۔ پس اسی بنا پر جب وہ آگے کو بڑھتے ہیں، تو اس وقت قصب کو اٹھادیتے ہیں، جس سے قصب جڑ کی جانب سے اوپر اٹھ جاتا ہے۔ ہاں یہاں پر اس نکتہ کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ جب کوئی لمبی شے ایک طرف سے اٹھتی ہے تو اس کا دوسرا انتہائی حصہ ضرور نیچے کی طرف جھک جاتا ہے۔

مگر یہاں پر یہ بات نہیں ہوتی، کیونکہ جیسے جیسے یہ آلت خیز عصبی اپنا عمل کرتے جاتے ہیں، ویسے ہی عضلہ قاذفہ البول، جو کہ سیون کے درمیانی حصہ سے شروع ہو کر جسم اسفنجی کے پھیلاؤ، اور جسم اجوف پر تمام ہوتا ہے، قصب کو سخت کر دیتا ہے جس سے اس میں جھکاؤ نہیں ہونے پاتا۔

اور دوم: رباط معلق جن پر تصویر نمبر ۳۰ میں ۱۲ کا نمبر لگا ہوا ہے، اور جو پیڑ کی محرک ابدار ہڈی سے پشت کی جانب قصب کو مربوط رکھتی ہے، اعصاب کی تاثیر معکوس سے جب وہ اوپر کی طرف سکڑنا شروع کر دیتی ہے تو اس وقت اپنے ساتھ عضو کی اس دبیز جھلی کو بھی کھینچ لیتی ہے جس کے اندر اجسام ملفوف رہتے ہیں، اور اس جھلی کے کھینچ جانے سے عضو اوپر کی

طرف اٹھ جاتا ہے۔ اس لئے نیچے کو جھکنے نہیں پاتا۔

سوم: مثانہ کے عضلاتی ریشوں کو، چونکہ جسم اسٹنچی کے بیرونی پردے کے عضلاتی ریشوں سے بہت کچھ تعلق ہے، اس لئے جب اعصاب کی تاثیر متعکسہ سے مثانہ کے عضلاتی ریشے اوپر کی طرف کھینچتے ہیں، تو اس وقت وہ اپنے ساتھ اس پردے کو بھی کھینچ لیتے ہیں، جس میں جسم اسٹنچی ملفوف ہے جس سے عضو اوپر کی طرف کھینچ کر کھڑا ہو جاتا ہے، جیسا مثانہ میں پیشاب کے پڑ ہونے سے یہ بات ہوتی ہے کہ مثانہ کے عضلات تن کر اپنے ساتھ جسم اسٹنچی کے پردے کے عضلات کو کھینچ لیتے ہیں، اور قنصب اوپر کی طرف اٹھ جاتا ہے۔

بس اسی طرح یہ سب عصبی عمل انعکاس سے متاثر ہو کر اپنی طبعی فعل پورا کر کے قنصب کو سخت اور سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں، جس سے آلت خوب دراز اور سخت ہو کر انتشار بحال کو پہنچ جاتا ہے۔

خروج منی

اور وہ اس طرح سے ظہور پذیر ہوتا ہے کہ جوں جوں قنصب میں خون زیادہ ہوتا جاتا ہے، ویسا ہی حشفہ میں بھی خون بھرنا جاتا ہے، جس سے حشفہ میں گد گدی ہونے لگتی ہے، اور اس کی تاثیر متعکس ہو کر اعصاب، عروق، عضلات پر پڑتی ہوئی ادعیہ منی پر جا پہنچتی ہے، اور ادعیہ منی کو متحرک کر دیتی ہے۔ اور جب منی، متحرک ہو کر قنات دانقہ میں پہنچتی ہے، تو وہ اپنی قوت انقباضی کے ساتھ پیشاب کی نالی میں گر ادیتی ہے، جس وقت منی مجرائے بول میں گرتی ہے تو اس وقت سارے بدن میں ایک عجیب عصبی جوش کی حالت، سرور کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، اور پھر اعطیل کے عضلات عاصرہ سرعت کے ساتھ اس کو نچوڑ کے باہر نکال دیتے ہیں، جس سے منی کو دکھان مردم خنز میں نازل ہو جاتی ہے۔ اور یہ قانون از دیاد نوع انسانی کا عمل پہلے پہل اسی طرح انجام پاتا ہے۔

انتشار کی کیفیت کے موٹے موٹے بیان میں حکماء قدیم اور حکماء حال کا چنداں اختلاف نہیں، اور نہ ان کے بیانات کو دہرانے کی حاجت ہے، مگر البتہ اس کا معلوم کرنا از حد ضروری ہے کہ تجلایف قنصب کے اندر وریدیں اور شریانیں خون سے کس طرح بھر جاتی ہیں،

اصل سبب نعووظ کا کیا ہے۔ کیوں اور کس طرح پر بعض وقت قزیب کے وریدوں میں خون زیادہ ہو جاتا ہے، کہ جس سے نعووظ وقوع میں آتا ہے، چنانچہ حکیم کرک صاحب کی کتاب افعال الاعضاء کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نعووظ کے فعل کے واسطے سبب متحرک، یعنی کسی نہ کسی قسم کا دغدغہ (حرکات) اور دوران خون کی زیادتی کے واسطے دغدغہ ہی ہوا کرتا ہے، جو یا تو اعضاء تناسل میں شروع ہوتا ہے یا اور مقامات بدن میں یا خاص نخاع و دماغ کے درمیان، خواہ کہیں شروع ہو، نخاع سے گزر کر بذریعہ عضو کے خاص عصب استخیائی پر پہنچ کر یہ دغدغہ اپنا اثر نمایاں کرتا ہے۔ چنانچہ کلتھر نامی حکیم نے جب گھوڑے کے عضو کے دونوں طرف کے خاص عصب کاٹ دئے، تب اس گھوڑے کا عضو قابل نعووظ نہ رہا۔

بہر کو بالٹ

دوجرٹ اور ایکٹن وغیرہ کی تحقیقات اور تحریرات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس لذع یا دغدغہ کی تاثیر دو صورتوں میں ہوتی ہے۔ اول اس طرح پر کہ بذریعہ ان عصبی شاخوں کے جو عروق سے متعلق ہیں اور جن کے متعلق عروق کا پھیلنا ہوتا ہے، عروق پر تاثیر ہوتی ہے اور وریدیں و نیز شریانیں پھیل جاتی ہیں، اور ان میں زیادہ خون کی گنجائش ہو جاتی ہے۔ دوسرے اس طرح پر کہ باعث لاذع کی تاثیر قزیب کی جڑ والے عصلوں پر پہنچتی ہے۔ تصویر نمبر ۶ میں جن پر نمبر ۲، لگا ہوا ہے۔ اور جب یہ حرکت میں آتے ہیں، تو ان کے دباؤ سے قزیب کی وریدوں کا خون رک جاتا ہے۔ پس خون کے زیادہ آنے سے اور اس کے واپس منع ہو جانے سے قزیب پھول جاتا ہے، جوں جوں حشفہ میں خون زیادہ پہنچتا ہے توں توں حشفہ میں دغدغہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور اس کی تاثیر بذریعہ اعصاب حس نخاع یا دماغ تک پہنچ کر بذریعہ اعصاب محرک عضوف کے عصلوں اور عروق پر نمایاں ہوتی ہیں۔ خون زیادہ آتا ہے، لذت بڑھتی ہے، پھر حشفہ کا دغدغہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے، اسی طرح خون کی زیادتی سے لذت، اور لذع کی زیادتی سے خون عضو کا زیادہ ہوتا ہے، جس سے اس میں تندی اور سختی آ جاتی ہے۔

(۱) اوپر مذکور ہوا ہے۔ کہ نعووظ کے واسطے کسی نہ کسی قسم کا لذع یا تو اعضاء تناسل میں شروع ہوتا ہے یا کسی اور جگہ یا خاص نخاع و دماغ میں، بس ان تینوں قسموں کی مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) جیسا کہ مٹانے کے پُر ہو جانے سے مٹانہ میں دغدغہ شروع ہوتا ہے۔ اور اس کی تاثیر دماغ یا نخاع سے معکوس ہو کر مٹانہ کے عضلاتی ریشوں اور پیڑوں کی ان عضلات پر واقع ہوتی ہے کہ جو اخراج بول کے فعل کے لئے مخصوص ہیں، ویسا ہی اور صادق نعوذ کی حالت ظروف منی کے منی سے پُر جانے پر وہیں دغدغہ شروع ہوتا ہے۔ اور اس دغدغہ کی تاثیر نخاع یا دماغ تک پہنچ کر بذریعہ اعصاب محرک عضو پر لوٹ آتی ہے۔ انتشار کی تحریک کے واسطے خاص عصبانی تناسل میں منی کے سوائے سبوں سے بھی دغدغہ پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ عضو کے چھونے سے یا عضو و احلیل و ظروف منی کے امراض لازع بلکہ کبھی کبھی خالی پیشاب کے گزرنے سے ہر ایک حالت میں دغدغہ معکوس ہو کر عضو کے عضلات اور عروق پر بھی پہنچتا ہے۔ البتہ اگر اعضاء تناسل بے حس ہوں یا لذع یعنی دغدغہ مذکور بہ نسبت قوت ان اعضاء کے ضعیف ہو تو اس کا اثر نہیں ہو سکتا، اور اگر اعضاء تناسل بہ سبب مرض کے زیادہ ذکی اور انگینت کو زیادہ جلدی قبول کر نیوالے ہو گئے ہوں، تب ادنیٰ سی لذع سے انتشار ہو پڑتا ہے۔ اور تھوڑے ہی انتشار سے انزال بھی ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ انتشار کے بغیر سوائے ان دوسرے لذع سے انزال کا کام تمام ہو جاتا ہے۔

(ب) بعض شخص کو خالی ارادہ اور تخیلات کے ذریعہ سے انتشار بلکہ انزال بھی وقوع میں لاسکتے ہیں، ایسی حالت میں دغدغہ یا لذع دماغ سے شروع ہو کر بذریعہ نخاع و اعصاب محرک عضو تک پہنچتا ہے، اسی طرح باعث امراض لازع دماغ یا نخاع سے خصوصاً چوٹی دماغ سے دغدغہ شروع ہو کر عضو پر تاثیر کرتا ہے۔

(ج) اعضاء تناسل اور مرکز عصبانی، یعنی (دماغ و نخاع) سوائے اور مقامات بدن سے بھی انتشار کی تحریک کا دغدغہ شروع ہو سکتا ہے، چنانچہ بعض مرتبہ یہ دغدغہ بصورت آواز خوش بذریعہ عصب سمع یا بصورت دیدار محبوب بذریعہ عصب مجوفہ یا بصورت بوئے خاص بذریعہ اعصاب شم، یا بصورت اتصال شے مرغوب کسی حصہ بدن پر بذریعہ اعصاب لمس مرکز عصبانی تک پہنچ کر اور وہاں سے لوٹ کر براستہ اعصاب متحرک عضو تک پہنچتا ہے۔

(۲) عضو کے عصلے و ریدوں کا خون اس طرح پر روکتے ہیں کہ آلت کی پشت والے و رید کو تو وہ رباطی پردہ دباتا ہے کہ جو دونوں طرف کے عضلات آلت خیز کے اگلے سروں سے

آلت کی پشت پر پھیلتا ہے، پھر وہ وریدیں جو ساق التقصیب میں سے ہو کر گذرتے ہیں اسی عضلہ کے دوسرے حصہ سے دبتی ہیں جو ساقین کے اوپر واقع ہے، اور عجز (ساق التقصیب) کی وریدیں عضلہ معجل البول کے اس حصہ سے دبتی ہیں جو عجز کو گھیرتی ہیں۔

(۳) ایک موقع پر اس امر کا ذکر ہو چکا ہے کہ حشفہ کے دغدغہ سے نعوظ کو بہت مدد ملتی ہے پروردگار نے حشفہ کو درحقیقت نہایت ذی حس بنایا ہے، یہاں تک کہ اس امر میں خاص آلات حواس مثل آنکھ و ناک بھی غالباً اس سے زیادہ ذی حس نہیں، حشفہ کے اس قدر ذی حس ہونے سے دو مطلب ہیں، جوش عصبانی جو عموماً انزال کے ساتھ ہے خرچ ہو جاتا ہے۔ بعض مرتبہ فرو نہیں ہوتا، ایسی صورتوں میں نعوظ آہستہ آہستہ فرو ہوتا ہے، اور تھوڑی دیر پیچھے پھر بھی قائم ہو سکتا ہے۔

(۴) نعوظ عضو کی جڑ کی طرف سے شروع ہو کر اور طرف کو پھیلتا ہے اور جب موقوف ہوتا ہے، تب بھی پہلے جڑ کی طرف سے موقوف ہونا شروع ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ دھڑ سب سے پیچھے ڈھیلا ہوتا ہے۔

(۵) جتنی دیر کہ انتشار کے کامل ہونے میں لگتی ہے، اتنی اس کے فرو ہونے میں نہیں لگتی۔ فرو ہونے کے وقت تجاویف کی لچکدار دیواریں عروق پر دباؤ ڈالتی ہیں اور غالباً ان دیواروں والے لحمی ریشے بھی کسی قدر دبا کر خون کو جلد دھکیلنے میں مددگار ہوتے ہیں، لیکن بعض حیوانوں میں بہت دیر کے بعد فرو ہوتا ہے۔

(۶) درست انتشار بغیر انزال کے بھی فرو ہو جاتا ہے۔ لیکن اصلی انتشار جو کسی مرض کے باعث نہ ہو اور نہ غیر طبعی طریق پر عائد ہوا ہو، اتناست نہیں ہوتا کہ بغیر انزال کے فرو ہو۔

(۷) ہر ایک انتشار یعنی نعوظ اس قابل نہیں ہوتا کہ اس سے انزال وقوع میں آوے اور نہ ہر ایک انتشار کے واسطے ظروف منی کا ہونا لازم ہے، بلکہ نعوظ بچوں میں بھی واقع ہوا کرتا ہے، جن کے خصیوں میں ہنوز منی بننے کا آغاز بھی نہیں ہوا ہوتا۔

(۸) انسان میں نعوظ تھوڑی دیر چند لمحہ قائم رہتا ہے، تاکہ جماع سے خوب لذت حاصل ہو اور انسان اپنی نسل بڑھانے، یعنی بقاء نوع کے واسطے شرم و حیا کو چھوڑ کر اس طرف رجوع ہوا کرے۔

دوسرا باب

بیان اعضاء تناسل کی پرورش و افزائش کا

چونکہ زندہ اجسام و اعضاء کے اجزاء اپنے مختلف حرکات و افعال کی وجہ سے دائمی طور پر تحلیل و فنا ہوتے رہتے ہیں، اور ان تحلیل شدہ اجزاء کے بدلے میں اگر اور نئے اجزاء نہ آئیں تو یقیناً ان اعضاء کی پہلی سی حالت و قوت قائم نہ رہ سکے گی، بلکہ ان میں لاغری اور کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

اس لئے قدرتی انتظام کے مطابق ان اعضاء کو وہ خون جس میں بدل ماحول کا اصلی مواد مہیا ہوتا ہے، برابر پہنچتا رہتا ہے، اور ان اعضاء کے اجزاء اور ذرے اپنی قوت جذبہ سے جن کے اندر یہ قوت فطرتاً موجود ہے، خون سے جذب کرتے رہتے ہیں، اور نئے اجزاء ان تحلیل شدہ اجزاء کے قائم مقام ہو کر اعضاء کی عام حالت و شکل کو درست رکھتے ہیں، کہ جن کی وجہ سے نہ ان میں کوئی نمایاں انحطاط و کمزوری ہونے پاتی ہے، اور نہ ان میں کوئی اختلاف واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ خون کا اصلی مواد ان ذروں کی ساخت سے مشابہ اور اعضاء کی طبعی صفات میں شریک ہو کر ان کو برقرار رکھتا ہے۔ اس لئے نظام قدرت میں اس سلسلہ کے استحکام و قیام کے لئے مندرجہ ذیل امور کا ہونا لازمی قرار پایا ہے۔

امر اول

جسم یا عضو کے اندر خون کی کافی مقدار مہیا رہنا، کیونکہ خون بدن کے ہر ایک حصے کی غذا کے واسطے مناسب مواد بہم پہنچاتا ہے۔ اور ہر ایک کو تروتازہ اور زندہ رکھتا ہے اور نیز بدن کی بعض گلیٹیوں تک ایسا مواد مطلوبہ لیجاتا ہے، جن میں ان گلیٹیوں کی قوت مغیرہ سے خاص رطوبتیں تیار ہوتی ہیں۔ جیسا پستان میں خون ایسے اجزاء لے جاتا ہے جو وہ دودھ کی صورت میں متغیر ہونے کے لائق ہوتے ہیں، یا خصیوں میں خون، ایسے اجزاء پہنچاتا ہے جو خصیوں کی قوت متغیرہ سے وہ اجزاء منی بننے کے قابل ہوتے ہیں۔ یا قضیب میں جا کر انتشار کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے زندہ اجسام یا اعضاء میں کافی مقدار سے خون کا ہونا شرط ہے۔ جس کے وجود کا

دار و مدار قدرت نے کچھ تو اجزاء اور خون کی ذاتی طاقت کی درستگی پر موقوف کر رکھا ہے، جو ان میں فطرتاً موجود ہے۔ اور کچھ ان اعضاء کی تندرستی پر منحصر کیا ہے، جو اپنی قوت مغیرہ سے مواد خون کے تیار کرنے میں مدد معاون ہوتے ہیں۔ جیسے معدہ، امعاء، جگر، غدود، وغیرہ۔ جن کا بیان مطولات میں بغور ملاحظہ کریں۔ اور کچھ اس میں وہ اعضاء دخیل کئے ہیں، جن کو عروق کہا جاتا ہے، جن کا مختصر بیان حسب ذیل ہے۔

عروق، یعنی رگیں

قسم اول:- شرائین یہ ایک قسم کی ٹھوس، مضبوط، لچکدار نالیاں ہیں جن کی ساخت میں تین طبق ہوتے ہیں۔

اپنے مبدا (قلب) سے جس وقت یہ نکلتی ہے، تو شریان اعظم کے نام سے ایک ہی رگ ہوتی ہے، مگر بحرب میں اس سے تین شاخیں، پھر سینے میں، پھر پیٹ میں، اسی طرح سے سارے بدن میں شاخ در شاخ نہایت چھوٹی چھوٹی شریانوں میں ہوتی ہوئی تمام بدن اور اعضاء میں پرورش کے لئے قلب سے لطیف، سرخ رنگ کا خون لیجاتی ہیں۔ جیسا تصویر نمبر ۲۲ میں دکھایا گیا ہے۔

لیکن جو شریان کے اعضاء تاسل اور ان کے متعلقہ اجزاء کو خون پہنچاتی اور سیراب کرتی ہیں، وہ بنا بر تقسیم حسب ذیل ہیں۔

شریان مثانی اسفل

یہ شریان حرقی اصلی کی اگلی شاخ سے نکل کر، مثانہ کے قاعدہ، غدہ مذی، اور ادعیہ منی میں جا کر پھیلتی اور خون پہنچاتی ہے۔

شریان اللمنی

جو شریان النکیہ سے قدرے نیچے شریان اعظم کے سامنے سے شروع ہو کر صفاق کے پیچھے اور صلبیہ کبیرہ کے آگے حالب کو پار کر کے ترچھے طور پر باہر اور نیچے آجاتی ہے، جو دائیں بائیں دو ہوتی ہیں۔ اور جل اللمنی کا جز بن کر مردوں کے خصیوں اور ان کے متعلقہ اجزاء

میں شاخ در شاخ ہو کر پھیلتی ہے۔

شریان تناسلی باطن

یہ حرقی باطن کی مقدم شاخ کی ایک چھوٹی شاخ ہے، جس سے جوف عانہ کے اندر حسب ذیل چھوٹی شاخیں نکلتی ہیں، جو بیرونی اعضاء تناسل اور سیون میں پھیلتی ہیں۔

شریان مستقیمی اسفل

جو مقعد کے عضلات اور جلد میں منتشر ہوتی اور خون پہنچاتی ہے۔

شریان عجانی سطحی

جو فوطہ اور سیون کے عضلات اور جلد میں پھیلتی ہے۔

شریان عجانی مستعرض

یہ شاخ عصلہ مستعرضہ کی ساخت میں پھیلتی ہے۔

شریان الودی

(۱) غدة الودی، اور (۲) مجری البول کے پھیلاؤ میں جاتی ہیں۔

شریان جسم اجوف

جو قضیب کے جسم اجوف میں پھیلتی اور خون کو پہنچاتی ہے۔

شریان ظہر القضیب

جو پشت قضیب پر دو شاخوں میں منقسم ہو کر حشفہ اور قلفہ میں پھیلتی ہے۔

شریان تناسلی اعلیٰ

یہ شریان فحذی کی ایک شاخ ہے جو منی کی نالیوں پر گزرتی ہوئی قضیب اور فوطہ میں پھیل جاتی ہے، تصویر نمبر ۸۔

شریان تناسلی عائر

یہ بھی شریان فحذی کی شاخ ہے، مگر یہ عضلہ مشیط کے سامنے اندر کی طرف آڑی

گزرتی ہوئی ران کی اندرونی چوڑی جھلی سے باہر ہوتی ہے، اور مردوں میں فوطہ اور سیون کے اندر پھیلتی ہوئی شریان تنا سلی باطن سے مل جاتی ہیں، زیادہ توضیح کے لئے شریان کی تصاویر پیش نظر کی جاتی ہیں۔ تصویر نمبر ۷-۸-۹ سے ملاحظہ فرمادیں۔

قسم دوم:- ورید، نظام قدرت جس طرح سے بدن کے تمام اعضاء کو بذریعہ شریان خون پہنچاتا ہے، اور جب اعضاء اپنی تغذیہ کے لئے اس خون سے اجزائے مطلوبہ جذب کر لیتے ہیں، تو پھر ویسا ہی بیکار حصہ یا وہ زائد اجزاء جو بدن ہونے میں کام نہیں آئے، یا وہ ردی مادہ جس کو عضو کی قوت مخرجه دفع کر چکی ہے، اسی خون میں مزوج ہو کر دوسری رگوں سے واپس کر دیا جاتا ہے، بس انہی رگوں کو ورید کہتے ہیں، اور ان کی ابتدا نہایت باریک سی باریک وضع میں عروق شعریہ سے ہوتی ہے اور پھر آگے کو بڑھتے، آپس میں ملتے، بڑی بڑی وریدیں بنتی جاتی ہیں۔ جو آخر کار دو بڑی وریدیں اجوف صاعد و اجوف نازل ہو کر قلب کے دائیں اذن میں تمام ہو جاتی ہیں، تصویر صفحہ ۲۲ کے نمبر ۲۲ میں دیکھو، مگر جو وریدیں اعضاء تناسل سے شروع ہوتی ہیں، وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) ورید ظہر القصب، یہ ورید اجسام اجوف اور جسم اسنجی کے خانوں میں نہایت باریک ریشوں سے شروع ہوتی ہیں، اور ان خانوں میں پیچیدہ جال بناتی ہوئی بیخ قصب کی طرف بڑھ جاتی ہیں، اور یہ شاخیں ایک دوسرے سے ملتی ہوئی کچھ تو قصب کی پشت میں تمام ہوتی ہیں، اور کچھ قصب کی جڑ کے پاس اور وہ استخیائی میں جا ملتی ہیں۔ تصویر ۹-A دیکھو۔

نوٹ:- انہی ورید میں، عصبی تحریک سے شریانیں جب خون کو بھر دیتی ہیں تو وہاں کے عضلاتی ریشے ان پر دباؤ ڈال کر خون کی بازگشت کو روک دیتی ہیں، جس سے انتشار کامل ہوتا ہے۔

(۲) ورید، خصیہ، یا منی، یہ ورید باریک شاخوں میں خصیہ سے شروع ہو کر اس طرح سے اوپر کو جاتی ہیں، کہ دائیں طرف کی ورید اجوف نازل میں، اور بائیں طرف کی ورید الکلیہ میں مل جاتی ہیں۔

قسم سوم:- عروق شعریہ، بال کی سی رگیں بہت باریک، صاف شفاف اور نازک جھلی سے بنی ہوتی ہیں، اور دوسری طرف بہت باریک شاخوں میں، ورید انہی سے شروع ہوتی

ہوئی دل میں ختم ہوتی ہیں، گویا عروقِ شعریہ، شرائین اور ورید کے درمیان ذریعہ اتصال ہیں، اور جس وقت شرائین سے خون ان میں آتا ہے، تو ان کی دیواروں سے چھن چھن کر سب اعضاء کو سیراب کرتا ہوا جزو بدن ہوتا ہے۔ اور ان کا جال سوائے قصب کے جسم اجوف اور طحال کے بعض اجزاء وغیرہ وغیرہ کے باقی بدن کے قریب ہر حصہ میں پایا جاتا ہے۔

قسم چہارم:- عروقِ جاذبہ یا مصاصہ، چونے والی رگیں، ان عروق کی بھی دیواریں نہایت شفاف، مگر ساخت میں ورید کی طرح تین طبق، درمیان میں جا بجا ہلالی شکل کی کیوڑیاں ہوتی ہیں، کہ جن کی وجہ سے دیکھنے میں وہ رگیں گرہ دار دکھائی دیتی ہیں، اور کیوڑیوں کا رخ ان رطوبتوں کی رفتار کی طرف ہوتا ہے۔ جو قلب کے جانب جاتا ہے، تاکہ ان رطوبتوں کو بازگشت سے روکیں۔

اور ان کی ابتداء نہایت باریک ریشوں میں، جہاں پر ملف تراوش پاتی ہے، وہاں سے ہوتی ہے، مگر مجری صدر کی طرف صعود کرتی ہوئی بڑی بڑی بنجاتی ہیں، اور ان کا یہ کام ہے کہ سارے جسم سے اس رقیق رطوبت مائے کو جو اعضاء کی ساختوں میں خون سے تراوش پاتی ہے، جذب کرنے کے دل میں پہنچا کر پھر خون میں شامل کریں۔

یہ ہی وجہ ہے کہ یہ رگیں جو اپنا فعل انجذاب جس وقت چھوڑ دیتی ہیں، تو بدن کے اس حصہ میں پانی جمع ہو کر متورم ہو جاتا ہے جس کی بین مثالیں قیلۃ الماء، استقاء، اور ام مغاصل فیل پا، وغیرہ ہیں۔

غده جاذبہ

لیکن جس طرح قدرت ان رگوں سے یہ کام انجام دیتی ہے کہ ملف کو جذب کر کے دل کی طرف خون میں شمولیت کے لئے پہنچائیں، ویسا ہی ان رگوں کی راہ میں چھوٹی چھوٹی گلنیاں بھی پیدا کی ہیں، جن کو غدودِ جاذبہ کہتے ہیں، اور جن کے متعلق یہ کام ہے، کہ اگر اس رطوبت میں کوئی زہریلا جز یا کوئی موزی مادہ ہو تو وہ اپنے میں جذب کر کے اور رطوبت کو صاف اور چھان کر کے خون میں داخل ہونے دے، تاکہ خون میں سمیت یا فساد نہ پیدا ہونے پائے۔

جیسا انگلی یا ہاتھ پر کوئی زخم ہو جانے سے زخم کا زہریلا مادہ اوپر کو جا کر عروقِ جاذبہ

سے بغل کی غدود جاذبہ اپنے میں روک لیتی ہیں، اور خون میں جانے نہیں دیتی، تو متورم ہو جاتی ہیں، مگر خون کو سمیت سے بچاتی ہیں۔

یا سوزاک، آتشک میں کنج ران کی غدود جاذبہ اس سوزاکی یا آتشکی مادے کو عروق جاذبہ سے اپنے میں جذب کر لیتی ہیں، خود تو متورم ہو جاتی ہیں۔ (جس کو باگی کہتے ہیں) مگر سارے خون میں اس زہریلے اثر یا موذی جرثومہ کو داخل ہونے نہیں دیتیں۔

بس اسی طرح سے سارے بدن اور اعضاء میں عروق مصاصہ اور غدود جاذبہ تغذیہ اعضاء کے لئے فعل الجذاب کرتی رہتی ہیں۔ لیکن جو عروق مصاصہ اور غدود جاذبہ اعضاء تناسل میں اس فعل کو انجام دیتی ہیں۔ وہ دو قسم کی ہیں۔ عروق جاذبہ ظاہرہ اور عروق جاذبہ غائرہ، چنانچہ قضیب کی عروق جاذبہ ظاہرہ، جنگاسے کے غدود ظاہرہ، اور عروق جاذبہ غائرہ خاصرہ کے غدود غائرہ میں تمام ہوتی ہیں۔

اور نصیحین کی عروق جاذبہ ظاہرہ، اپنے قریبی غدود میں اور عروق جاذبہ غائرہ سرین کے درمیانی ہڈی کے اوپر کے مقام جو غدود واقع ہیں، ان میں داخل ہوتی ہیں۔

اب ہم ان عروق و غدود کی دو تصاویر پیش کرتے ہیں۔ تصویر ۱۱۔ ۱۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس کی ایک تصویر میں ظاہری، اور دوسری تصویر میں غائر کا خاکہ بتایا گیا ہے۔

امر دوم:- خون کا عمدہ اور صاف ہونا، کیونکہ خون اگر عمدہ اور صاف نہ رہا اور اس کی طبعی صفات اور اصلی اجزاء کی ساخت میں کوئی فرق آگیا تو بجائے پرورش کے بدن یا اعضاء کے فساد اور تخریب کا موجب ثابت ہوگا۔ جیسا جذام، آتشک، چیچک اور بعض دوسرے موسمی بخاروں میں ہوتا ہے۔

امر سوم:- نظام عصبی کا فعل بھی صحیح ہونا لازمی ہے، اس لئے کہ اعضاء اور نظام عصبی کو اعضاء کی تغذیہ پر پورا اثر ہوتا ہے۔ اور اس فعل میں اعضاء دماغیہ، نخاعیہ اور اعضاء شریکیہ، سب شریک ہوتے ہیں۔ کبھی تو دونوں قسم کے اعضاء کا ایک ساتھ اثر ہوتا ہے۔ اور کبھی صرف دماغیہ و نخاعیہ کا، اور کبھی صرف شریکیہ کا اثر ہوتا ہے۔ اور گاہے اعضاء حسی بھی اثر کرتے ہیں، اور گاہے اعضاء حرکت بھی، مثلاً جب کوئی ہاتھ یا پاؤں مفلوج ہو گیا ہو تو وہ رفتہ رفتہ بالکل لاغر اور بیکار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے عروق دمویہ میں خون کو

حرکت میں لانے والا عصبی نظام معطل ہو جاتا ہے۔ جس سے عضو میں تغذیہ کے لئے کافی مقدار خون نہیں پہنچتا، اس لئے جب تک بدن یا کسی عضو کا عصبی نظام ٹھیک نہیں ہوگا اس وقت تک اس عضو کی پرورش اور ترقی کا فعل کامل نہیں ہو سکے گا۔

امر چہارم:- اس عضو کا تندرست اور صحیح ہونا، کیونکہ بدل ہمیشہ ماحتمل کے مشابہ ہوا کرتا ہے۔ لہذا جب تحلیل شدہ اجزاء کی ساخت خراب ہوگی تو اس کے قائم مقام اجزاء کی ساخت بطریق اولیٰ خراب ہوتی جائے گی، چنانچہ جروح، قروح کو آپ نے اثر دیکھا ہوگا کہ برسوں تک رہتے ہیں۔ اور خصوصاً سوزاک، آتشک، کے قروح کا دوام و قیام تو کھلی مثالیں ہیں، اور اگر عرصہ بعد اچھے بھی ہو گئے تو وہ گلیٹیوں کی صورت میں سالہا سال تک قائم رہتے ہیں، وجہ اس کی ظاہر ہے کہ جب تازہ خون اور جدید مواد وہاں پہنچتا ہے۔ تو وہ بھی سابق کی طرح ریم پیپ بنتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے یہ بھی لازمی ہوا کہ مغتدی حصہ اپنی حالت و ترکیب میں بالکل درست ہو۔

بس جس طرح بدن کے دوسرے حصوں کی پرورش و افزائش کے واسطے مذکورہ بالا امور کا ہونا لازمی ہے، ویسا ہی بدن کے ان حصوں یعنی اعضاء تناسل کی شکل، صورت کو برقرار رکھنے اور ان کی قوت کو بڑھانے میں بھی یہی مذکورہ بالا امور کا ہونا شرائط میں سے ہے، جن کا ملحوظ رکھنا ہر طبیب کو لازم ہے۔ فہم و تدبیر۔



تیسرا باب

بیان اعضاء تناسل کے اعصاب کا

صانع قدرت نے انسان کے تمام جسم کے ہر حصے میں حس و حرکت کی خاصیت پیدا کی ہے، اور پھر ہر ایک حس و حرکت کے لئے ایک خاص حصہ مقرر ہے، جو خارجی اشیاء و کیفیات کا ادراک کرتا ہے، یعنی آنکھیں دیکھتی ہیں، کان سنتے ہیں، ناک سونگھتی ہے، زبان چکھتی ہے، جلد چھونے سے محسوس کرتی ہے۔ قزیب میں انتشار ہوتا ہے۔ نعوظ کے وقت وریدیں اور شراین خون سے بھر جاتی ہیں، عضلاتی ریشے ان پر دباؤ ڈال کے خون کو بام گشت سے روک دیتے ہیں۔ خون اندر زور کرتا ہے۔ قزیب خوب سخت ہو جاتا ہے۔ راحت و سرور کا احساس ہوتا ہے۔

لیکن یہ تمام آلات و احساسات ایک ایسے نظام عصبی کے ماتحت ہیں، جو سارے جسم اور تمام جلد میں پھیلا ہوا ہے، اگر کہیں بھی سوئی کی نوک لگ جائے تو وہ ضرور کسی نہ کسی عصبی شاخ پر جا لگتی ہے، اور اگر اس میں ذرا بھی فرق آگیا تو وہ سب کے سب بیکار ہو جاتے ہیں، خواہ وہ کیسی ہی مکمل حالت میں کیوں نہ ہوں، مگر اعصاب کے صحیح نہ ہونے پر نہ تو آنکھ، ناک، کان محسوس کر سکیں گے اور نہ دیگر اعضاء و قزیب کے افعال میں درستگی ہو سکے گی۔ اور یہ ہی نہیں ہے بلکہ ویسا ہی ان کا مرکز دماغ اور نخاع جن تک یہ اعصاب اثرات و احساسات کو پہنچاتے اور پھر دماغ سے محرک اثر عضلات و الیاف تک لیجاتے ہیں، ان کا بھی اگر کوئی حصہ تلف، یا خراب ہو گیا تو اس جگہ کے پٹھے بھی نکتے ہو جاتے ہیں، اور جن اعضاء میں ان اعصاب کا جال پھیلتا ہے، وہ بھی بیکار، ان کی حس و حرکت بھی سب باطل ہو جاتی ہے، فالج و استرخاء ہو جاتا ہے، اس لئے ہم ان اعصاب کے اقسام اور ان کے وظائف، پھر ان کی چند رنگین تصاویر اور خاص پر اعضاء تناسل کے عصبی نظام کے وظائف اور ان کے جال کا خاکہ اجمالی تشریح کے ساتھ خوب آگاہ کرتے ہیں، تاکہ ہر صاحب ضرورت اس عصبی سلسلہ نظام کو ہر حال میں پیش نظر رکھے۔

اقسام اعصاب

اعصاب کی تقسیم متشرحین نے دو طرح پر کی ہے، ایک بلحاظ محل و مقام کے اور دوسری بلحاظ فعل کے، چنانچہ اعصاب بلحاظ محل و مقام کے تین طرح پر ہیں۔

(۱) اعصاب دماغی، یہ وہ اعصاب ہیں جو دماغ کے خاص مقاموں سے نکلتے ہوئے قاعدۃ الدماغ کے سوراخوں سے باہر ہوتے ہیں۔

(۲) اعصاب نخاعی، جو حرام مغز سے نکلتے ہیں اور شمار میں ۳۱ جوڑے ہوتے ہیں جن کی تقسیم در تقسیم حسب ذیل ہے۔

۸، جوڑے گردن میں۔

۱۲، جوڑے پشت میں۔

۵، جوڑے کمر میں۔

۱، جوڑے دُپھی میں۔

ان اعصاب کی ابتدا دو جڑوں سے ہوتی ہے، ایک اگلی جڑ سے اور ایک پچھلی جڑ سے، چنانچہ اگلی جڑ میں قوت حرکت ہوتی ہے، اور پچھلی میں قوت حس ہوتی ہے، اور پھر یہ ہر دو اگلی پچھلی جڑ کے اعصاب مل کر مقدم حصے کے جسم کی اگلی سطح اور اعضاء میں حرکت و حس پہنچا کر ان کی پرورش کرتے ہیں، اور موخر حصے سے مل کر جسم کی پچھلی سطح و اعضاء میں پھیل کر حس و حرکت دیتے ہیں۔ چنانچہ تصویر نمبر ۱۳ کو خوب غور سے ملاحظہ کریں۔

(۳) اعصاب شریک، ان کا لگاؤ پٹھوں کی ان گروہوں سے ہوتا ہے جن کو عقود عصبیہ کہتے ہیں، اور تمام اندرونی اعضاء میں مشارکت پیدا کرتے، اور مختلف مقامات میں پھیل کر حس و حرکت دیتے ہیں، چنانچہ ان کے پھیلاؤ کا جال کا خاکہ تصویر نمبر ۱۴ میں ملاحظہ کریں۔

دوسری قسم :- اعصاب کی بلحاظ فعل کے، اور یہ بھی دو طرح پر ہیں، ایک

اعصاب حس، دوم اعصاب حرکت۔

پہلے اعصاب حس :- یہ بھی دو طرح پر ہیں۔

اعصاب حس خاص

یہ اعصاب وہ ہوتے ہیں جن میں دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے کی قوت پائی جاتی ہیں۔

اعصاب حس عام

یہ اعصاب وہ ہوتے ہیں جن میں چھونے کی حس پائی جاتی ہے، اور ان کے احساسات کے پیدا ہونے کا کوئی خاص مقام نہیں ہوتا، بلکہ تمام جسم میں عام طور پر وہ محسوس کرتے ہیں، اور زیادہ تر تاثرات، راحت ورنج، اور آرام و تکلیف کے پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں، چونکہ یہ تاثرات محیط سے مرکز کی طرف لے جاتے ہیں اس لئے ان کو اعصاب موردہ بھی کہتے ہیں۔

دوسرے اعصاب حرکت

یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک اعصاب محرکہ اور دوسرے اعصاب ممانعہ۔

اعصاب محرکہ

چونکہ یہ اعصاب مختلف اعضاء کو مختلف قسم کی حرکات دیتے ہیں، اس لئے یہ بھی مختلف نام سے شمار کئے جاتے ہیں، مثلاً محرکہ عضلات، محرکہ عروق دمویہ، محرکہ شعریہ، محرکہ تغذیہ، محرکہ رطوبات، محرکہ حرارت، محرکہ احتشاء قصبہ ریہ۔

اعصاب ممانعہ

یہ بھی دو طرح پر ہوتے ہیں، ایک تو وہ ہیں جو عروق دمویہ پر اثر ڈال کے ان کی حرکت کو مست کر دیتے ہیں، ان کو ممانع عروق دمویہ کہتے ہیں، اور دوسرے وہ ہیں جو احتشاء پر اپنا اثر ڈال کے احتشاء کی حرکت کو مست کر دیتے ہیں، جس سے قلب اور پھیپھڑے کی حرکت مست ہو جاتی ہے، اور وہ اعصاب ممانع احتشاء کہے جاتے ہیں۔

الغرض اسی طرح سے متشرحین نے کتب تشریحات میں تفصیل کے ساتھ ان کی تشریح کی ہے، جن کا اجمالی طور پر ذکر ہم نے اس لئے کیا ہے کہ ہمارے بیان پر اچھی طرح سے روشنی پڑے، ورنہ ہماری غرض تو اس باب میں صرف ان اعصاب کا بیان کرنا مقصود ہے جو اعضاء تناسل میں منتشر ہوتے ہیں، اور خارجی اشیاء کے احساسات اور اندرونی کیفیات کے اثرات کو دماغ و نخاع تک پہنچاتے، اور قزیب کی استادگی، بالیدگی، سختی، تندی وغیرہ، اس کے سب افعال کو درست رکھتے ہیں۔ یا ان کی خرابی سے قزیب میں ہر طرح کا قصور و فتور واقع ہو جاتا ہے۔ اور اپنے افعال کا طبعی طور پر بالکل انجام نہیں دے سکتا۔

یہ ہم بتا چکے کہ سب اعصاب کا اصلی مرکز دماغ اور نخاع ہے، اور ہر قسم کے پٹھے انہی سے تعلق رکھتے ہیں۔

مگر جو اعصاب کہ اعضاء تاسل و قصب میں پھیلتے ہیں، اور جن کے تاثرات و اعمال سے تاسلی افعال طبعی طور پر انجام پاتے ہیں، ان کی شاخیں اعصاب قطن اور ضمیرہ عجزیہ سے نکلتی ہیں، جن کے نام و اجمالی تشریح حسب ذیل ہے۔

عصب حرفی اربی

جو کمر کے پہلے عصب سے شروع ہوتا ہے، اور ان کے اندرونی اور بالائی حصہ اور فوطہ کی جلد میں اور عورتوں میں فرج کے کنارے پھیل جاتا ہے جیسا تصویر ۱۶ نمبر ۱ یا تصویر ۲ کے نمبر ۱۳-۱۵ میں دکھایا گیا ہے۔

عصب تاسلی فخذی

جو کمر کے دوسرے عصب سے شروع ہوتا ہے، اور کمر کے بڑے عضلہ کے آگے سے ہو کر پھر دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ جس کی ایک شاخ (تاسلی نمبر ۱۳) فوطہ میں آکر عضلہ معلقہ الخصیہ میں پھیلی ہے۔ اور دوسری شاخ (فخذی نمبر ۲۱) ران کے جلد میں پھیلتی ہے جیسا تصویر ۲ کے نمبر ۱۳ و نمبر ۲۱ میں دکھایا گیا ہے۔

عصب استخیائی

یہ پٹھان شعاہ کے تیسرے اور چوتھے عصب سے خارج ہوتا ہے اور آگے بڑھ کر شریان استخیائی کے سامنے پھر دو شاخ میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک شاخ عصب ظہر القصب، تصویر ۱۶ نمبر ۲۵ رباط معلق کے نیچے سے ہو کر قصب کی پشت اور حشفہ میں پھیلتی ہے، اور دوسری شاخ۔

عصب عجائی

(سون) قصب کی جڑ میں دو شاخ ہو کر ایک شاخ سیون کے عضلات میں اور دوسری شاخ فوطہ اور سیون کی جلد میں پھیل جاتی ہے۔ تصویر ۱۶ نمبر ۲۳-۲۴ کو دیکھو۔

عصب صفنی

یہ عصب در کی صغیر کی ایک شاخ ہے، جو فوطہ کی جلد میں پھیلی ہوئی ہے۔ نمبر ۲۷۔

۱۸ تصویر نمبر ۱۶-۱۷ میں دیکھو۔

ضفیرہ منویہ

اس کا مبداء ضفیرہ کلویہ سے ہے، جس میں کچھ فروغ اور طی کے جال کے بھی آتے ہیں، اور یہ جال عروق منویہ کے ساتھ ہوتا ہوا خسیوں تک چلا جاتا ہے۔

ضفیرہ مثانیہ

یہ اعصاب شریکہ کا وہ جال ہے جو ضفیرہ عانیہ کے اگلے حصہ سے پیدا ہوتا ہے جس کے بہت سے فروغ اعصاب نخاعیہ کے ساتھ ادعیہ منی، اور مجری ناقلہ میں پھیل جاتے ہیں۔

ضفیرہ ندویہ

اس کا جال ضفیرہ عانیہ کے نچلے حصہ سے بن کر غدہ مذی، خزانہ منی اور قضیب کے انتصابی ساخت میں منتشر ہو جاتا ہے۔

اعصاب اجوفیہ صغیرہ

یہ ضفیرہ ندویہ کے جال کی وہ شاخیں ہیں جو قضیب کے انتصابی ساخت میں منتشر ہونے کے لئے قضیب کے لینی غلاف کو اس کے جڑ کے نزدیک چھیدتی ہیں۔

اعصاب اجوفیہ کبیرہ

ضفیرہ ندویہ کے جال کا یہ حصہ ہے جو قضیب کی پشت پر سامنے کی طرف جا کر عصب استحیائی کے ساتھ قضیب کے جسم استنجی کی انتصابی ساخت میں پھیلتا ہے۔

زیادہ توضیح کے لئے اس ضمن میں ۸ تصاویر زیب قرطاس کی جاتی ہیں، جن میں سے دو تصاویر اعصاب نخاعیہ و شریکہ کے جوڑو جال کا خاکہ ظاہر کرتی ہیں۔ دو تصاویر پیڑو کے سامنے کے غائر اور سطحی عصبی جال کو بتاتی ہیں، اور دو تصاویر ایک کمر سے آدھا، آڑا جسم کاٹ کے اور دوسری سرین اور کولھے کی طرف سے عصبی جال کو ظاہر کرتی ہیں، اور دو تصاویر چت لٹا کر نیچے سے سیون اور مقعد کی طرف عصبی جال کو دکھاتی ہیں تطبیق کے لئے نمبروں کو ملائیں۔

چوتھا باب

بیان قوائے نفسانیہ کا

خواہش

انسان صرف مادی جسم ہی کا نام نہیں ہے، جس کی تھوڑی سی حقیقت اوپر بیان کی گئی ہے، بلکہ زیادہ تر اس میں اس قیمتی شے کا حصہ ہے، جس نے اس کو انسان بنایا ہے، اور وہ اس کا نفس ہے، جو عجیب و غریب قوتوں کا منبع، اور حیرت انگیز ملکات کا مجمع ہے، اور حواس ظاہری کے ذریعہ خارجی اشیاء سے علاقہ رکھتا ہے، اور ان سے متاثر ہوتا ہے، خواہش کرتا ہے، اور اس سے کلا حاصل ہوتا ہے۔

تمام دنیا کی گرم بازاری، اور ہنگامہ آرائی صرف اس بنیاد پر ہے کہ انسان کے جسم میں نفس ہے، اور نفس میں خواہشات کا دریا موجزن ہے، جس کو تسکین دینے کے لئے مختلف اجزاء، اور طرح طرح کے وسائل سے کام لیتا ہے، اگر یہ نہ ہو تو دنیا کے سارے بازار ٹھنڈے پڑ جاتیں۔ اور روئے زمین ایسا بنگلہ بن جائے جس میں اگر کچھ انسانوں کی صورتیں دکھائی بھی دیں تو وہ بھی بے حس و حرکت۔

مگر یہ خواہشات کا، اور خاص کر خواہشات حسی کا کوشمہ ہے کہ تمام دنیا کے انسانوں میں ہر قسم کی حرکت، اور چہل پہل پیدا کر رکھی ہے، اور ایک دوسرے سے ملا دیتی ہے، اس لئے ایک حد تک خواہشات کا موجود ہونا نہ صرف کلا آوری ہی نہیں بلکہ ضروری بھی ہے۔

گرچہ نفس کوئی مادی شے نہیں ہے، مگر پھر بھی انسان کی ہستی نفس اور جسم سے ایسی مرکب ہے، اور ان دونوں میں ایسا گہرا تعلق ہے کہ ایک کا وجود بغیر دوسرے کے قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ دل خوش ہو تو لیوں پر مسکراہٹ آجاتی ہے، ذرا تکلیف ہو تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے، استعجاب کی حالت میں آنکھیں حیرت سے تکتے لگتی ہیں، خوف سے سارا بدن کانپ اٹھتا ہے، محبت سے لہجہ میں انس اور شفقت پیدا ہو جاتی ہے۔ غصہ میں تیور پر تل پڑ جاتے

ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

بس ویسا ہی انسان کا یہ فعل بھی نفس اور جسم کی متحدہ کوشش سے تکمیل پاتا ہے، جس کی تشریح خود باہ و جماع سے ہوتی ہے، کوینکہ باہ عربی میں خواہش جماع کو کہتے ہیں، اور خواہش نفس کی وہ قوت ہے، جو حصول حظ کے لئے مرکز اعصاب کو متاثر کر کے انہی اعضاء (خصیہ و قنیب) کو حرکت میں لاتی ہے، اور جماع جسم کا وہ فعل ہے جو نفس کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے عورت کے اتصال میں قوت شہوانیہ اور جوش، محبت کے ساتھ انہی اعضاء سے انجام پاتا ہے۔

بس جس طرح سے اس امر میں اعضاء متاسل کی وضع، واصلی حالت و صحت پر ہونا شرط ہے، ویسا ہی ایک مناسب حد تک اس قوت نفسیہ یعنی خواہش کا ہونا بھی رکن اعظم ہے۔

توجہ

مگر یہ بھی واضح رہے، کہ جس طرح اعضاء بدن ایک دوسرے کے کام میں معین و مدد ہوتے ہیں، اور اس کی طاقت اور فعل کو بڑھادیتے ہیں، جیسے قنیب کے مددگار نھسے اذعیہ منی گردے وغیرہ اعضاء ہیں، یا ایک ہاتھ کا معین دوسرا ہاتھ ہوتا ہے، یا ایک انگلی کی مددگاری میں دوسری انگلی رہتی ہے، اسی طرح سے قوائے نفسیہ بھی ایک دوسرے کی معین و مددگار ہوتی ہیں، جو اپنے تاثرات سے ایک دوسرے میں شدت اور زیادتی پیدا کرنے کا باعث ثابت ہوتی ہیں۔

تقویت باہ کے تاثرات کی شدت و خفت میں توجہ کو بہت کچھ دخل ہے، اور قوائے نفسیہ کی بیداری یا کمی اعضاء جسمانیہ کی زیادہ مستعدی یا سستی کا بسا اوقات پایا جاتا، توجہ کی زیادتی اور کمی پر انحصار، خاص طور پر قابل ذکر ہے، کیونکہ توجہ کسی محدود شے یا حصول مقصد کی طرف قوائے ذہنی کے مشتعل اور مجتمع ہونے کو کہا جاتا ہے۔ اور جب قوائے ذہنی کسی شے پر مشتعل، یا کسی مقصد کے حصول کے لئے مجتمع ہو جاتی ہیں، تو اس وقت تاثرات و احساسات کا ادراک بڑھ جاتا ہے، قواء میں بہت تیزی ہو جاتی ہے، اور نیز جسمانی اعضاء کے احساس بھی زیادہ ہو جاتے ہیں، جس سے ان میں مستعدی پیدا ہو جاتی ہے، اور وہ اپنے افعال ٹھیک طور پر بجالاتے ہیں، اور توجہ کے بٹ جانے سے سب احساسات بھی کم ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اکثر دیکھا ہوگا، کہ جب بچے گر پڑتے ہیں، تو ان کو مٹھائی اور کھلونے دیکر بہلا دیتے ہیں، وجہ ظاہر ہے کہ ان کی توجہ کو چوٹ کے درد کی طرف سے اٹھا کر دوسری طرف منعطف کر دیتے ہیں، جس سے درد کی شدت نہیں محسوس ہوتی، یا اسی سے آپ قیاس کر لیجئے، کہ کسی مکان میں عاشق و معشوق نہایت شوق شہوانیہ کے ساتھ بوس و کنار ہوں، اور خوب جوش و محبت سے آمادہ بکار ہوں، اور عین وقت ہی میں اس مکان کے دروازے پر ان کو پکڑنے کے لئے لوگ پکار اٹھیں، تو اسی وقت ان کی قوت شہوت اور جوش و نعوذ زائل ہو کر کل نظام صحبت درہم برہم ہو جاتا ہے، کیوں، اس لئے کہ توجہ خوف و خطر کی طرف مبذول ہو جاتی ہے جس سے سارا مزہ کر کر اڑ جاتا ہے۔

تو بس اس سے صاف ظاہر ہو گیا، کہ قوائے نفسانیہ کے زیادہ ہونے کے لئے توجہ کا ہونا بھی ایسا ہی ضروری ہے، جیسا خواہش شہوانیہ کا ہونا تحریک اعضاء تناسل کے لئے لازمی ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ توجہ ایک غیر مستقل چیز ہے، جو ہر لمحہ گھٹتی اور بڑھتی رہتی ہے، اور جس کی وجہ سے تاثرات و احساسات بھی کم و بیش ہوتے رہتے ہیں تو اس کے لئے یہ ضروری ہوا کہ توجہ کو کسی کام میں زیادہ مائل کرنے کے لئے اس میں دلچسپی کا کوئی پہلو پیدا کیا جائے، تاکہ ویسی ہی اس میں زیادہ کامیابی ہو۔

یہی وجہ ہے کہ شب عروسی میں، لوگ عموماً اسباب نشاط اور سامان تفریح بہم پہنچاتے ہیں، اور مختلف طرح کے پھول اور انواع اقسام کی عطربیز، خوشبوئیں، خلوت کدہ میں مہیار رکھتے ہیں، کیونکہ ان دلچسپ اشیاء کے تاثرات توجہ کو اس کام کی طرف زیادہ مائل کر دیتے ہیں جس سے توجہ، قوائے باہیہ اور تاثرات شہوانیہ کی شدت اور قیام کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہے، فہم و تدبیر۔



مقالہ دوم

بیان ضعف باہ

علم الاعضاء سے جسم کے مختلف اعضاء کے کام معلوم ہوتے ہیں، مگر اس میں یہ فرض کر لیا جاتا ہے، کہ جسم کا ہر ایک عضو اپنی کامل صحت کی حالت میں ہے، اور وہ اپنا کام پوری طاقت اور قوت سے کر رہا ہے، وہ یہ نہیں بیان کرتا کہ بیماری کی حالت میں یہ عضو کیا کام کرتا ہے، اور اس کے بطلان عمل کی کیا کیا وجوہ ہوتی ہیں، اس لئے اس مقالہ میں ہم ان امراض کا بیان کریں گے، جن سے ان اعضاء کے باقاعدہ کام میں خلل آجاتا ہے، اور صحیح طور پر اپنا کام انجام نہیں دے سکتے۔

یوں تو کہا جاتا ہے، کہ تمام خرابیاں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، کہ جسم یا وہ عضو اپنی مناسب حالت میں نہیں ہوتا، اگر کوئی درخت کسی زمین میں مرجھا جائے، یا روشنی نہ پہنچنے سے پژمردہ ہو جائے، یا شدت سرما سے مرجائے، تو اس کی وجہ یہ ہی بتائی جاتی ہے، کہ درخت کی طبیعت اور حالت خارجی میں توافق اور مناسبت نہیں رہی، یعنی ہر تکلیف وہ حادثہ یا بیماری کا واقعہ جو جسم یا عضو کو پہنچتا ہے، خواہ وہ خفیف درد سر ہو، یا مرض الموت، ذرا سی سوچ یا کوئی ایسا حادثہ جو مرگ مفاجات پیدا کر دے، سب کا سب یہی بتایا جاتا ہے کہ جسم یا عضو ایک ایسی حالت میں ہوتا ہے، جس کے لئے اس کی قوت مناسب نہیں ہوتی، اور اس کے ساتھ ان دوسرے اسباب کو کہ جن کی موجودگی، یا عدم موجودگی میں اس حادثہ کا وقوع میں آتا ممکن نہیں، نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ کسی قاعدے پر منحصر نہیں۔

مثلاً ہم نے ایک دیا سلائی سے لکڑی میں آگ لگادی، تو اکثر دیا سلائی کے لگانے کو، لکڑی کے جلنے کا سبب کہہ دیا کرتے ہیں، لیکن اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اسباب ہیں، کہ ان کی موجودگی یا عدم موجودگی میں آگ کا جلنا ممکن نہ تھا، جیسے ایندھن کا ہونا، ہوا کا وجود، نمی کی عدم موجودگی، جن کو شمار نہیں کیا جاتا۔ اور یہ علمی تحقیقات کے بالکل منافی ہے۔ اس لئے

ضعف باہ کے جملہ اسباب اور ان کے مآل و تاثرات پر تبصرہ کرتے، اور جسم انسان کے سبب اعضاء و قوی کے ارتباط و تعلقات کو مد نظر رکھتے ہوئے کلی طور پر مندرجہ ذیل تعداد میں شمار کرتے ہیں۔

(۱) دماغی قواء کے دوسرے مشاغل میں مصروفیت اور خاص کر وہی امور کا دماغ میں جمع ہونا۔

(۲) اعضاءِ ریسہ و شریفہ کی کمزوری۔

(۳) منی میں خرابی یا اس کی کمی، اور آلات منی کی خرابی۔

(۴) خاص قضیب کی کمزوری، سستی، لاغری، اور اس کے دوسرے امراض وغیرہ، جن کو ہم

مع علامات، و تشخیص و اصول علاج کے ساتھ کسی قدر تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔



پہلا باب

ضعف باہ، دماغی قوا کی وجہ سے

چونکہ دماغ، نفس ناطقہ کا مسکن اور احساسات کا مرکز ہے، میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں، کہ دماغ خود نفس ہے، بلکہ نفس ایک روحانی جوہر ہے، جو عجیب و غریب قوتوں کا منبع، اور حیرت انگیز ملکات کا مجمع ہے، گرچہ ایک لحاظ سے بسیط اور ناقابل تجزیہ ہے، مگر پھر بھی اس میں گونا گوں قوا اور صفات ہیں، اور خاص خاص حالتوں میں ظاہر ہوتی ہیں، اور ان پر نفس خاص خاص عمل کراتا ہے، جن کے دو بڑے حصے ہیں۔

(۱) قوا عقلی، (۲) قوت ارادی۔

قوا عقلی علم حاصل کرنے سے متعلق ہے، اور قوت ارادی انسانی خصلت اور رویہ سے تعلق رکھتی ہے۔

انسان کے نفس میں سب سے پہلے جو قوا ظاہر ہوتی ہیں، وہ پیشتر حصول علم سے تعلق رکھتی ہیں، بدیں وجہ ان کو قوا علیہ بھی کہتے ہیں۔ مثلاً

(۱) قوت نطق۔

(۲) اشیاء خارجی کو مشاہدہ کرنے کی قوت۔

(۳) اشیاء خارجی کے خواص و اغراض کو مشاہدہ کرنے کی قوت۔

(۴) اشیاء خارجی کے باہم تعلقات مشاہدہ کرنے کی قوت۔

قوا عقلی: کی دوسری قسم جو بعد کو ظاہر ہوتی ہیں، ان کو قوا متفکرہ کہتے ہیں، اور

یہ بھی دو قسم ہیں۔

قوت استدلال

جو واقعات کی توجیہ کرتی اور نتائج استنباط کرتی ہے۔ یہ عقل کی ساری قوتوں میں

بہت ہی شریف اور اعلیٰ ہے۔ اسی قوت نے حیوان اور انسان میں فرق کیا ہے۔ اور انسان کو

سمجھدار اور ممتاز بنایا ہے۔ اسی قوت سے آدمی نازک وقت میں ہوشیاری سے کام کر کے فائدہ

ماصل کرتا ہے۔ یا نقصان سے بچ جاتا ہے۔ جس آدمی میں یہ قوت بہت اعلیٰ پیمانہ پر ہوتی ہے، وہ علت اور معلول کے پیچیدہ اور دقیق سلسلوں کا پتہ چلاتا ہے، نتائج کو دیکھ کے اسباب اور وجوہات کا صحیح صحیح پتہ معلوم کر لیتا ہے۔ محقق اور فلسفی کہلاتا ہے۔

دوسرے قوت واہمہ

یہ قوت ان مختلف اشیاء اور متفرق واقعات کو تخیل میں جمع کرتی ہے، جن کا حقیقہ واقع ہونا ضروری نہیں ہے اور نہ کسی زمانہ کی پابند ہے، بلکہ ہر زمانہ کے متعلق ایسی ایسی تصاویر ذہن میں کھڑی کر دیتی ہے، اور وہ نقشے اور ایسے خیالی پلاؤ پکائے رکھتی ہے، جو فی الاصل نہ ان کا وقوع ہوا ہو اور نہ ہو سکے۔

یہ بالکل صحیح ہے کہ کوئی صورت بیرونی بذریعہ حواس جب تک دماغ میں نہ پہنچے اس وقت تک قوت واہمہ کچھ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ قوت واہمہ ان معانی کا ادراک کرتی ہے، جن کی شکل بذریعہ حواس پہلے دماغ میں منقش ہو جاتی ہے، جیسے کسی کی بات چیت، میل جول، طرز انداز سے محبت یا عداوت کا ادراک مگر پھر بھی قوت واہمہ سے یہ ممکن ہے کہ معانی مدرک کے ساتھ کسی ایسی شے کا تصور کرے، جو واقع میں نہ ہو۔ یا ان کی ترکیب کو ایسا بدل دے اور ان میں وہ تصرف کر دے جو اسی کی مخلوق ہو۔

قوت ارادی: یہ بھی دو قسم پر ہے۔

ایک قوت شہوانیہ ہے

اور یہ ہی وہ قوت ہے کہ اس کو انسان حصول لذت جسمانیہ کے لئے کام میں لاتا ہے، جس کا مختصر بیان پیچھے ہو چکا ہے۔

دوسری قوت غصبیہ

اس قوت کو اخذ نفع اور دفع ضرر کے لئے انسان کام میں لاتا ہے۔ بس اسی طرح سے نفس کی یہ قوتیں اور صفتیں ایک دوسرے سے مختلف درجہ پر ہوتی ہیں جن کے علیحدہ علیحدہ نام مقرر کئے گئے ہیں۔

تاثرات

لیکن نفس جس وقت ان قواء اور صفات کو کسی دھندے میں معروف کرتا ہے، یا کسی

واقعہ کا خیال کرتا ہے، یا کسی چیز کی چھان بین کرتا ہے یا کسی مطلب کے حاصل کرنے میں سوچ بچار کرتا ہے، تو اس وقت مختلف واقعات اور متفرق حقیقتیں اس پر منکشف ہوتی ہیں جن سے یہ کسی نہ کسی طریق پر متاثر ہوتا رہتا ہے۔ چونکہ زیادہ تر تاثرات میں خوشی و حظ، تکلیف و رنج کارنگ ضرور پایا جاتا ہے، اور فطرت نے انسان کو راحت و رنج کے ان دو زبردست موثروں کے بیچ میں رکھا ہے، اس لئے اس کے سارے منصوبے اور خیالات، کل فیصلے اور عزم، زندگی کی تمام تجاویز اور ارادے، راحت کے حصول اور رنج کے ہٹانے کی تدابیر پر موقوف رہتے ہیں، گرچہ لوگوں میں خوشی اور راحت کا معیار بہت مختلف ہوتا ہے۔ کسی کو غصہ، انتقام، تکبر، گھمنڈ وغیرہ، بد اخلاقیوں کے تاثرات سے ایسا ہی حظ حاصل ہوتا ہے جیسا مہربانی محبت وغیرہ، اخلاق و اعمال حسد کے تاثرات سے اور بعض آدمیوں کو ظلم اور بے رحمی کے کاموں میں دلچسپی ہوتی ہے، اور کسی کو، کسی کا خاک و خون میں لوٹنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ ایک لالچی اور طامع شخص کے واسطے زر و جواہر کا حصول بڑی نعمت ہے، اور ایک زاہد پارسان سے متفر ہے، ایک بخیل، کنجوس آدمی دولت دنیا کو جمع کرنا ساری خوشیوں اور لذتوں کی بنیاد سمجھتا ہے، مگر فیاض اور سخی خرچ کرنے میں مزہ لوٹتا ہے، ویسا ہی جماع میں بھی کوئی خلاف طرت طریق پر حظ حاصل کرتا ہے، اور کوئی قانون تزویج کو مرغوب سمجھتا ہے۔

بس اسی طرح گرچہ لوگوں کی خوشی اور راحت کا معیار بالکل الگ الگ ہے، مگر پھر بھی ہر ایک کی جسمانی اور روحانی جدوجہد، حصول و راحت اور دفع رنج کی تدابیر پر منحصر ہے۔ پس جو لوگ ان اسباب کے عمل میں جس قدر متوجہ اور کوشاں پائے جائیں گے، وہ اسی قدر اپنی کامیابی یا ناکامی پر متاثر بھی ہونگے، کیونکہ تاثرات اور عملی حرکات کی شدت اور خفت کا زیادہ تر دار و مدار توجہ پر ہے۔ اور توجہ ایک غیر مستقل چیز ہے، جو ہر گھڑی گھٹتی اور بڑھتی ہے، اس لئے تاثرات و قوت کا احساس بھی اس کے ساتھ کم و بیش معلوم ہوتا ہے، مثلاً کسی آدمی کے پیٹ میں درد ہو، تو آدمی کو درد کی زیادتی ہر وقت ایک طرح سے نہیں محسوس ہوگی، کبھی کم محسوس ہوگی، کبھی زیادہ، وجہ ظاہر ہے کہ جب درد کی طرف توجہ اس کی زیادہ مائل ہوگی تو درد زیادہ محسوس ہوگا، اور جب التفات ادھر کم ہوگا اس وقت درد بھی ویسا ہی کم محسوس ہوگا۔

جذبات

لیکن یہی تاثرات اگر درجہ اعتدال سے گزر جائیں تو وہ جذبات کی صورت ہوتی ہے، جیسے غصہ، خوشی، حیرت، استعجاب، راز جوئی، حسد، ہمدردی وغیرہ جن کے اثر سے انسان کو اندرونی ایک جوش محسوس ہوتا ہے۔ اور شدت کا جذبہ دماغ میں اختلال پیدا کر کے جسمانی اعضاء کو متاثر کرتا ہے۔

جیسے غضب اور غصہ کی حالت میں قلب اُچھلنے لگتا ہے، سارا بدن گرم ہو جاتا ہے، خون میں جوش، جلد اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، اور خوف و غم کی حالت میں دل ست، اور کبھی کپ کپی اور کبھی دل گھٹنے لگتا ہے، ظاہر بدن سرد معلوم ہوتا ہے، اور ٹھنڈا پینہ آنے لگتا ہے، منہ اور گلا خشک ہو جاتا ہے، چہرے پر زردی چھا جاتی ہے، اور دوسرے جذبات میں جسم پر لرزہ آجاتا ہے، آواز بھرا جاتی ہے، چہرہ تھمتھا اُٹھتا ہے، ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں، اور بہت سی ایسی تبدیلیاں جسم میں پیدا ہو جاتی ہیں جس سے انسان مغلوب ہو جاتا ہے، بلکہ متواتر ایسے شدید تاثرات کے واقع ہونے سے اکثر نفسانی اور جسمانی قواء میں فتور اور بہتیرے بدنی اعضاء کے وظائف میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے۔ گو کہ بعض خرابیاں اعضاء میں ایسے متفرق اسباب کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں، جبکہ اعضاء کی طبیعت اور اسبابات کے حلقہ عمل کے درمیان تناسب و توافق نہیں ہوتا، مگر پھر بھی انسان کے مصائب کے بہت بڑے حصہ کا سبب خود انسان کے ان اعمال کے اثرات ہوتے ہیں، جو وہ اپنی مرضی سے کرتا ہے، جو اس کی دماغی اور اخلاقی ساخت اور خارجی موثرات کا لازمی نتیجہ ہوتے ہیں۔ مثلاً وہم کی حالت میں جن لوگوں نے کسی زمانہ میں جلق کیا ہو، تو وہ میلان طبیعت سے اپنے رویہ کے مطابق ترتیب دیکے اس کے ساتھ بعض اور دل شکن واقعات، جو اس نے اپنی زندگی یا دوسروں کی زندگی میں دیکھے ہوتے ہیں، ملا لیتا ہے، اور یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ میں نامرد ہوں، یا خوف و حزن، یا فرط محبت، یا عورت کا بدبہ وغیرہ خیالات کے اثر سے بعض لوگوں کی طبیعتوں میں اس قدر انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے کو نامرد سمجھنے لگتے ہیں۔

توہمات

چونکہ انسان فطرتاً کمزور اور بزدل ہے، اور جن چیزوں کے علل و اسباب، نتائج

وخواص اس کو نہیں معلوم ہوتے، ان سے وہ خوف کھاتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے دل میں غلط اصول، اور استخراج نتائج کے غلط طریقے جاگزیں ہو جاتے ہیں، اس کی عقل و فہم، جہالت و کوتاہ نظری کی زنجیروں میں جکڑ کر ادھام پرستی کے دام میں پھنس جاتی ہے، اور ان حقائق و معارف کی تحصیل و جستجو سے باز رہتی ہے جو صحیفہ فطرت کے مطالعہ اور قوانین قدرت کے مشاہدہ سے حاصل ہوتے ہیں اور یہیں تک نہیں کہ اصلی حقیقت و کیفیت کے نہ معلوم ہونے سے اس کی ترقی کے راستے سدراہ ہو جاتے ہیں، بلکہ اس کے قلبی سکون میں بہت کچھ خلل انداز ہونے کے علاوہ جسمانی اعضاء کے حلقہ اعمال میں بھی حارج واقع ہوتے ہیں۔

چنانچہ انسانی گروہوں میں بعض لوگ ایسے دیکھے گئے ہیں کہ وہ جادو، ٹونہ، منتر، جنتر کے توہمات میں جکڑے ہوئے، یہ یقین کر بیٹھے ہیں، کہ مجھ پر میری بیوی یا معشوق نے جادو کیا ہے، اور میری مردمی کو باندھ دیا ہے، کہ میں کسی دوسری عورت سے یہ حرکت نہ کر سکوں، جس سے ان کے اعضاء تناسل اپنے اعمال و وظائف کے انجام دہی میں قاصر رہتے ہیں۔

علاج

گرچہ اس قسم کے مریضوں کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے، اور ان کے خیالات فاسدہ اور توہمات باطلہ دن بدن بڑھتے جاتے ہیں، جلد علاج پذیر نہیں ہوتے۔

مگر پھر بھی ان کے علاج میں حتی الوسع پہلے تخیلات فاسدہ کو دور کیا جانا چاہئے، نیک اور عمدہ پرہیزگاری کے خیالات کو دل میں جمادینا چاہئے، اور ان کی قواء عقلی و دماغی کو ان حقائق کے حصول اور دریافت کی طرف متوجہ کر دینا چاہئے، جو صحیح اصول پر مبنی ہوں، اور ایسی کیفیات و قوانین قدرت کو ان کے پیش نظر رکھنا چاہئے جن سے ہمیشہ یکساں حالتوں میں یکساں نتیجے ظہور پذیر ہوتے ہوں تاکہ آئندہ وہ اپنی فطری قوتوں کو ایسے خرافات، توہمات کے حاصل کرنے میں صرف نہ کرے، جن کا اثر اس کے وظائف اعضاء اور اعمال قواء پر نہ پڑے، اور اس کے بعد ایسے نسخہ جات کو استعمال کرانا چاہئے جو مقوی دماغ اور مقوی قلب ہوں۔

مقوی دماغ اس لئے کہ دماغ قوائے نفسیہ کا مسکن اور مرکز ہے، اور ان کو آپس میں گہرا تعلق ہے۔ لہذا جب دماغ میں اصلاح اور تقویت ہو جائے گی تو قوی نفسیہ ضرور اصلاح پذیر رہیں گی۔

اور قلب چونکہ روح حیوانی اور قوی عملیہ کا سرچشمہ ہے اور قوی نفسیہ کے الوالعزم ارادے اور عمدہ تدابیر کی تکمیل دل کی تقویت اور استقلال پر موقوف ہے، اس لئے قلب کی طاقت کا خیال رکھنا ضروری ہے، تاکہ ان فطری جذبات اور طبعی تحریکات کی انجام دہی کا مسئلہ اس مشترکہ کوشش سے تکمیل کو پہنچ جائے، چنانچہ ذیل میں ہم اس امر کے لئے نہایت مجرب نسخے درج کرتے ہیں، امید ہے کہ ناظرین اپنے محل وقوع پر ضرور ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(۱) نسخہ دوالمسک: موتی بے سوراخ، کہرباشمعی، گل سرخ فصلی، آبریشم مقرض، دارچینی، بہمن سرخ، بہمن سفید، درونج عقربی، زعفران، ہر ایک ۷ ماشہ، مصطکی، چھریلہ، چھوٹی الائچی، ہر ایک ساڑھے ۳ ماشہ، مندل سفید، بنسلو جن، مندل سرخ، دھنیا خشک چھلکوں سے صاف کیا ہوا، گاؤزبان کے پھول، آملہ منجے، مونگے کی جڑ، تخم خرفہ چھلکوں سے صاف کیا ہوا، چاندی کے ورق ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، زرشک ساڑھے ۷ ماشہ، اگر خام، بادرنجبویہ ہر ایک سو پانچ ماشہ، عنبر اشہب، مشک تبتی ہر ایک دو ماشہ چھ چاول، رُب مٹھے سیب کا، قد سفید، شہد خالص تینوں کو برابر تین وزن سب دواؤں کو لیکر بدستور مقبرر معجون بناویں، مقدار خوراک ۳ ماشہ ہمراہ عرق مفرح۔

فائدہ: خفقان، مانجھ لیا ئے مراتی کو مفید ہے، دل و دماغ جگر معدہ کو قوت دیتی ہے، دسواں کو دور کرتی ہے، اور ابخروں کو دماغ کی طرف چڑھنے نہیں دیتی ہے اور اس باب میں بارہا تجربہ میں آئی ہے۔

(۲) عرق مفرح: کشیز مقشر ۲ تولہ، گاؤزبان ۲ تولہ، دانہ ہیل خورد، گل نرس، گل گاؤزبان، گل سرخ فصلی، برادہ مندل سفید ہر ایک ۵ تولہ، عود غرقی اتولہ، مشک اماشہ، شیر گاؤ۵ آثار، بدستور عرق کشید کریں، خوراک ۳ تولہ، دوالمسک معتدل کے ہمراہ استعمال کریں۔

(۳) اکسیر دماغ: ہلیہ، ہلیہ، آملہ، ہموزن ایک ایک سیر نیم کوب کر کے اس کو جلاڈالیں، اور جلی ہوئی راکھ کو پانی میں گھول کے تھوڑی دیر کے لئے رہنے دیں۔ پھر اس پانی کو مقلر کر کے لوہے کی صاف کڑاہی میں ڈال کر آگ پر پکادیں، جب وہ پانی سب خشک ہو جائے اور سفید رنگ کا نمک رہ جائے تو آثار کے بحفاظت شیشی میں رکھیں۔ اور اس نمک میں سے اتولہ، مغز بادیان ۵ تولہ، گھمڈی ۵ تولہ، ورق نقرہ کلاں ایک سو، سب کو ایک ساتھ سفوف بنا کر

بمخافت تمام رکھیں۔

مقدار خوراک ایک ماشہ :- منہ میں ڈال کے اوپر سے شیر گاڈ پختہ ۲۰ تولہ،
روغن زرد اتولہ روغن بادام شیریں ۶ ماشہ، دودھ میں پر ڈال کے ملا کے دوا کے اوپر پی جائیں۔
فائدہ :- تقویت دماغ اور دماغی قوتی کی محافظ ہے، اور اس امر کے لئے از حد فائدہ
مند ہے۔

(۳) وما ینزغک من الشیطان نزع فاستعد باللہ انہ سمیع علیم ان الذین

نستقوا اذا مسہم طائف من الشیطان تذکر و فاذا ہم مبصرون۔

سنگ یشب پر کھود کے گلے میں بھی ڈالیں۔

فائدہ :- اختلاج قلب اور توہمات باطلہ کے دفعیہ کے لئے نہایت مجرب ہے۔

اور صبح شام تشری پر زعفران و گلاب سے لکھ کے گلاب سے دھو کے پی جایا کریں۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴



دوسرا باب

ضعف باہ بوجہ کمزوری اعضاء رئیسہ و شریفہ

نوٹ:- اگرچہ ضعف باہ کے اسباب، اعضاء رئیسہ و شریفہ کے دوسرے امراض بھی ہوا کرتے ہیں، مگر یہاں پر خصوصیت کے ساتھ صرف ان کی کمزوری کو ضعف باہ کا سبب اس لئے ذکر کیا جاتا ہے کہ کسی مرض کے وقوع کے لئے بعض اوقات گو کہ کئی ایک اسباب ہوتے ہیں، مگر جو سبب ترتیب میں سب سے آخر، یا مرض سے اقرب ہو، اسی کو سبب مستقیم تسلیم کرتے ہیں، اور مرض کا سبب قرار دیتے ہیں، مثلاً وقوع ہیضہ میں اتنے اسباب ہوتے ہیں۔

(۱) ضعف معدہ (۲) خرابی صحت (۳) بد ہضمی (۴) ہوا کا دباؤ ہونا (۵) نیچے اور نمدار مکان کی سکونت (۶) گرمی یا موسم خزاں وغیرہ وغیرہ، مگر اس مرض کا متعدی ہونا، اور ایک خاص قسم کی کمی ہوا کا پھیل جانا اس کا سبب مستقیم قرار دیا جاتا ہے، اور بوجہ ترتیب میں سب سے آخر، مرض سے اقرب ہونے کے اسی کا ذکر کیا جاتا ہے، بس ویسا ہی یہاں پر بھی خیال کیجئے۔

اور یہ بھی ہے کہ لوگ سبب قریب اور سبب بعید میں امتیاز نہیں کرتے، جو سبب بعید باوجود دور کر دینے کے پھر بھی سبب قریب اپنا عمل بدستور کرتا رہتا ہے۔ مثلاً پیاس کی خواہش فقط اس باعث سے پیدا ہوتی ہے کہ انسان کے نظام بدنی میں تری کی کمی واقع ہو جاتی ہے، مگر گرمیوں میں آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ بعض لوگ جس قدر پانی اور برف پیتے جاتے ہیں، اسی قدر ان کی پیاس اور زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ تری کی کمی سبب اولین ہوتی ہے جس سے منہ اور گلے میں حموی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اب گو کہ سبب اولین دور کر دیا جاتا ہے مگر باوجود اس کے وہ حموی حالت جو سبب قریب ہے قائم رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے پیاس برابر نئی رہتی ہے۔

بس اسی طرح اعضاء رئیسہ کے وہ دوسرے امراض جو اسباب اولین تھے، جن میں عموماً ان اعضاء کو کمزوری لاحق ہو جاتی ہے، وہ دفع بھی کر دیئے جاتے ہیں مگر ان کی کمزوری جو سبب قریب ہے، قائم رہ جاتی ہے جس سے باہ میں ضعف برابر بنا رہتا ہے، اور لوگ اس غلطی

سے بچنے کی مطلق کوشش نہیں کرتے، اس لئے اعضاء ریسہ و شریفہ کی کمزوری کو خصوصیت کے ساتھ ضعف باہ کے اسباب میں ذکر کیا جاتا ہے۔

ضعف دماغ سے

چونکہ انسان کو جس شے نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کی وہ ایک نرم ^{متخلخل سفید} رنگ کی دماغی ساخت ہے جو تمام قوتوں کا خزانہ ہے۔ اور حیرت انگیز ملکات کا مجمع، جملہ لذات اور خواہشات کا مخزن، نفس ناطقہ کا مسکن، اور احساسات کا مرکز ہے، سارے بدن کی حرکات کا مبداء، اور ہر قسم کے اعصاب کا سرچشمہ ہے، جو سب طرح کے تاثرات سے متاثر ہوتا ہے۔ اور ہر قسم کے احکامات کو صادر کرتا ہے۔ اعصاب کے ذریعہ اعضاء کو قوت، حرکت پہنچاتا ہے، اعضاء تناسل میں خیزش و انتشار پیدا کرتا ہے اور اس کو عمل میں لاتا ہے۔

اسی واسطے صالح قدرت نے نہایت حفاظت کے ساتھ سر کی ہڈی کے اندر جس کو کھوپڑی کہتے ہیں، دماغ کو محفوظ کیا ہے، اور پھر اس کو تین جھلیوں کے غلاف سے ملفوف کیا ہے، تصویر دماغ نمبر ۱۔ دو، کے نقشے کو غور سے ملاحظہ فرمادیں۔

اس لئے جب دماغ کمزور یا ماؤف ہو جاتا ہے، تو اس کی کمزوری و خرابی ہر قسم کے نظام عصبی کے ضعف کا باعث ہو کر ضعف باہ کی موجب بن جاتی ہے، بلکہ اعضاء تناسل کی وضع اور ساخت تک خراب کر دیتی ہے، جیسا کہ مشاہدات سے ثابت ہو چکا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر لاری نے لکھا ہے، کہ جب دماغ کے اس حصہ (دماغ صغیرہ) میں چوٹ لگ جاتی ہے، تو شروع شروع میں شہوت بہت زیادہ ہو جاتی ہے، لیکن جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے، کم ہوتی جاتی ہے۔ جس طرف مرض ہوتا ہے اُدھر کا حصہ بھی چھوٹا پڑ جاتا ہے۔ جب سارا دماغ صغیر بتلائے مرض ہو جاتا ہے تو پھر دونوں حصے بیمار ہو جاتے ہیں، اور پتلے پڑ جاتے ہیں، اور اس پر ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ مصر میں ایک سپاہی تھا، اس کے سر کے پچھلے حصہ میں لکڑی کا ایک ٹکڑا جا کر لگا جس سے خیال پیدا ہوا، کہ دماغ کے پچھلے حصہ میں ورم پیدا ہو گیا ہے، اسے اس قدر افاقہ ہو گیا کہ فرانس میں جو اس کا وطن تھا، وہاں اسے بھیجا گیا، کئی سال بعد وہ پھر ڈاکٹر لاری کے علاج میں آیا، اس وقت معلوم ہوا کہ اس کے اعضاء تناسل ایسے چھوٹے ہو گئے تھے۔ جیسے

شیر خوار بچے کے ہوتے ہیں، نہ قوت نعوظ رہی اور نہ خواہش جماع۔

علامات

درد سر، دوران سر کی شکایت اکثر رہتی ہے، حافظہ خراب، بصارت میں کمی صحبت کی خواہش بہت کم، بوقت جماع لذات شہوانیہ اور حظ مباشرت کا نہ محسوس کرنا، انزال کے وقت خیالات پر اگندہ رہنا، ہر قسم کی جسمانی ریاضت شاق معلوم ہونا، زیادہ بول چال، بار خاطر گزرتا، چہرہ سفید، پھیکا پڑ جانا، ہاتھ پاؤں میں تشنجی کیفیت کا پایا جانا وغیرہ وغیرہ۔

علاج

اس صورت میں پہلے اصل سبب کو دور کریں اور اس کے بعد ایسے نسخہ جات استعمال کئے جائیں جو مقوی باہ ہونے کے علاوہ مقوی دماغ بھی ہوں جیسا ذیل میں درج کئے جاتے ہیں، یا ایک وقت ایسی دوا دی جائے جو مقوی باہ ہو، اور دوسرے وقت وہ دوا استعمال کرائی جائے جو مقوی دماغ ہو۔

(۵) نسخہ: دار چینی، قرنفل، سنبل الطیب، اسارون، بسباسہ، کبابہ، سعد، قرفہ، دار قفل، عود، جوز بوا، نار مشک، عنبر اشہب، زعفران، ہر ایک ساڑھے چار ماش، مشک ساڑھے پانچ رتی، زنجبیل، بوزیدان، قسط شیریں، مغز حب الزلم، درونج، حب بلساں، حب البان، قفل سفید، مغز تخم خربوزہ، مغز تخم خیارین، تخم گذر، تخم پیاز، تخم شلغم، تخم کوچ، (رطبہ) خشکاش سفید، خشکدانہ، دو قو، تخم ترتیزک، تخم شبت، تخم گندما، تخم ہلیون، خشک (مربی) ہر ایک سات ماش، شتاقل، خولجان، ثعلب، بہن سرخ، بہن سفید، دج ترکی، تودری سرخ، تودری سفید، لسان الصافیر، ستوقور ہر ایک ساڑھے دس ماش، نار جیل، حبہ الخضر، مغز بادام، مغز پستہ، مغز چلغوزہ، مغز پنہ دانہ، کنجد مقشر، ہر ایک دو تولہ چار رتی، کوٹ پیس کر سہ چند شہد کے ساتھ لیوب بنائیں، اور پانچ ماش سے سات ماش تک صبح کو کھتے قلعی دو برنج اس میں ملا کر ماء اللحم خاص الخاص پانچ تولہ کے ساتھ استعمال کی جائے۔

فائدہ: دل اور دماغ و اعصاب کو قوت دیتا ہے، مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ باہ کو بہت قوت دیتا ہے، چہرہ کارنگ سرخ کرتا ہے اور اعضاء ریسہ کے ضعف یا غلط کاری سے

بعض اعضاء میں جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو دور کرتا ہے۔

نسخہ ماء اللحم خاص الخاص نمبر ۱۰ میں دیکھو۔

(۶) نسخہ: بابونہ ڈیڑھ تولہ، زنجبیل، قلفل سیاہ، قلفل دراز، آملہ مقشر، ہلیلہ سیاہ،

شیطرح ہندی، زرادندہ حرج، خصیۃ الثعلب، بنج بابونہ، مغز چلغوزہ، نار جیل، ہر ایک تین تولہ،

مویز منقہ تو تولہ، سب ادویہ کوٹ چھان کر دو چند شہد کے قوام میں ملا کر معجون بنائیں۔ ساتھ

ماشہ یہ معجون، عرق بادیان و عرق مکو، چھ چھ تولہ کے ساتھ بوقت صبح استعمال کریں۔

فائدہ:- اعضاء رئیسہ و شریفہ کے لئے مفید ہے، دل و دماغ اور جگر کو قوت

بخشتی ہے، ہاضمہ کو درست کرتی ہے، قوت باہ کو بڑھاتی ہے، نسیان کو دور کرتی، اور قوت حافظہ

کو بڑھاتی ہے، درد کمر اور درد گردہ کے لئے بھی نافع ہے۔

ضعف قلب سے

چونکہ دل وسط سینہ، بلکہ اس کی نوک بائیں جانب کی پستان کے قریب، آدمی کی

مٹھی سے ذرا ہی بڑا، گوشت، عصب، الیاف، غشاء سے مرکب صنوبری شکل کا ایک عضو نہیں

ہے، جس کے دو حصے ہوتے ہیں، دائیں اور بائیں، اور پھر ہر ایک حصہ میں اوپر تلے دو خانے

ہوتے ہیں جو اوپر کے خانہ کو اُذن اور نیچے کے خانہ کو بطن کہتے ہیں، چنانچہ اس کا خاکہ آگے

دی گئی تصویر میں ملاحظہ فرمادیں۔

بس اس حساب سے دل کے دو اُذن اور دو بطن ہوئے، دایاں اُذن اور دایاں بطن،

دایاں اُذن، اور دایاں بطن، اور اسی بائیں بطن میں تولید روح ہوتی ہے جو خون کے شامل شریان

اعظم میں سے ہو کر تمام اعضاء بدن تک پہنچتی، اور جسم کے سارے حصوں کو خون پہنچاتی

ہے۔ خصلوں میں ایسے اجزائے جاتی ہے جو منی بننے کے لائق ہوتے ہیں، اور یہ ہی روح رواں

اور خون صفا، جو بائیں بطن میں پیدا ہو کر بذریعہ شریان اعظم، شریان حرقی تک اور پھر وہاں

سے شریان تناسلی باطن، تناسلی اعلیٰ، تناسلی غائر کے واسطے سے آلت کے جسم اصفنجی اجسام

اجوف وغیرہ میں آتی ہے، تو اس کی پرورش و افزائش استادگی، بالیدگی، سختی، تندی کا باعث

ہوتی ہے۔

الغرض جسم انسان کا ہر عضو، ہر عصب، بدن کا ہر ریشہ و ہر تار، تروتازہ ہوتا ہے، صحت اور تولائی، وافرانش اور قوت عملی کا سرچشمہ رہتا ہے، چہرہ گلاب کی سرخی سے چمکتا ہوا قدرت الہی کا آئینہ دکھائی دینے لگتا ہے، جب کہ قلب اپنی طاقت میں خون کے جملہ اجزاء سے ان کو بذریعہ شرائین سیراب کرتا ہے، اور حیات بخشتا ہے۔

کیونکہ وہ حرارت غریزی کا منبع، شرائین کا منت روح حیوانی کا سرچشمہ ہے، اس لئے دل کی کمزوری سے نہ صرف باہ ہی میں فتور واقع ہوتا ہے، بلکہ جسم انسان کا سارا کارخانہ سرد پڑ جاتا ہے، اور نہ کوئی دوسرا عضو اپنا متعلقہ کام انجام دے سکتا ہے۔

علامات

چہرہ متفکر و متردد نظر آتا ہے، نبض میں سستی اور کمزوری محسوس ہوتی ہے، تھوڑے ہی سے صدمہ میں دل پر خوف و غم طاری ہو جاتا ہے اور قلب اُچھلنے لگتا ہے، مجامعت کے بعد نہایت نقاہت معلوم ہوتی ہے۔ بسا اوقات بلا انتشار انزال ہو جاتا ہے، بدن میں گرمی کم ہو جاتی ہے، اور ایسے مریض دل کی دھڑکن کی اکثر شکایت کیا کرتے ہیں۔

علاج

نسخہ نمبر ایک اور نسخہ نمبر ۲ بھی اس میں مفید ہے، اور یہ نسخہ بھی ایسے مریضوں میں مجرب ثابت ہوا ہے۔

(۷) نسخہ :- مٹک تین ماشہ، عنبر دو ماشہ، کہریا شمع، بسد، یشب سبز ہر ایک تین تولہ، مروارید تین ماشہ، طباشیر سفید ایک تولہ، جملہ ادویہ عروق گلاب میں حل کریں، آبریشم خام سوختہ، الگ کھل کر لیں، پھر نبات سفید کا جملہ ادویہ سے سہ چند عرق گلاب، اور آب سیب شیریں میں قوام بنا کر زردی بیضہ مرض چار عدد لے کر روغن زرد میں بریاں کریں، ورق نقرہ چھ ماشہ، سب جواہرات قوام میں شامل کریں، اور معجون بنا کر بحفاظت تمام رکھیں اور اس سے تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک عرق گلاب دو تولہ کے ساتھ صبح شام استعمال کریں۔

فائدہ :- جسم کی جملہ کمزوریوں کو رفع کرتی ہے، دل اور دماغ کو قوت بخشتی ہے، اور مقوی باہ ہے۔

(۸) دیگر:- جدوار خطائی سوانوماشہ، گل سرخ فصلی چھ ماشہ، ناگر موٹھا پانچ ماشہ، قر نفل، مصطلکی، بالٹھرد، اسارون، خرفہ، ہر ایک تین ماشہ، زرنب (برہمی) زعفران، ہر ایک دو ماشہ، دانہ الاچھی خورد، بسباسہ، جوزبوا، ہر ایک ایک ماشہ، درونج چھ رتی، کبریا، صندل سفید، طباشیر، عود صلیب، فادزہر، مرجان، مروارید ناسفتہ، کشتہ یاقوت، مشک، عنبر، ہر ایک چار رتی، ورق طلا ایک و فری، مربہ آملہ ایک سیر، مربہ سیب تین پاؤ، مربہ بھی آدھ سیر، مربہ زنجبیل پاؤ سیر، مربہ ترنج خام ایک سیر شہد خالص آدھ سیر، دواؤں کو باریک پیس کر مربوں میں اچھی طرح گھوٹ لیں، پھر شہد ملا لیں، آخر میں ورق طلا اضافہ کریں، اور معجون بنا دیں اور تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک عرق عنبر پانچ تولہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

فائدہ:- اعضاء ریسہ کو تقویت دیتی، تفریح پیدا کرتی، اور خفقان و وحشت کو دور کرتی ہے اور مقوی باہ ہے۔

ضعف جگر سے

چونکہ جگر، سرخ سیاہی مائل جے ہوئے خون کی طرح مرکب ہے، گوشت، رگوں اور جھلی سے جو داہنے طرف پسلیوں کے نیچے معدہ کے اوپر واقع ہے، اس کی دو سطحیں ہوتی ہیں۔ ایک بالائی محدب اور ایک زیریں مقعر۔

بالائی سطح حجاب حاجز (پسلیوں) سے متصل ہے، اور زیریں سطح معدہ سے ملحق ہے، اور پانچ لو تھڑے ہوتے ہیں، جو ان میں سے بڑے لو تھڑے معدہ کی طرف مائل رہتے ہیں۔ چنانچہ نمبر ۲۷ تصویر جگر میں اس کے بعض تشریحی حصے صاف دکھائے گئے ہیں۔ ملاحظہ فرمادیں۔

اور یہ ایک عضو شریف ہے جو معدن ہے، روح طبعی کا اور محل ہے، طبع اور نفع اخلاط کا اور نسبت ہے اور دہ باب الکبد واجوف کا، جن کی شاخیں معدہ، طحال امعاء میں جاتی ہیں، اور اعضاء کی پرورش کے لئے دوران خون میں معاون و مدد ہوتی ہیں، اس لئے جس وقت جگر میں ضعف واقع ہو جاتا ہے تو اس وقت ان کے افعال و اعمال میں بہت کچھ فتور آجانے سے دوران خون میں سستی اور روح طبعی کی تولید میں کمی پڑ جاتی ہے، جس کا لازمی نتیجہ ضعف باہ اور آلت

کی کمزوری اور نرمی ہوتی ہے۔

علامات

ایسے مریضوں کے چہرے میں کم و بیش بھر بھراہٹ ہوتی ہے، اور بوجہ قلت خون کے چہرے اور آنکھ میں زردی یا سفیدی معلوم ہوتی ہے، اور کبھی کبھی جگر میں بوجھ اور درد بھی محسوس ہوتا ہے، ضعف ہضم، بھوک کی کمی، خرابی خون، پلکیں پھولی ہوئی، یہ علامتیں اکثر ایسے مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔

علاج

ہر مرض کا اصولی علاج یہی ہوا کرتا ہے کہ پہلے اس کے سبب کو دور کیا جائے، بدیں وجہ اگر ضعف باہ کا باعث کمزوری جگر ہے، تو ایسے مریضوں پر ذیل کے نسخہ جات کا استعمال از حد فائدہ بخش ثابت ہوا ہے۔

(۹) نسخہ :- ثعلب مصری، برادۃ قصب گاؤ، مغز سر کنجشک، چراۃ شیریں، گوکرو، کش خرم، ہر ایک ۹ ماشہ، تخم کرفس، تخم گذر، تخم شلغم، تخم شبت، تخم خربومہ، تخم خیارین، حب القفل، حب الزلم، نانخواہ، بادیان، مغز نار جیل، مغز چلغوزہ، بیج کرفس ہر ایک ایک تولہ، ۱۰ ماشہ، حبر ۹ ماشہ، مشک سوادوماشہ، بساسہ، قر نفل، قفل مویہ، عقر قرھا، کباب چینی، زنجبیل، خولجان، جوزیوا، گل سرخ، تخم خرفہ، دار قفل، تخم اسپت، تخم جرجیر، تخم پیاز، تخم گدنا، حب الرشاد، تخم انجیر، ہر ایک ساڑھے ۱۰ ماشہ، زعفران، کندر، مصطکی، عود ہندی، ہر ایک ۱۳ ماشہ، تخم ہلیون اصلی، بوزیدان بہمن سرخ، بہمن سفید، شقائق مصری، اندر جو شیریں، ہر ایک ۷ ماشہ، قد سفید ۵۲ تولہ، شہد سواسیر، جوارش تیار کریں، اور پانچ ماشہ مناسب بدرقہ کے ہمراہ بوقت صبح نہار منہ کھائیں۔

فائدہ :- دماغ و جگر، گردہ اور مثانہ کو قوی اور کمر کو مضبوط کرتی ہے، باہ کو قوی کرتی ہے اور منی بڑھاتی ہے۔

(۱۰) نسخہ ماء اللحم :- مرغ جوان ۵ عدد، زردک ۵ آثار، کنجشک زخانگی ایک صد عدد، شقائق، مصری ایک پاؤ، سیب سرقدی ۵ عدد، دار چینی ایک آثار، بطریق معروف

عرق کشید کریں، اور اس میں سے ہر روز سات تولہ نوش کریں۔

فائدہ:- دل، دماغ، معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے، حرارت غریزی میں ارتعاش پیدا کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرتا ہے۔ تقویت باہ کے لئے بہت مفید اور سہل نسخہ ہے۔
(۱۱) نسخہ:- گوند کیکر، کتیرا، گلنار، بنسلوچن، نشاستہ گندم، موچرس، خار خشک (گوکھرو) در شیر پروردہ، مصطلگی، مائیں، کہر باشمعی، کشتہ قلعی، ہر ایک چار ماشہ، گل ارمنی، ثعلب مصری، شقاقل مصری، اندر جو شیریں، پودینہ، پکھان بید، مایہ شتر عرابی، لودہ گجراتی، بانگھڑ ہر ایک تین ماشہ، تودری سرخ و سفید، بہن سرخ و سفید، ہر ایک ۹ ماشہ، پوست بنخ مولسری، پانچ ماشہ، پوست بنخ کچنال ۹ ماشہ، پوست بنخ جھربیری، پوست بنخ کیکر، پوست بنخ سنکھا ہولی، سنگھاڑہ خشک، ہر ایک ۵ ماشہ، دارنہ الاچھی خورد، ۶ ماشہ، کوٹ چھان کر ہموزن ادویات مصری ملا کر، اور ایک تولہ سنوف آب سرد کے ساتھ کھاویں۔

فائدہ:- یہ سنوف جریان کو بھی دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا، اور اعضاء ریسہ دل و دماغ اور جگر کو طاقت بخشتا ہے، نیز مسک ہے۔

ضعف معدہ سے

معدہ جو مشک کی شکل کا ایک عضو ہے (نمبر ۷۲ پر اس کا خاکہ ملاحظہ فرمادیں) جس میں دوسرے دو سوراخ، دو کنارے اور دو سطحیں ہوتی ہیں، وہ شکم کے بالائی اور درمیانی حصے میں واقع ہے اور اس کی ساخت میں چار طبقے اس طرح پر ہوتے ہیں کہ اوپر والا طبقہ بطور غلاف ایک آبدار جھلی کے ہوتا ہے جس کو طبقہ صفاقیہ کہتے ہیں۔

دوسرا طبقہ عضلاتی، ریشوں کا ہوتا ہے جو معدہ میں حرکت پیدا کرتا ہے، اور اس کو طبقہ عضلیہ کہتے ہیں۔ تیسرا وہ طبقہ ہے جو طبقہ عضلیہ اور طبقہ مخاطیہ کو ملاتا ہے، اس لئے اس کو طبقہ واصلہ کہتے ہیں۔ چوتھا طبقہ جو معدہ کے اندر ہوتا ہے، یہ ایک بلغمی جھلی کا طبقہ ہے جس کو طبقہ مخاطیہ کہتے ہیں اور اس میں شہد کے چھتے کی طرح خانے، اور ان خانوں میں رطوبت کی تراش کیلئے چھوٹے دہانے پائے جاتے ہیں، جو حقیقت میں ان دونوں قسم کی تالیدار چھوٹی چھوٹی گلیوں کے سوراخ ہوتے ہیں جن سے دو طرح کی رطوبت تراش پاتی ہے۔

(۱) ایک رقیق سیال، قدرے شور۔

(۲) دوسری ترش جو معدہ کی مخصوص رطوبت ہے، اور اسی رطوبت سے معدہ کی قوت ہاضمہ کا عمل وابستہ ہے، اور یہی رطوبتیں متحدہ طور پر غذا کے موادِ غازیہ کو تحلیل و ہضم کر دیتی ہیں، اور وہ ہضم شدہ مواد بذریعہ عروق کیلوسیہ و عروق مارسارقیہ (باب الکبد کے جگر اور قنات الصدر سے دل میں جا کر) مخصوص تغیرات کے ساتھ سب اعضاء کی تغذیہ و نمو کا باعث ہوتا ہے۔

بس معدہ کیا ہے گویا جسم انسان کے گھرانے کا ایک باورچی خانہ ہے، جس کے بگڑنے اور کمزور ہو جانے سے نہ اس میں غذا اچھی طرح پر ہضم ہوتی ہے، اور نہ اس غذا کے پرورش اجزاء جسم کے کنبہ کے لوگوں، یعنی مختلف اعضاء (جیسے دماغ، دل، پھیپھڑے، جگر، گردے، خصیہ، قصبہ وغیرہ) کی پرورش کے لئے کافی ہوتے ہیں، جس سے ان تمام اعضاء میں خرابی ہو جاتی ہے۔

یعنی دماغ جو کل اعضاء پر حکمراں ہے، ضعیف ہوتا ہے۔

دل جو حیات کا سرچشمہ ہے خالی ہونے لگتا ہے۔

جگر جو روحِ طبعی کا محل ہے ماند پڑ جاتا ہے۔

گردے، جو بدن انسان کے صفائی کے داروغہ ہیں، وہ بھی ہار کے بیٹھ جاتے ہیں، خصیہ اور قصبہ جو ازدیاد نسل انسانی کا ذریعہ ہیں، ست اور نرم پڑ جاتی ہیں۔

الغرض بقول سعدی علیہ الرحمۃ

جو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نمااند قرار

گو کہ دوسرے اسقام جسمی بھی ایک دوسرے کے لئے موجب اذیت ہوتے ہیں، مگر میرے خیال میں معدہ کی خرابی پر اس کا زیادہ تر اطلاق ہوتا ہے۔

علامات

ایسے ضعف باہ کے مریض جن کی باہ میں معدہ کی خرابی سے ضعف آگیا ہو، ان کے اشتہا میں فرق پڑ جاتا ہے، بھوک کم ہو جاتی ہے، قراقر، نفخ شکم، کبھی درد شکم، سینہ کا جلنا، کھٹی ڈکاروں کا آنا، منہ سے بد مزہ پانی چھوٹے رہنا، جی متلانا، کھانے کے بعد شکم میں بوجھ، اور

تکلیف کا محسوس ہونا، وغیرہ شکایات کا مریض اکثر شاکا رہتا ہے۔

علاج

چنانچہ ضعف معدہ و سقوط اشتہا کے مریضوں میں عموماً عصبی کمزوری کثرت شراب خوری، زیادہ خوری اور مجرب غذاؤں کا بہت استعمال، شب و روز آرام سے پڑے رہنا، وغیرہ اسباب ہوا کرتے ہیں، اس لئے پہلے ان کا تدارک کیا جائے، اور اس کے بعد موقع محل سے وہ ادویہ دی جائیں، جو مقوی باہ ہونے کے علاوہ مقوی اشتہا و معدہ ہوں جیسے۔

(۱۲) نسخہ: بانگھڑ، الاپچی کلاں، سلینجہ، دار چینی، کلجن، ناگر موتھا، لونگ، سونٹھ، گول مرچ، کوٹھ شیریں، حب بلساں، مگر، تخم مورد، چرائتہ شیریں، ہر ایک ۲ تولہ، مصطلی ۵ تولہ، سب ادویہ خوب باریک کوٹ چھان کر دو چند شہد میں بدستور معروف جوارش تیار کریں اور نہار منہ چھ ماشہ ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ کے استعمال کریں۔

فائدہ: اس جوارش کے بہت خواص ہیں، تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے اور خاص کر معدہ کو قوت اور اس کے درد کو دور کرتی ہے، طعام کو ہضم کرتی ہے۔

(۱۳) نسخہ: تخم ثبت (سویہ) تخم کرفس، اجوائن، تخم جرجیر (تراٹیزک) ہر ایک اماشہ، مصطلی، عاقرقرحہ ہر ایک ۵ ماشہ، زردرو (گلاب زیرہ) لونگ ہر ایک ۷ ماشہ کوٹ چھان کر برابر وزن شہد میں معجون بنائیں۔ اور ہر روز صبح کو چھ ماشہ ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ سے کھائیں۔

فائدہ: مقوی باہ و مقوی معدہ ہے۔

(۱۴) نسخہ: چوب چینی اعلیٰ ۳ تولہ، مروارید ناسفتہ، شیرہ آملہ، دار چینی، لونگ، جاتفل، جوتری، سونٹھ، مرچ سیاہ، شقاقل مصری، ہر ایک ۹ ماشہ، لاجورد، ریوند چینی، افسیمون، بانگھڑ، سمک صیدا (ریگ ماہی) ماہی روہیاں (جھینکا مچھلی) درونج عقربی، زرنباد (زرچکور) تخم گذر، تخم شلغم، تخم مولی، بہن سرخ، بہن سفید، تودری سرخ، تودری مرد، تخم اسپست (اگر میسر نہ آسکے تو تخم شلجم زیادہ کریں) گوکھرو ہر ایک ۱۳ ماشہ الاپچی خورد، مصطلی، عود قناری، مایہ شتر عرابی، مگر، ہر ایک ۱۰ ماشہ، زعفران، مشک تبتی، عنبر اشہب، بوزیدان، سورنجان، کباب چینی، خولنجان، قسط شیریں، سعد کونی، ہر ایک ۷ ماشہ، برگ بھنگ ۸ تولہ ۵ ماشہ، کوٹ چھان کر

رکھیں، اور گل گاؤزباں، بادرنجبویہ، غنچہ گل سرخ، چھڑیلہ، ہر ایک ۳ ماشہ ان کو بھی جوش دیکر صاف کر کے رکھیں، اور خشکاش سفید، مغز تخم خرپڑہ، مغز تخم خیارین، تخم کاسنی، تخم خرفہ مقشر، ہر ایک ۳ تولہ کا شیرہ مذکورہ بالا جو شامدہ کے پانی میں نکال کر آب بھی شیریں، آب سیب شیریں اور گلاب ہر ایک ۷ چھٹانک باہم ملا کر قد سفید، شہد مصفیٰ ۱۱ چھٹانک ۳ تولہ، بالناسفہ اضافہ کر کے توام بنائیں اور مغز بادام شیریں مقشر، مغز فندق، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ ہر ایک ۳ تولہ، باریک پیس کر اضافہ کریں اس کے بعد اول ادویہ باریک شدہ کو ملائیں اور معجون تیار کر کے رکھیں، خداک ۷ ماشہ سے اتولہ تک۔

فائدہ: دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ، مثانہ، دیگر اعضاء اور قوت باہ کو قوی کرتی ہے، نشاط لاتی ہے، منہ کو خوشبودار بناتی ہے۔

ضعف گردہ سے

گردے جن کو خداوند تعالیٰ نے بدن کی صفائی کے لئے داروغہ مقرر فرمایا ہے، یعنی سارے جسم کا خون صاف کرنا، اجزاء بول کو باریک تالیوں کے ذریعہ خون سے الگ کر کے جیب گردہ (حوض الکلیہ) میں جمع کرنا، اور پھر وہیں سے براہ جلیبین مثانہ میں بھیجنا، اور وہ خون جو پیشاب سے صاف کیا ہے اس میں جوہر حیات کو جو کلاہ سے حاصل کرتے ہیں، ملا کے بذریعہ عروق وورید کے اوپر کی طرف جسمانی تغذیہ اور روحانی ترقی کے لئے روانہ کر دینا، انہیں گردوں کا کام ہے۔

اور جب یہ کمزور ہو جاتے ہیں تو اس وقت اُن کے متعلقہ اعمال و وظائف میں بہت کچھ فتور ہو جاتا ہے، جس سے صرف جسم انسان کی آبادی میں گند، اور خرابی، تباہی و بربادی نہیں ہوتی، بلکہ اس کے بالواسطہ یا بلاواسطہ، کاموں کا وسیع اثر جوہ قدرتی اشیاء میں طرح طرح کے تغیرات اور نئی نئی ایجادات کرتا ہے، وہ بھی درہم برہم ہو جاتا ہے۔

کلاہ گردہ

جس سے گردے جوہر حیات حاصل کرتے ہیں، یہ چھوٹی چھوٹی دو گلٹیاں ہیں، جو

ٹوپی کی طرح ایک خانہ دار جھلی کے ذریعہ سے گردوں کے بالائی سروں پر چسپاں رہتی ہیں، تصویر نمبر ۷۲ سے اس کا خاکہ ملاحظہ فرمادیں۔

وظائف کے لحاظ سے اور قیام صحت و بقائے حیات کے لئے یہ دونوں گلٹیاں نہایت اہمیت رکھتی ہیں، اور اپنے تغیرات ساخت کی وجہ سے اعضاء تولید و تناسل کے اعمال و وظائف میں بہت کچھ تبدیلیاں پیدا کر دیتی ہیں۔

مثلاً کسی جاندار کے جسم سے ان کو خارج کر دیا جائے تو اعصاب میں ضعف واقع ہو کر سارے جسم کے عصبی ڈھیلے اور شریانوں کی عصبی قوت ست ہو جاتی ہے اور آخر کار نہایت کمزور و لاغر ہو کر تین چار دن میں مر جاتا ہے۔

اور جسم انسان میں جب یہ گلٹیاں خراب ہو جاتی ہیں، تو خون کی اصلی ترکیب میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔

اور دل میں کمزوری معلوم ہونے لگتی ہے، تمام اعضاء نحیف اور ست پڑ جاتے ہیں، چمڑے کا رنگ پیلا، یا کالا دکھائی دیتا ہے۔

اور اگر اوائل عمر میں اس کلاہ گردہ کے بیرونی حصہ پر کوئی رسولی ہو جائے یا بڑھ جائے اور اس سے اس کا جوہر زیادہ تراوش پا کر برابر خون میں ملتا رہے تو جسم بہت بڑھ جاتا ہے اور آدمی بہت جلد بالغ ہو جاتا ہے۔

عورتوں میں دو تین سال کی لڑکی قد و قامت میں ۱۳-۱۴ سالہ لڑکی معلوم ہوتی اور جوانی کی علامتیں اس میں پائی جاتی، خون حیض اس کو آنے لگتا ہے۔

اور مردوں میں چھ سال کا ایسا لڑکا جس کے کلاہ گردہ کے بیرونی حصہ میں رسولی بڑھ گئی ہو، وہ چند ہی مہینوں میں بالغ ہو کر چھوٹا موٹا مرد بن جاتا ہے، داڑھی موچھیں نکل آتی ہیں، اولاد پیدا کر سکتا ہے۔

جس سے یہ صاف معلوم ہو گیا کہ گردوں کے اعمال اور کلاہ گردہ کے جوہر کو تولید مادہ اور تقویت اعضاء تناسل میں بہت کچھ دخل ہے، اور ان کے درمیان باہم ایسے زبردست تعلقات ہیں کہ ایک دوسرے کو متاثر کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے، اس لئے ضعف گردہ سے ضعف باہ کا ہونا بدیہی امر ہے۔

علامات

کمر میں، مقام گردہ پر کبھی کبھی درد ہوتا ہے، اور یہ شکایت عموماً اس وقت زیادہ محسوس ہوتی ہے، جب مریض جھکتا ہے یا کروٹ بدلتا ہے۔ پیشاب کی حاجت بار بار، مگر غسالی رنگ کا اور کم مقدار میں خارج ہوتا ہے، جماع کی خواہش بہت کم ہوتی ہے، اور جلد کی رنگت میں زردی یا سیاہی آجاتی ہے۔

علاج

اگر ضعف گردہ کی علامات شدید پائی جائیں اور ہاتھ پاؤں میں سوجن پیدا ہو گئی ہو یا سارا جسم منبج ہو گیا ہو۔ تو اس حالت میں صرف گردوں کی اصلاح مقدم رکھیں، اور اس کے بعد ایسے نسخوں کا استعمال کرائیں جو مقوی گردہ ہوں، جیسے۔

(۱۵) نسخہ: تخم گذر، تخم کرفس، تخم اسپست، نانخواہ، بادیان خطائی، مغز تخم چلغوزہ،

مغز تخم خیارین، پوست بیج کرفس ہر ایک، ایک تولہ ۱۰ ماشہ، عاقرقرحہ، تاج قلمی، زعفران، مصطلی رومی، عود خام، ہر ایک ۷ ماشہ، بسباسہ، قرنفل، کباب چینی، قنفل سیاہ ہر ایک ۱۰ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر، دواؤں کے برابر قند سفید اور دو چند شہد کے قوام میں ملا کر حسب معمول جوارش تیار کریں، اور ۷ ماشہ ہمراہ عرق بادیان ۱۲ تولہ بوقت صبح کھائیں۔

فائدہ: گردوں اور کمر کو قوی کرتی ہے، قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ منی پیدا کرتی ہے۔

اور نسخہ نمبر ۹ بھی اس کے لئے مفید ہے۔

(۱۶) دیگر: مغز بادام شیریں مقشر، مغز فندق، دار قنفل، مغز چلغوزہ، مغز چرونجی،

کنجد سفید، تخم خشکاش، مغز حب القنقل، مغز حبہ الخضر، دار چینی، خولجان، موچرس ہر ایک ۳ تولہ، مغز نار جیل، بہن سفید، بہن سرخ، تووری سرخ، تووری سفید، دانہ الاچھی خورد، الاچھی کلاں، ہر ایک ۳ ماشہ، کشمش ۶ ماشہ، مویز منقہ ۶ ماشہ، چھوہارا ایک تولہ، شقائق، تخم کرفس، اندر جو شیریں، درونج عقرنی، پودینہ خشک، مصطلی، بسلوچن، تالمکھانہ، کباب چینی، بسباسہ، زنجبیل، پوست ترنج، گوگرد، دودہ میں تین مرتبہ تر و خشک کیا ہوا، لونگ، تخم گذر، تخم شلغم، تخم بلوچ، تخم کنوچ، زرنباد، میدہ لکڑی، ہر ایک دو ماشہ، سنبل الطیب، عنبر اشہب ہر

ایک ایک ماشہ، چوب چینی دو تولہ، چار ماشہ، کھیتھ دو ماشہ، قند سفید سولہ تولہ چار ماشہ، ترنجبین سفید نصف پاؤ، شہد خالص سفید سولہ تولہ چار ماشہ، زعفران ایک ماشہ، اول ترنجبین کو پانی میں جوش دیکر صاف کریں، اور قند اور شہد ملا کر قوام تیار کریں، اور جملہ ادویہ کوٹ چھان کر شامل کریں، زعفران کو بید مشک میں حل کر کے بعد ازاں اضافہ کریں۔ مقدار خوراک ایک تولہ ہمراہ شیر۔

فائدہ: گردہ اور مثانہ کی کمزوری کو دافع اور مقوی باہ ہے۔

(۱۷) نسخہ: مغز پستہ، مغز بادام، مغز فندق، مغز حبہ الخضر (اس کے عوض مغز بادام زیادہ کریں، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، مغز حب الزلم، (اگر دستیاب نہ ہو سکے تو مغز پستہ زیادہ کریں) ماہی روپیاں (جھینگا مچھلی) خولجان شقاقل مصری، بہن سفید، تودری سفید، سونٹھ، کنجد سفید مقشر، دار چینی ۷ ماشہ، بانجھڑ، ناگر موٹھا، لونگ، کباب چینی، حب قفل، (اس کے عوض تخم خشخاش زیادہ کریں) تخم گذر، تخم ترب (مولی کے بیج) تخم شلغم، تخم پیاز، تخم اسپست، تخم ہلیون، اندر جو شیریں، درونج عقربی، زرنباد (زرچکور) ہر ایک ۱۰ ماشہ، جانفل جاوتری، چھڑیلہ، دار قفل ہر ایک ۷ ماشہ، ثعلب مصری، انجیر تازہ، مغز کنجشک ز، تخم خشخاش ہر ایک ۳۵ ماشہ، قضیب گاؤ (تازہ بیل) سوہان زدہ، سورنجان، نعناع (پودینہ) خشک ہر ایک ۱۴ ماشہ، مایہ شتر عرابی، زعفران، مصطکی، ہر ایک ۱۳ ماشہ، عود خام ۹ ماشہ، ورق طلا ۳۰ عدد، ورق نقرہ ۵۰ عدد، عنبر اشہب ۴ ماشہ، مشک خالص ۲ ماشہ بہ طریق معروف سے چند شہد میں معجون تیار کریں۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔

فائدہ: گردہ کو گرم کرتی ہے، منی بڑھاتی ہے، باہ کو زیادہ کرتی ہے، دل و دماغ کو قوت بخشتی ہے، اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔

تمام جسمانی کمزوری کی وجہ سے

عام اس کے کہ وہ جسمانی کمزوری لاغری کی شکل میں ہو یا موٹاپے کی صورت میں لاغری کی شکل میں چونکہ حرارت کی شدت اور خشکی کے غلبہ سے رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں، قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں، غذا کا استحالہ اچھی طرح سے ہونے نہیں پاتا، جس سے

بدن پر تحلیل کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ خون کی پیدائش کم ہو جاتی ہے اور اس میں پرورشی اجزاء زائل ہو جاتے ہیں، جس سے گوشت، چربی، وغیرہ تحلیل کر آدمی لاغر ہو جاتا ہے، اور اس کے سارے بدن میں کمزوری واقع ہو کر ضعف باہ کا موجب بنتی ہیں۔

موٹاپے کی صورت میں، چونکہ اس حالت میں جسم کی تمام بافت بوجہ عیش عشرت و عدم ریاضت کے چربی میں بدل جاتی ہے یا روغنی غذا کے کھانے سے اس وقت خون میں چربی زیادہ آجاتی ہے جس سے تمام اعضاء کی ساخت میں چربی جمع ہو جاتی ہے، اور وہ بڑھ جاتے ہیں ان کی شکل میں فرق پڑ جاتا ہے، اور تمام بدن موٹا ہو جاتا ہے۔ دوران خون مدہم ہو جاتا ہے جسم میں غنوت پیدا ہونے لگتی ہے اور روح کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے رگیں دب جاتی ہیں، جس سے ہوا کے لئے ان میں گنجائش نہیں رہتی۔ ان میں منی کم بنتی ہے، رطوبت کی کثرت ہو جاتی، بدن میں گوشت بڑھ جاتا ہے، جو قزیب کی جڑ کو لے کر اسے چھوٹا کر دیتا ہے اور رحم کے منہ تک نہیں پہنچے پاتا، اس لئے ایسی فریبی کو اولاد سے بھی محروم کر دیتی ہے اور سارے اعضاء ست اور سب عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اور وظائف اعضاء میں نہایت اتری پیدا ہو کر رفتہ رفتہ قوت باہ میں کمی آجاتی ہے۔

علامات

چونکہ ایسی حالت میں اعضاء ریسہ و شریفہ کمزور ہوتے ہیں، یعنی دماغ، قلب، جگر، گردے، معدہ، خصبے وغیرہ سب کے اعمال و وظائف میں کم و بیش نقصان واقع ہو جاتا ہے اس لئے ایسے مریضوں میں قریب قریب ان سب کے ضعف کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

علاج

شکل اول: کے علاج میں ایسی غذائیں دی جائیں جو جزو بدن کی طرف سرلیح الاستعمال ہوں، اور جن سے خون میں پرورشی اور روغنی، نشاستہ دار اجزاء زیادہ مقدار میں پیدا ہوں، کیونکہ خون تمام بدن میں دورا کرتا ہے، ہر ایک عضو کے اندر سے ہو کر گزرتا ہے اور ہر ایک عضو کی ساخت کو اس کی ضروریات کے مطابق غذا پہنچاتا ہے، مثلاً جب خون ہڈی میں سے گزرتا ہے تو ہڈیوں کو چونے کے اجزاء پرورش کے لئے دیتا ہے، اور جب پستانوں میں سے

گزرتا ہے تو ان میں دودھ کے اجزاء چھوڑ جاتا ہے، اور اگر چربی میں گزرتا ہے تو اس میں چربی کے اجزاء رکھ جاتا ہے، اور جب خصلوں میں سے گزرتا ہے تو وہاں پر مٹی بننے کی اجزاء دیدیتا ہے، الغرض خداوند عالم نے خون کے اندر سب طرح کے سامان مہیا فرما رکھے ہیں، اور اسی سامان سے اس انسانی مشین کے سارے کل پرزے چلتے ہیں، اس لئے اس صورت میں ایسی اغذیہ اور وہ ادویہ کھلانا چاہئے جن سے خون کے اندر کل اعضاء کے لئے پرورش اجزاء پیدا ہوں۔

اب ہم ذیل میں بعض اغذیہ و ادویہ کی جماعت بندی اس طریقے پر درج کرتے ہیں جن سے سمجھدار آدمی بہت کچھ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

مقویات عمومی

اغذیہ مطلق

جو مادے کی وجہ سے تاثیر کرتی ہیں، اور بدن کی قوت ان پر غالب ہو کر بدل مانتھل بنا دیتی ہے، جیسے بویام کی بخنی، اور ہلسا مچھلی جو گہرے دریا کی ہو اور مصالے کے ساتھ گھی میں تلی ہوئی، اور ہر قسم کے شوربے اور انڈے کی زردی کچی یا نیم برشت یا نیم جوش، مرغ کا قورما، ارہر کی کھجڑی پیاز سے سرخ کی ہوئی گھی ملا کر پنیر اور شوربے کے ساتھ پلاؤ، ہرا بوٹ، ہر مٹر، آلو، اُرد کی دال، پراٹھا، دودھ، امرتی، ربڑی، میتھی کا ساگ، گاجر، شلجم، چقدر، بیٹھا گھیا، وغیرہ وغیرہ۔

غذائی ادویہ

جو مادے اور کیفیت سے تاثیر کرنے کے بعد اس میں قواء بدنہ اپنے تصرفات سے ان کو بدل مانتھل بنا دیتی ہیں، جیسے آم، انگور، انجیر، کشمش، بادام، شرونجی، چلغوزہ، پستہ، اخروٹ کا مغز، ناریل کی گری، خربوزہ، تربوز، سپاٹو، شراب، فولاد وغیرہ وغیرہ۔

ادویہ غذائیہ

جن کی تاثیر بدن میں کیفیت اور مادے دونوں سے ہوتی ہے اور بہت تھوڑا حصہ اس

کا جڑ بدن ہوتا ہے، مگر جڑ بدن ہونے پر بھی اس کی کیفیت غالب رہتی ہے، جیسے پیاز، لہسن، اورک، دار چینی، دھنیا، زعفران، پودینہ، گول مرچ، وغیرہ وغیرہ۔

دواء مطلق

جو بدن میں صرف اپنی کیفیت ہی سے تاثیر کرتی ہے، اور بوجہ قدرے ملاے کی شمولیت کے معدہ کی حرارت اور برودت سے متغیر ہو کر پھر اپنی کیفیت کے غلبہ سے بدن کو متغیر کر دیتی ہے، ایسے ہینگ، افیم، کچلہ، بھلانواں، قاسنورس، کونین، بے برین، وغیرہ وغیرہ۔

مرکبات

ایسی غذاؤں اور دواؤں کا عرصہ تک استعمال کرنا چاہئے، کیونکہ جب ایک ناتواں شخص کو کسی مقوی غذا یا دوا کا استعمال کراتے ہیں تو اول اس کے معدے کا فعل درست ہوتا ہے اور بھوک بڑھ جاتی ہے، اور ہضم آسانی ہوتا ہے، اور دوران خون اصلی قوت کے ساتھ ہوتا ہے، غذائیت بدن کو بخوبی پہنچتی ہے، اور کیفیت جذبہ اچھی طرح ہوتی ہے، مختلف رطوبتیں حالت اصلی پر آجاتی ہیں۔ عضو کے مزاج کی حفاظت ہوتی ہے، اور اس کا قوام اعتدال پر رہتا ہے اور اس کے بعد اس میں ایسی قوت آجاتی ہے کہ فضول کو قبول نہیں کرتا اور حواس خمسہ میں تقویت آجاتی ہے، اور اخیر کو سب کل پرزے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

قطائف

یہ حقیقتاً کمزوروں اور لاغروں کی مخصوص غذا ہے، جو بدن کو فریبہ کرنے والی اور مولد خون، زود ہضم، کثیر الغذاء، اور مقوی جملہ اعضاء ہے، اور یہ وہ روغنی روٹی ہے جس میں گوندھے وقت قدرے روغن بادام، پستہ اور شکر سفید ملائی جاتی ہے، اور فولادی برتن میں اس کا خمیر اٹھا کر پکاتے ہیں اور استعمال میں لاتے ہیں۔

(۱۸) نسخہ حلوائے بے نظیر: گاجر سرخ رنگ، صاف شدہ ایک سیر، روغن زرد

سوا سیر، الاچھی سفید مسلم اتولہ، زعفران ۳ ماشہ، مغز بادام ۱۰ اتولہ، چھالیہ چکنی ۳ اتولہ، خستہ خرما اتولہ، ساگودانہ (جو بڑیش برآمد کے پانی میں تدبیر کیا گیا ہو) ۵ اتولہ، صدف مرواریدی ۶ ماشہ، (مرق کیوڑہ میں کھل کی ہوئی) مرہائے سیب ۱۰ اتولہ، دانہ الاچھی خورد ۵ اتولہ، دال نخود بریاں

۵ تولہ، خمیرہ گاؤ زبان سادہ ۱۰ تولہ، موصلی سفید ۲ تولہ، ثعلب مصری ۲ تولہ، شقائق مصری ۲ تولہ، بہمن سفید ۲ تولہ، بہمن سرخ ۲ تولہ، تودری سرخ ۲ تولہ، تودری سفید ۲ تولہ، مغز بنولہ ۲ تولہ، مغز تخم اونٹن ۲ تولہ، مغز فندق ۲ تولہ، مغز چلغوزہ ۲ تولہ، مغز پستہ ۵ تولہ، مغز نار جیل (ناریل) ۳ تولہ، مغز اخروٹ ۲ تولہ، ورق نقرہ ۲۵ عدد، زردی بیضہ مرغ ۲۵ عدد، اول گاجروں کو کدو کش سے باریک کر کے پاؤ بھر گھی میں بھونیں، اس کے بعد ایک سیر گھی خوب گرم کرنے بعد ٹھنڈا کر کے دو سیر قد سفید ہلائیں، پھر انڈوں کی زردی ایک ایک کر کے ملائیں، اور تھوڑے سے دودھ میں زعفران حل کر کے اضافہ کریں، بعد ازاں الاپچی مسلم، اور دانہ الاپچی خورد اور مغز بادام چھیل کر ڈالیں، اور خستہ خرما اور چھالیہ کو گائے کے دودھ میں مثل صندل گھس کر دونوں کو ایک دیکھی میں ڈال کر آگ پر چڑھائیں اور کچھ سے ہلاتے رہیں، جب گھی علیحدہ ہونے لگے تو ساگودانہ مدد باریک پیس کر ملائیں اور ۵ منٹ تک کچھ سے اور ہلاتے رہیں، اس کے بعد آگ پر سے اتار کر باقی ماندہ اجزاء پیس کر ملائیں۔ اگر مناسب حال سمجھیں تو مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ مشک خالص ایک ماشہ ورق طلا ۱۶ عدد اضافہ کریں، اس کی مقدار خوراک حسب ضرورت۔

فائدہ: یہ حلوہ دل و دماغ کو قوت دیتا ہے اور بدن کو موٹا بناتا ہے اور منی کو غلیظ کرتا اور اساک پیدا کرتا ہے، ان سب باتوں کے علاوہ پیشاب کی زیادتی کو بھی روکتا ہے۔

(۱۹) حلوائے گذر: گاجر سرخ شیریں صاف شدہ آٹار، چھوڑے گٹھلی نکالے ہوئے آدھ ٹار، دونوں کو گائے کے دودھ میں پکائیں، جب گل جائیں تو لکڑی کے گھوٹے سے خوب گھوٹیں تاکہ اچھی طرح باریک ہو جائیں، اس کے بعد آرد نخود بریاں ۳ تولہ، میدہ گندم ۳ تولہ دونوں کو گھی میں بھون کر شکر سفید ایک سیر، شہد خالص آدھ سیر کا توام کر کے چنے کا آٹا میدہ کے ساتھ شامل کریں، اس کے بعد گاجر اور چھوڑے اضافہ کر کے دو تین جوش دیں اور انڈے کی زردی ۲۰ عدد اہلی ہوئی داخل کر کے خوب مخلوط کریں، پھر مغز فندق ۳ تولہ، مغز بادام شیریں ۳ تولہ، مغز پستہ ۳ تولہ، مغز چلغوزہ ۳ تولہ، مغز نار جیل (ناریل) ۳ تولہ، ثعلب مصری ۱۰ ماشہ، خوشہ خرما ۱۰ ماشہ، گوکھر پروردہ ۱۰ ماشہ (یعنی دودھ میں تین مرتبہ تر کر کے خشک کیا گیا ہو) دار چینی قلمی ۱۰ ماشہ، سونٹھ ۱۰ ماشہ، خولجان ۱۰ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، مشک

خالص ۳ ماشہ، باریک پیس کر اضافہ کریں۔ ہر روز صبح کو ۳ تولہ ہمراہ دودھ پاؤ سیر استعمال میں لادیں۔

فائدہ: تقویت باہ اور منی پیدا کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہے، علاوہ اس کے بدن کو موٹا کرتا ہے اور درد کمر اور ضعف گردہ اور مثانہ کے لئے نہایت مفید ہے۔

(۲۰) نسخہ: بہمن سفید، بہمن سرخ ہر ایک ۸ تولہ، خولجان، جفت بلوط، عاقر قرحا ہر ایک اتولہ، شاہدانہ ۲ تولہ، کندر، مایہ شتر عرابی ہر ایک ۳ تولہ، ثعلب، اقا قیا، جوز، تخم شبت، سدہ ہر ایک ۵ تولہ، انیون ۲ تولہ، ایثروچین ایک ماشہ، ارگٹ آف رائی ۴ رتی، خبث الحدید ۷ تولہ، کشتہ عقیق ۳ تولہ کشتہ سے دھاتہ ۲ تولہ، کشتہ قلعی ۵ تولہ، کشتہ طلاء ۲ ماشہ، زعفران ۳ تولہ، شہد خالص تین پاؤ، ترنجبین ایک سیر، شہد، مصری سے چند اور ترنجبین کا توام بنا کر دوسری دوائیں باریک کر کے بطریق معروف معجون تیار کریں۔ دو ماشہ سے ایک تولہ تک، حسب برداشت ۳ ماشہ سے شروع کر کے نصف ماشہ روزانہ بڑھائیں۔

فائدہ: معدہ و امعاء کو تقویت دیتی ہے، ہضم کو بڑھاتی ہے۔ جریان کو بھی دور کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے، بدن کو موٹا کرتی ہے، اعضاء ریسہ کو قوت دیتی ہے، قبض کو دور کرتی ہے، اور صحت عامہ کو بڑھاتی ہے۔

(۲۱) نسخہ: مشک خالص ۳ ماشہ، عنبر اشہب، مصطکی رومی، ہر ایک ۹ ماشہ، زکچور، عود عرق، کبابہ خنداں، چھڑیلہ، بانگھرد، بہمن سرخ، بہمن سفید، شقائق مصری، تیج پات، دار چینی، زعفران، لونگ، بوزیدان، گل سرخ، بنسلوچن سفید، الاچھی خورد، الاچھی کلاں، علف ہندی، پوست ترنج، آیریشم مقرض، صندل سفید، برگ ریحاں تازہ، ناگر موتھا، تیج، دھنیا خشک، گاؤ زبان گیلانی کے پھول، سونف رومی، درونج عقرلی، پوست بیرون پستہ، ہر ایک اتولہ ساڑھے دس ماشہ، آب سیب ولائی تازہ آدھ سیر، آب اتار ترش عالمگیری ایک سیر، عرق بید مشک، عرق گاؤ زبان، عرق بادرنجبویہ ہر ایک ڈھائی سیر، گلاب قسم اول پانچ سیر، کوٹنے کی دوائیں کچل کر سب کو عریقات میں ایک رات ڈالے رکھیں، صبح کو پانی سیب کا، پانی اتار کا ملا کر اور سب چیزوں کو دیگ میں ڈال کر اور عنبر اور مشک مچھ میں بانٹھ کر عرق کشید کریں، مقدار خوراک ۲ تولہ ہمراہ عرق بید مشک ۳ تولہ بعد غذا۔

طیب کو موافق مزاج اور حالت کے اس عرق میں بعض تصرفات جائز ہیں، چنانچہ واسطے تقویت معدہ کے پانی بھی کا ایک سیر اور واسطے قوت اور گرمی پہنچانے معدہ کے بہار ترنج ایک تولہ، ساڑھے دس ماشہ، اور واسطے قبض شکم یعنی بند کرنے دستوں کے گل سنجید یا سنجید۔

فائدہ: دل اور دماغ اور اعضاء ریسہ کی تقویت میں بے نظیر ہے، اور واسطے دفع غشی کے نافع ہے، اور ناطقتی کو دور کرتا ہے، اور بدن میں بہت جلد قوت پیدا کرتا ہے۔

(۲۲) نسخہ: یا قوت زرد ساڑھے تین ماشہ، مشک نقرہ محلول، طلاء محلول، ہر ایک سوا پانچ ماشہ، زنجبیل، بسد، کہریا ہر ایک سات ماشہ، بہن سفید، بہن سرخ، شقائق مصری، قرفہ، بوزیدان، بساسہ، کبابہ، خولجان، اندر جو شیریں، الاچھی خورد وکلاں، سنبل الطیب، فرنجمشک، قرنفل، مصطکی رومی، سازج ہندی، عنبر اشہب، مروارید، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، عود خام، زعفران، بلیون ہر ایک اتولہ دو ماشہ، قصبہ گاؤ برادہ کیا ہوا، ڈیڑھ تولہ، روغن بادام شیریں پونے چار تولہ، بھنگ نو ماشہ، جملہ ادویہ کوٹ چھان کر سفید قند شہد خالص سے چند کے قوام میں شامل کریں، اور ایک تولہ صبح ہمراہ شیر نوش کریں۔

فائدہ: جریان کو بھی زائل کرتی ہے، قوت پیدا کر کے چست و چالاک بناتی ہے، مسکن بدن ہے۔

(۲۳) نسخہ: عنبر اشہب، دو ماشہ، مشک تین ماشہ، کہریا شمع، بسد، یشب سبز ہر ایک ۳ تولہ، مروارید ۳ ماشہ، طباشیر سفید ایک تولہ، جملہ ادویہ عرق گلاب میں حل کریں، آبریشم خام سوختہ اتولہ، الگ کھل کریں، نبات سفید جملہ ادویہ سے سے چند عرق گلاب کو آب سبب شیریں میں شامل کریں، اور قوام بنا کر زردی بیضہ مرغ ۴ عدد لے کر روغن زرد میں بریاں کریں، ورق نقرہ ۶ ماشہ، وجواہرات سب کو قوام میں شامل کریں، اور تین ماشہ سے ۵ ماشہ تک عرق گاؤ زباں ۱۲ تولہ کے ساتھ، کام میں لاویں۔

فائدہ: یہ معجون جسم کی جملہ کمزوریوں کو رفع کرتی ہے، دل اور دماغ کو قوت بخشتی ہے، اور مقوی باہ ہے۔

(۲۴) نسخہ: حب السنہ، بوزیدان، جوز جدم، حب القلقل ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، حب الکلب، سونٹھ، تاج، دار چینی، شقائق، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تودری سفید، تودری سرخ، خشخاش سفید، ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ، زعفران سات ماشہ، ناریل، آنا بالے کا،

آپنے کا ہر ایک ساڑھے ستائیس تولہ، مغز فندق، کتیرہ، روغن خیرہ ہر ایک ۲ تولہ کم آدھ سیر، بادام کی گری، آنا چاول کا، شکر سفید، قند ہر ایک آدھ پاؤ کم سیر، شہد جھاگ اُتارا ہوا پونے دو سیر، قند کو کوٹیں اور شہد میں ملائیں اور آگ پر رکھیں کہ خوب مل جائے، پھر نیچے اُتار کر اور دوائیں کوٹ کر چھان کر عنبر اور زعفران اس میں ملائیں اور زعفران کو گلاب میں حل کریں، اور شکر میں ملائیں اور آگ پر پکائیں اور روغن تھوڑا تھوڑا داخل کریں، اور خوب گھوٹیں کہ حلوا ہو جائے پس اس کو ساتھ پہلی دواؤں کے شامل کریں۔ ہر روز ساڑھے سترہ ماشہ تناول کریں اور بعد اس کے تھوڑے عرصہ میں حمام کریں۔

شکل ثانی

(فرہبی) میں، سب سے مقدم اور ضروری امر تو یہ ہے کہ ایسی اغذیہ سے پرہیز کیا جائے، جو روغنی یا شکر، یا نشاستہ دار اجزاء کو بمقدار کثیر خون میں پیدا کرتی ہوں، جیسے مچھلی، اٹھے، بھیڑ کا گوشت، صحرائی پرند، نان جو، اور اگر یہ پرہیز بار خاطر ہو تو اس وقت اس قسم کی غذا میں صرف اسی قدر کھائی جائیں جتنی کہ تندرستی اور قوت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ اور یہ نسخہ بھی اس کام کے لئے مفید ہے۔

(۲۵) نسخہ: سونف، اجوائن، تلی، زیرہ کرمانی، ہر ایک چودہ ماشہ، لکڑی لاکھ کی یا لاکھ دھوئی ہوئی سات ماشہ، دو نامردا، جوا کھار ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، کوٹ چھان کر سنوف تیار کریں۔ ہر روز ساڑھے ۳ ماشہ کام میں لاویں۔

فائدہ: بدن کو دبلا کرتا ہے۔

(۲۶) نسخہ: پھلکری، زرد اند مد حرج، پکھان بید، ہر ایک چھ رتی، سوادو چاول، دو نامردا پونے دو ماشہ، لاکھ دھوئی ہوئی، سندورس ہر ایک دو ماشہ، چھ چاول، کوٹ چھان کر سنوف تیار کریں۔ ایک ماشہ تین چاول کام میں لاویں۔

فائدہ: بدن کو دبلا کرتا ہے۔

اور تدابیر مذکورہ کے ساتھ ورزش، ریاضت بدنی بھی حسب برداشت طبع کرنا چاہئے۔ ویسا ہی آب گرم سے غسل بھی مفید ہوتا ہے۔ پس جب ان تدابیر سے فرہبی جاتی رہے گی تو اس وقت وہ ضعف باہ جو اس کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا، وہ بھی جاتا رہے گا۔

تیسرا باب

ضعف باہ بوجہ خرابی یا کمی منی سے

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے، کہ انسان میں حقیقی قوت باہ جس میں خیزش کی شدت جوش شہوانیہ کے ساتھ لذت و فرحت ہوتی ہے، وہ منی کے وجود اور اس کی کثرت کے باعث سے ظہور میں آتی ہے، چنانچہ عرصہ بعد جماع کرنے سے آلت میں جیسی سختی اور تندی پیدا ہوتی ہے وہ جلد جلد جماع کرنے پر نہیں ہوتی، وجہ اس کی ظاہر ہے کہ بار بار کے جماع کرنے سے منی کم ہو جاتی ہے، اس لئے آلت میں سختی اور تندی نہیں ہوتی۔

اور یہیں تک نہیں ہے، بلکہ مردانہ ہمت، دلیرانہ جرأت، بہادرانہ جوش، چہرے کی چمک، دماغی قوت، جسمانی طاقت کا دار و مدار بھی زیادہ تر اس کی بہتات پر ہے۔

کیا بدھیا گھوڑوں اور بیلوں میں وہ جوش کبھی پایا گیا ہے، جو اڑدا اور ساڈ میں ہوتا ہے۔ یا جو بہادری اور دلاوری جو اں مردوں میں ہوتی ہے، وہ کبھی خنکوں اور بیجروں میں پائی گئی ہے، ہرگز نہیں۔

تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایسی بین مثالوں کے ہوتے ہوئے پھر بھی اس حقیقت سے انکار کیا جائے، ممکن ہے کہ جن حیوانوں میں منی یا مستقر منی نہیں، ان کے لئے یہ استقراء صحیح ہو، مگر انسان کے لئے ایسا نہیں ہوتا، کیونکہ ذی روح اجسام اور ان کے اعضاء و اجزاء کے بعد افعال و تاثرات گرچہ ایک دوسرے سے مشابہت و مماثلت رکھتے ہیں، مگر پھر بھی ان کی صورت و ہیئت، ان کی طرح طرح کی طاقتیں اور مزاج، ان کی انواع اقسام کی خاصیتیں اور جذبات، ان کا میلان مذاق بالکل الگ الگ ہوتا ہے، جو ان میں ان متباہن عوارض اور مختلف خواص کی وجہ سے نہ تو نتائج مختلف مثالوں میں یکساں ظہور میں ہوتے ہیں، اور نہ ان کے تاثرات ایک عام کلیہ کے ماتحت میں آسکتے ہیں، اس واسطے انسان میں باہ صادق کے لئے منی اور اس کی کثرت تولید کی اشد ضرورت ہے۔

اوصاف منی اور اس کے ترکیبی اجزاء

صحیح منی، سفیدی مائل، لیسدار، قدرے گاڑھی رطوبت ہے، جس میں ایک خاص قسم کی بو پائی جاتی ہے اور ان تین اجزاء سے مرکب ہوتی ہے۔

(۱) آب منی، جو انڈے کی سفیدی کی طرح شفاف لیسدار پانی ہوتا ہے، جس کو سائل منویہ کہتے ہیں۔

(۲) داہنائے منی، یہ چھوٹے چھوٹے گول ذرے ہوتے ہیں، جن کو حبیبات منویہ کہتے ہیں جو ہر ایک دانہ قطر میں تقریباً $1/3000$ قیراط کے مساوی ہوتا ہے، اور ان سے منی کے کیڑے بنتے ہیں۔

(۳) کرم منی، جو $1/5000$ انچ کے قریب لمبے نہایت باریک اور بہت چھوٹے چھوٹے کیڑے ہوتے ہیں، جن کو حیوانات منویہ کہتے ہیں، اور بغیر خوردبین کے دکھائی نہیں دیتے، ان حیوانات کی شکل ایک بیضوی وضع کا چپٹا نوکدار جسم ہوتا ہے جو اس نوک کے ذریعہ بیضہ انٹی میں چھید کر کے گھستا ہے، اور اس جسم کے ساتھ ایک بہت ہی باریک لمبی سی دم ہوتی ہے، جس کو ذنب کہا جاتا ہے۔ اور اس دم میں ایک عجیب قسم کی خاص حرکت ہوتی ہے جس سے وہ اس رطوبت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے، یا عورت کے انڈے کے غلاف میں باریک سوراخوں کے ذریعہ جب گھس جاتا ہے تو اس دم کی حرکت سے آگے کو بڑھتا ہے۔

منی کا یہ حصہ ایک اہم ترین، قیمتی اور بقائے نوع کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے اگر اس مجموعے کے اندر یہ چیز نہ ہو تو جملہ نوع انسانی کی پیدائش و افزائش کے افعال بالکل باطل ہو جائیں، اور ان کا بطمان یقیناً فنا کے مترادف ہو، چنانچہ یہ ہر سہ اجزاء جو کیمیادی طور پر الگ الگ کئے جاتے ہیں، اور خوردبین سے مشاہدہ ہوتے ہیں، تصویر میں دکھائے گئے ہیں (تصویر نمبر ۲۶ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

منی کی خرابی یا کمی کے اسباب

چونکہ منی کی پیدائش بالغ ہونے کے بعد خسیوں کی باریک باریک نالیوں میں ہوتی ہے جن کا خاکہ نمبر ۲ کے تصویر نمبر B-C میں دکھایا گیا ہے، اور یہیں سے یہ زردہ مادہ خون سے الگ ہو کر بذریعہ مجری منی کے خزان منویہ میں جمع ہوتا ہے، اس لئے جب تک یہ اعضاء ہر طرح سے صحیح و سلامت اور جملہ قسم کے امراض سے پاک و صاف رہیں گے، اس وقت تک منی کی ترکیب و طبعی اوصاف میں کچھ بھی خلل نہیں ہوتا، کیونکہ ان اعضاء کے طریقہ عمل و قوت اثر کو تولید منی اور اس کی صحت میں بہت کچھ دخل ہے، مگر جس وقت ان اعضاء کی وضع اور ساخت میں نقص آجاتا ہے، تو اس وقت ان کے خصائص و وظائف میں بھی ابتری پیدا ہو جاتی ہے، جس کا پھر لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ منی کی تولید اور اس کی کیمیائی ترکیب میں خرابی آجاتی ہے۔

اس لئے ذیل میں ہم ان صورتوں کو کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہیں، جو منی کی خرابی اور اس کی کمی کا موجب ثابت ہوتی ہے، تاکہ اس اہم ترین چیز کا جس کا وجود نہ صرف تقویت باہ کا موجب ہے، بلکہ حیات انسانی کے لئے بھی ایک ضروری شے ہے، ہر طرح سے نگہداشت ہو۔

(۱) التهاب الخصیہ والتهاب البرنج

چونکہ اس صورت میں بوجہ سوزاک یا آتشک یا وجع الفاصل، نفرس وغیرہ کے تاثرات سے خون کی کیمیائی ترکیب میں تغیر و فرق ہو کر ایک غیر طبعی حالت پیدا ہو جاتی ہے، جس کے بعد خصیہ کے اندرونی طبقہ اور عروق مخرجہ کے مخاطی ساخت میں بتدریج تبدیلیاں ہونے لگتی ہیں، یعنی ان کی ساخت خون کے زیادہ آنے اور رطوبت ملف کی تراوش پانے سے بڑھ جاتی ہے اور جوں جوں خون وہاں بکثرت آتا جاتا ہے، ویسا ہی باریک شرائین بھی اس کی وجہ سے زیادہ پھیل جاتی ہے، خون گاڑھا ہو جاتا ہے اس کا دورہ سست اور ملف کی تراوش بہت بڑھ جاتی ہے، رگیں چونکہ خون سے لبریز ہو جاتی ہیں، اس لئے ان کی قوت انقباضی بھی جاتی رہتی ہے اور آخر کار خون کی خاصیت بالکل بدل جاتی ہے، جس سے خصیہ اور خصیہ فوقانی کی ساخت

دفعل میں خلل واقع ہو کر خرابی منی اور کمی تولید کا باعث ہو جاتی ہے۔
 اور کبھی اس کا سبب ورم غدة الاذن ہوتا ہے، جو کان کے پچھلے غدہ سے منتقل ہو کر
 خسیوں میں چلا جاتا ہے، ایسی حالت میں کان کے پیچھے کا ورم تو غائب ہو جاتا ہے، مگر خسیے
 متورم ہو جاتے ہیں؛ اور اس مرض کی اس خصوصیت سے متقدمین بھی واقف تھے اور شائد اس
 کی اس خصوصیت انتقالی ہی کو دیکھ کر انہوں نے یہ استدلال کیا ہو، کہ منی دماغ سے کان کے
 پیچھے کی دورگوں کے ذریعہ خسیوں میں آجاتی ہیں، اور اگر ان دورگوں کو منقطع کر دیا جائے، یا
 ورم، یا ذنبل پس گوش کو چیر دیا جائے، تو مریض نامرد ہو جاتا ہے۔

علامات

چار چیز ست لازم سوزش درد، گرمی و سرخی و آماس

ورم

چونکہ خون وہاں پر زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتا ہے، اور رطوبت ملفاویہ کی تراوش
 بہت ہوتی ہے، جس سے خسیوں کی ساخت بڑھ جاتی ہے، اس لئے ورم کی صورت نمودار
 ہو جاتی ہے۔

سرخی

چونکہ خون وہاں پر بکثرت آکر منجمد ہو جاتا ہے اور رطوبت اس سے الگ ہو جاتی ہے
 اس لئے خسیے سرخ نظر آتے ہیں۔

گرمی

چونکہ حالت صحت میں حرارت بدن، عروق شعریہ کے اندر خون کے متغیر ہونے
 سے پیدا ہوتی ہے، اور اس صورت میں خون عروق شعریہ کے اندر بہت زیادہ مقدار پر تیزی
 سے بدلتا جاتا ہے، اس لئے وہاں پر گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور دوم وہاں کے اعصاب بھی اس
 مرض میں شامل ہوتے ہیں، اور ان کے افعال کو تحریک ہوتی ہے، اس لئے گرمی زیادہ محسوس
 ہوتی ہے۔

چونکہ جب خون عروق میں زیادہ آنے لگتا ہے، اور رطوبت بہت تراوش پاتی ہے تو اس وقت اعصاب پر اس کا دباؤ پڑتا ہے، اس لئے درد معلوم ہوتا ہے، اور دوم عروق کے زیادہ پھیل جانے سے ان کے اندر کے اعصاب کی شاخیں بھی کھینچی اور تنگی ہیں، جس سے اذیت پا کر درد معلوم ہونے لگتا ہے۔

علاج

اس کے دفعیہ میں ایسی تدابیر کرنی چاہئے جو خون کی کثرت میں کمی ہو جائے، غذا ایسی دینی چاہئے، جو مولد خون نہ ہو، اور ہر طرح روحانی، جسمانی آرام و راحت پہنچائی جائے، مندزات کا استعمال بہت مناسب رکھا جائے، بلکہ جہاں تک ہو سکے مناسب ملیتات اور مسہلات کو دیکر امعاء کا تنقیہ کیا جائے، اگر تراوش ملف سے خصیہ اور خصیہ فوقانی کی ساخت میں زیادہ تناؤ پیدا ہو گیا ہو، اور اس کے دباؤ سے اعصاب میں درد، چھین، ٹیس بہت بڑھ جائے، تو اس صورت میں وہاں پر گرم پانی سے گرمی پہنچائی جائے، کیونکہ گرمی کا قاعدہ پھیلانے کا ہے، اور مقام ماؤف کی ساخت گرمی کے پانے سے پھیل جاتی ہے، کہ جس سے اعصاب پر کا بوجھ کسی قدر کم ہو جاتا ہے، اور درد کو آرام آجاتا ہے، اور دوم سوزش اور جلن میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو سبب اس کا تھا، وہ گرم پانی سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہاں پر ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے، جیسا جالینوس کا قول ہے کہ والماء الحار كثيراً ما يبرد من طريق تحليله الخلط الذى يسخن (کافہ)

چنانچہ اس امر میں یہ نسخہ نہایت لاجواب ہے۔

(۲۷) نسخہ: گل ٹیسو ۱۰ تولہ، آدھ سیر پانی میں خوب جوش دیں، پھر چھان کے

اور تھوڑا نو سادر دیسی اس میں ملا کر نیم گرم تقطیر کریں۔

اس تدبیر کے متعلق یہ ہے کہ اگر ابتداء میں یہ عمل کیا گیا، تو بجائے مفید ہونے

کے، الٹا نقصان دہ ثابت ہوگا، کیونکہ ایک تو خسیوں میں کثرت آمد خون اور اس کے بوجھ سے وہاں کی ساخت و شراہین کو پھیلانا، کشادہ کرنا، اس مرض کے خصائص میں سے ہے اور دوم جب وہاں پر گرمی پہنچائی جائے گی تو اس صورت میں خسیوں کی ساخت اور شراہین اور بھی

زیادہ پھیل جائے گی، اور اجتماع خون اور آب خون کی تراوش کے لئے وسعت مکانی اور بھی پیدا ہو جائے گی، جس کا نتیجہ پھر یہ ہو گا کہ خارجی گرمی کے ہٹتے ہی وہاں پر پہلے سے بھی زیادہ سوزش، جلن اور درد معلوم ہونے لگے گا۔

اس لئے بہتر یہ ہے کہ ابتدائی حالت میں جب خون کی آمد زوروں پر ہو تو اس وقت خصلوں پر برف کی تھیلی چڑھائی جائے، کیونکہ برف کے لگانے اور سردی کے پہنچانے سے فوطوں کی ساخت جو سکڑنے والی ریشہ دار بافت سے مرکب ہے، وہ سکڑ کر (جیسا موسم سرما میں ہوتا ہے) منافذ کو تنگ کر کے خون کی آمد کو روک دے گی، اور اس کا رجحان دوسری طرف ہو جائے گا اور ہو بہو وہی صورت پیدا ہو جائے گی جیسا امالہ میں ہوتی ہے، اور ساتھ ہی اس کے ایک ہلکا سا جلاب بھی دینا چاہئے۔ کیونکہ جلاب کے دینے سے اور دستوں کے آنے سے شریان الخصیہ پر امعاء کا دباؤ کم ہو جائے گا، جس سے اس واپس شدہ خون کو شریان اعظم میں شامل ہونے کے لئے کوئی امر مانع نہ ہو گا، اور دوم عام طور سے بھی دیکھا گیا ہے کہ دستوں کے آنے اور رطوبت کے خارج ہونے سے تمام جسم کے دوران خون میں کمی اور خون کے دباؤ میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

جیسا عموماً اجتماع خون فی الدماغ، یا سکتہ، یا دیگر سوزشی امراض کے شروع میں اس غرض کے لئے جلاب کا استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے ابتدا میں یہ تدبیر نہایت کارگر ثابت ہوتی ہے اور اس کے بعد یہ ضما د استعمال میں لایا جائے، جو اس امر میں انشاء اللہ از حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

(۲۸) نسخہ: اسپغول مسلم ۱۰ اتولہ، السی کوئی ہوئی ۳ اتولہ، تازہ پانی سوا سیر، آب کشیز ۱۰ اتولہ میں پکائیں، جب گاڑھا ہو جائے تو سرکہ آدھ پاؤ، چلین ۲ اتولہ ملا کے پان پر پھیلا کے درد کی جگہ رکھ کر پٹی باندھیں اور ۴ گھنٹے میں بدل دیں، دو چار بار کے بعد درد، سوجن میں کمی ہو جائے گی۔

تنبیہ: باندھتے وقت دوا نیم گرم ہو۔

(۲۹) نسخہ چلین: دھتورہ کانج اما کوٹ چھان کر وزن کر کے دھتورہ کے رس ۳ ما میں بھگوئیں، دو دن دو رات کے بعد سرسوں کا تیل ۱ ما، زیتون کا تیل اما ملا کر دھیمی آنچ پر پکائیں، اور ڈوئی سے چلاتے رہیں، جب اجزاء بھن جائیں، نہ خام رہیں، اور نہ سوختے ہوں، تو نچوڑ

کر چھانیں، چھنے ہوئے تیل میں ایفون ۲ تولہ (کتر کے پانی میں پکائیں، جب گھل جائے تو) ڈالیں اور دھیمی آگ پر چلاتے رہیں، جب انیم تیل میں بجائے اور پانی سوکھ جائے تو اتار کے چھان کر بوتل میں رکھیں اور مذکورہ بالا روغن گائے کی تلی کا گودا ماسفید موم ماسب ملا کر آگ پر رکھیں، جب موم اور گودہ پگھل جائے تو اتار لیں، گرمی کم ہونے کے بعد، روغن بیر وزہ ۸ تولہ (اسپرٹ ٹرپن ٹائین) سوئے کا تیل ماء یوکلپٹس آئل ماء روغن کافور ما آتبہ ہلدی کا مہین سفوف ماء پوست آگھ کا مہین سفوف ۴ تولہ لوبان ۴ تولہ، ولایتی رائی پسی ہوئی ۳ تولہ، بچھناک کا مہین سفوف ۲ تولہ ملا کر آدھ گھنٹے حل کریں اور بویام میں رکھیں۔

ہدایت: یہ مرہم ٹھنڈا ملنا چاہئے۔

اگر پیٹ پر لگانا ہو تو بال صاف کر کے رات کو تین ماشہ تمام پیٹ اور پیڑو پر ملکے پان رکھ کے پٹی باندھیں، صبح کو کھول دیں، بوقت ضرورت شدید صبح بھی باندھیں، اور شام کو کھولیں، اگر چوٹ سے درد یا سوجن زیادہ ہو جائے، تو پہلے برف سے ٹکور کر کے سوجن جانے کے بعد ملیں، اور حسب وزن مقررہ نسخہ مذکورہ بالا میں ملا کر کام میں لاویں۔

فائدہ: ضناد اجملہ قسم کے اوجاع و اورام میں مفید ہے۔

(۲) قروحی

چونکہ اس صورت میں خسیوں کے اندر ایک غلیظ مادہ آتا ہے کہ جس کی ساخت میں عموماً طوبت زجاجیہ اور نسح الحاتی کے مشابہ اجزاء پائے جاتے ہیں، اور جب یہ مادہ نھسے کے ارد گرد جمع ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ گوشت کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، کہ تغذیہ کے لئے وہاں پھر جو بھی آتا ہے اپنے میں جذب کرتا جاتا ہے، خسیوں کو بہت کم ملتا ہے۔

اس لئے خسیوں کی ساخت میں خرابی اور فعل میں فتور واقع ہو جاتا ہے، جس سے منی کی تولید و ترکیب میں نقص رہتا ہے، گرچہ یہ مادہ بعض آدمیوں میں پیدائشی بھی ہوتا ہے، مگر اس کا وقوع زیادہ تر مقامی طور پر دیکھا گیا ہے، جیسا بنگالہ، دکن میں یہ مرض بہ نسبت دوسری جگہوں کے بہت زیادہ دیکھنے میں آیا ہے۔

علامات

فوطوں کی بالائی جلد بہت موٹی ہو جاتی ہے، اور اس میں ورم سخت ہوتا ہے، بلکہ کبھی

پتھر کی طرح ہو جاتے ہیں، اور ان میں بہت درد معلوم ہوتا ہے۔

علاج

گرچہ اس کے متعلق طبی اور ڈاکٹری کتابوں میں بہت کچھ نسخہ درج ہیں، مگر حقیقت میں اس کا کارگر علاج سوائے دست کاری کے اور کوئی نہیں، ہاں دستکاری کے بعد خسیوں کا فعل درست رہنے کے لئے البتہ یہ نسخے مفید ہونگے۔

(۳۰) نسخہ: سونٹھ، شقاقل، خولجان، تخم جرجیر (تراٹیزک) تخم زردک (گاجر) تخم اونٹن، تخم بلیون، ہر ایک برابر وزن کوٹ چھان کر، شہد خالص، آب پیاز، سے کہ ہر ایک دواؤں کے برابر ہو قوام لا کر معجون بنائیں۔ اور ۹ ماہ استعمال کریں۔

چنانچہ معجون فلاسفہ بھی اس باب میں بہت فائدہ بخش ہے، پہلے معجون فلاسفہ کھا کے اوپر سے ایک عدد روزانہ جوان خسی کی خسیہ کی بخنی قدرے دار چینی، لونگ، تیزپات دیکر پی لیا کریں۔

(۳) سلعہ منویہ

اس مرض کی تعریف صرف اسی قدر کی جاسکتی ہے، کہ یہ ایک قسم کی رسولی ہے جس کی ساخت کا ایک مجتمع حصہ اپنی نشوونما کے لئے اجزاء کو ایسی جگہ سے حاصل کرتا ہے جہاں پر کہ یہ واقع ہے، یعنی خسیہ فوقانی ہیں، اور یہ ہی وجہ ہے کہ اس کی ترکیب میں حیواناتی منویہ بھی پائے جاتے ہیں۔

بس جب اس قسم کی رسولیاں انا بیب میں پیدا ہو جاتی ہیں، تو منی کا کچھ حصہ وہ اپنی ضروریات، حیات کے لئے اپنے میں جذب کر لیتی ہیں، اور کچھ حصہ ان کے بڑھنے اور راستہ مسدود ہو جانے سے وہیں رہ جاتا ہے، اس لئے یہ صورت قلت منی کا موجب ہو جاتی ہے۔

علامات

اس کی تشخیص نہایت مشکل ہے، کیونکہ مقامی طور پر نہ تو ان میں کوئی طرح کا التہابی درم ہوتا ہے، اور نہ کسی قسم کا درد، جو اس کی دلیل سمجھی جائے، مگر تاہم اتنی بات ضرور ہوتی ہے، کہ ایسے مریضوں کو بوقت انزال منی بہت کم خارج ہوتی ہے، جس کا سبب کوئی دوسرا نمایاں نہ ہوتے ہوئے عموماً یہی ہوا کرتا ہے۔

علاج

چونکہ یہ شکایت شاذ و نادر واقع ہوتی ہے، اور دوم اس کی تشخیص غیر متیقن ہونے کی وجہ سے تدبیر بھی مشکوک رہتی ہے، اور گاہے خود بخود رفع ہو جاتی ہے، اس لئے اس کے طرف چند اخیال نہیں کیا جاتا، مگر میرا خیال یہ ہے کہ

کسی نے جو بقراط سے جا کر پوچھا مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا
کہا دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا کہ جس کی دوا حق نے کی ہونہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں کہے جو طبیب اس کو ہڈیا سمجھیں

کیونکہ منی کے نہ نکلنے اور اناہیب منی کے بھرے رہنے کی وجہ سے خصیوں کی منی بنانے والی قوت معطل اور کمزور ہو جاتی ہے، جس سے آئندہ باوجود مرض مٹ جانے کے پھر بھی قوت مغیرہ طبعی طور پر اپنا کام نہیں انجام دیتی، اس لئے ایسے مریضوں کو کھانے کے لئے، مغز تازہ جیل دو تولہ، مال مصری کے ساتھ کھا کر اوپر سے شیر گاؤ تازہ، تھن کے نیچے کا، دوہا ہوا، گرم گرم نوش کرنا از حد فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔

(۴) صغرا لخصیتین

گرچہ استقرار حمل کے لئے چھوٹے خھسے بھی بس ہوتے ہیں، مگر تندی و انتشار قضیب اور کثرت تولید کے لئے کافی نہیں ہو سکتے، چونکہ اس حالت میں ان کے معمولی ساخت کے اجزاء مقدار میں گھٹ جاتے ہیں، یا تعداد میں کم ہو جاتے ہیں، جس سے طبعی کام انجام نہیں دے سکتے، اس لئے کمی تولید کا موجب بن جاتے ہیں، اس کا سبب یا تو دباؤ ہوتا ہے، عام اس کے کہ وہ دباؤ بافت پر پڑنے سے ہو، یا وہاں تک خون پہنچانے والی شریان و اعصاب کے دبے سے ہو، جیسا عموماً کثرت سواری اسپ و بانسکل میں دیکھا گیا ہے، یا جیسا ہمیشہ لنگوٹ کے رہنے میں ہوتا ہے۔

کیونکہ جب بافت پر دباؤ پڑتا ہے تو وہ پچک کر اس قابل نہیں رہتی کہ خصیوں کے اندر اجزاء پر محیط ہو سکے، ان پر غلاف بنائے، انکو سہارا بخشے، ایک دوسرے میں ارتباط قائم رکھے، اور جب شریان و اعصاب دب جاتے ہیں تو وہاں پر خون کی آمد کچھ کم ہو جاتی ہے، تغذیہ

کے لئے اجزاء کم پہنچتے ہیں، اس لئے اجزاء کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔

یا اس کا سبب حرام مغز کا ماؤف ہو جانا ہے، کیونکہ جب حرام مغز ماؤف ہو جاتا ہے، تو وہ نظام عصبی جو تغذیہ و نمو کے لئے ان میں خون پہنچاتا ہے، باطل ہو جاتا ہے، جس سے وہاں خون کی آمد میں کمی ہو جاتی ہے، اس لئے اس کا نتیجہ پھر وہی ہوتا ہے جو کمی خون میں ہوتا ہے۔

یا اس کا سبب ترک جماع ہوتا ہے، کیونکہ تحریک میں وسعت جسمی اختیار کرتے، اور بہ نسبت دوسرے اوقات کے منی زیادہ بناتے ہیں، مگر ترک جماع میں ایسا نہیں ہوتا، اس لئے ان میں صغر آجاتا ہے۔

اور کبھی اس کا سبب ورم غدہ اذنیہ ہوتا ہے جو خسیوں میں منتقل ہو کر خسیوں کے چھوٹے اور سکڑ جانے کا موجب ہوتا ہے جس سے آدمی نامرد ہو جاتا ہے، تفصیل کے لئے التہاب الخصیہ میں دیکھو۔

علامات

نھسے معمول سے زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ بعض لوگوں میں سیم کے بیج کے برابر پائے گئے ہیں، ہم نے ایک مریض اس قسم کا بھی دیکھا تھا، کہ جس کے نھسے بادام کی گٹھلی سے زیادہ بڑے نہ تھے، وزن ان کا گھٹ جاتا ہے، رنگت بہ نسبت صحت کے پھیکی پڑ جاتی ہے، خون کی مقدار ان میں کم ہوتی ہے۔

علاج

اگر صغرة الخستین کا سبب دباؤ وغیرہ ہے، تو پہلے اس کا تدارک اور اس کے بعد ضماہ کے طور پر اس نسخہ کو کام میں لاویں۔

(۳۱) نسخہ: زلو خشک ۳ ماشہ، خراطین مصنوعی خشک ۳ ماشہ، قضیب گاؤ سوہن کردہ ۳ ماشہ، تخم بیگن چھ ماشہ، تخم ستیاناسی چھ ماشہ، حب الملح ۳ ماشہ، لونگ ۲ ماشہ، مغز بید انجیر اتولہ، کنجد سفید اتولہ، روغن بلساں اتولہ، شرباتند میں سخن بلوغ کر کے خشک کر لیں اور بوقت ضرورت خون کبوتر میں تر کر کے ضماہ کریں، اور صبح کو شیر میش سے دھو دیا کریں، اور کھانے میں مقوی اور مولد خون اشیاء استعمال کریں۔

اور اگر سبب اس کا خرابی نفع ہے، تو اس صورت میں حرام مغز کی اصلاح کریں، اور اس کی صحت کی وہ تدابیر کام میں لاویں جو مطولات میں مسطور ہیں، کیونکہ جب تک حرام مغز کی اصلاح نہ ہوگی، اس وقت تک کسی قسم کی امید رکھنا بے سود ہے۔

اور اگر اس کا سبب ترک جماع ہے، تو اس صورت میں محرک باہ ادویہ کا استعمال میں لانا اور مشغول بکار ہونا، اصولی علاج ہے، کیونکہ تحریک میں اپنی شدت کار سے وسعت جسمی اختیار کرتے اور منی کو زیادہ بناتے ہیں، اس لئے ایسی حالت میں معجون زر عونی کا استعمال کرنا یا معجون جالینوس لولوی کا کھانا بہت مفید ہوتا ہے۔ اور ایسے طلاؤں کو قنصب پر لگاویں جو معظ ہوں، چنانچہ اس قسم کے نسخے اس کتاب کے صغر القنصب کے بحث میں ملیں گے، سوچ سمجھ کر کام میں لاویں۔

قبیلہ مائے

[خسیوں کا بڑھ جانا، ان میں پانی جمع ہو جانا، چنانچہ جب کبھی خسیوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے، تو اس وقت اس مرض کی یہ بھاری علامت ہوتی ہے، جس کے وجود کے اصلی اسباب زیادہ تر اور مشترک طور پر یہ ہوتے ہیں۔]

(۱) ورید الخصیہ میں دوران خون کارک جانا، کیونکہ اس کے دباؤ سے پیچھے کے ورید اور عروق شعریہ اور شرائین خون سے اس قدر رُہ ہو جاتی ہیں، کہ ان میں رطوبت کے جذب کرنے کی گنجائش نہیں رہتی، تاکہ خون کے بوجھ سے سبکدوش ہو جائیں، اس لئے اس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ ان کے پردوں کے مسامات سے آب خون تراوش پانے لگتا ہے، اور طبقہ جدار یہ اور طبقہ عضویہ کے درمیان جمع ہوتا رہتا ہے۔

(۲) خون کار قیق ہو جانا، کیونکہ اس صورت میں خون کے اندر مائیت اور نمک کی زیادتی ہوتی ہے، جو عروق شعریہ کے پردوں اور مسامات سے تراوش پانے اور ورید میں آسانی سے جم جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

(۳) فضلات کا خون میں جمع ہو جانا، جیسے گردوں کے فعل میں خلل واقع ہو جانے سے خون میں پیشاب کے اجزاء مل جاتے ہیں، جب عروق شعریہ ان کو جذب نہیں کرتیں تو وہ تراوش باکراکٹھے ہو جاتے ہیں۔

کیونکہ جس طرح ان طبقات کے اندرونی سطحوں اور شرائین کے پردوں سے رطوبت مترشح ہوتی ہے، ویسا ہی آلات انجذاب اپنی قوتِ جاذبہ سے اس رطوبت کو جذب بھی کرتے رہتے ہیں، جس سے پانی جمع نہیں ہونے پاتا، صرف وہ سطحیں مرطوب رہتی ہیں، مگر جس وقت وہ عمل انجذاب کو چھوڑ دیتی ہیں، تو اس وقت اس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ وہاں غیر معمولی طور پر پانی جمع ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے نھسے دب جاتے ہیں، ان کی طبعی قوت اور پکانے والی حرارت کم ہو جاتی ہے اس لئے منی میں خرابی اور کمی آ جاتی ہے۔

فائدہ: اس صورت میں خصیوں کے بطلانِ فعل اور قلتِ منی کی وجہ حقدِ منی یہ بتاتے ہیں، کہ مکان کے بڑے اور کشادہ ہو جانے سے خصیوں کی حرارتِ غریزی پھیل جاتی ہے اس لئے طبعی طور پر وہ منی پیدا نہیں کر سکتے اور متاخرین کے نزدیک فوطوں کی عروقِ جاذبہ بند ہو جاتی ہیں، جس سے جلد اور اس کے نیچے کی ساخت خراب اور برباد ہوتی ہے اور نھسے اپنے فعل کو طبعی طور پر انجام نہیں دے سکتے۔

مگر میرا خیال یہ ہے کہ جب عروقِ معاصہ کے مسدود ہو جانے سے طبقہِ جدارِ یہ اور طبقہِ عضویہ کے درمیان خصیوں کے چوگرد، خلافِ معمول پانی جمع ہو جاتا ہے، تو اس وقت نھسے دب جاتے ہیں، ان کی حرارتِ باضجہ کمزور ہو جاتی ہے، اس لئے منی کی تولید میں کمی اور خالی ہوتی ہے، کیونکہ جب اس مرض کے مریضوں میں ٹروکار سے زائد پانی خارج کر دیا جاتا ہے تو دو ہی روز میں ان کے خصیوں کا عمل بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اب اگر خانوں میں کشادگی ہوتی، یا ان کی ساخت میں خرابی ہو گئی ہوتی تو ٹروکار کے عمل کے بعد بھی وہ اپنے فعل کو طبعی طور پر انجام نہ دے سکتے، مگر ایسا نہیں ہوتا۔

علامات

چونکہ عموماً اس کا وقوع وریدِ الخصبہ میں رکاوٹ پیدا ہو جانے سے ہوتا ہے، اس لئے خصیوں میں تھوڑی بہت بے چینی اور سختی معلوم ہوتی ہے، نھسے پھولے ہوئے ہوتے ہیں، مگر ان میں درد نہیں ہوتا، چراغ کی روشنی خصیوں کے پار نظر آتی ہے، اور رفتہ رفتہ اس قدر بڑھ جاتے ہیں، کہ گھٹنوں تک لٹک آتے ہیں، (تصویر نمبر ۴۰) اور اگر اس میں گردوں کے فعل کی مداخلت ہو تو اس صورت میں علاوہ اس کے چہرے پر تھج بھی ہوتا ہے، اور آنکھوں کے نیچے کا

حلقہ سو جا ہوا ہوتا ہے۔ اور ٹانگوں پر بھی درم ہوتا ہے۔

علاج

اس کے علاج سے مطلب یہ ہے کہ پہلے اس کی کلانی کو دور کیا جائے۔ (۲) پھر وہ ہونے نہ پائے (۳) اور اس کے بعد اس کے اثر بد کو زائل کیا جائے، اور یہ مطلب اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے، جب کہ دوران علاج میں ان امور کو مد نظر رکھا جائے۔

امر اول: سبب کو دور کرنا یعنی نھیۃ الوریۃ کے مجاری کو کشادہ کرنا، اور یہ اسی وقت ہو گا جب کہ مقامی طور پر حمرات اور مدمات العروق ادویہ کام میں لائی جائیں۔

امر ثانی: پانی کو جذب کرنے کے لئے معرقات اور مدرات کا استعمال کرنا اور ایسے مسہلات کا کھانا جن سے پانی کی طرح کھل کے دست آویں، جیسے مصر اور عصارہ ریوند کے مرکبات اور پسینہ لانے کے واسطے گرم پانی اور گرم ہوا کا بھپارہ لینا، اور برگ بیدانجیر پر روغن بیدانجیر مل کر اور گرم کر کے خسیوں پر باندھنا۔

امر ثالث: پانی کو دست کاری سے خارج کرنا، جیسے چھوٹے چھوٹے ٹروکار سے چھید کر کے پانی کو خارج کیا جاتا ہے۔ تصویر نمبر ۴۱ کو دیکھو۔

امر رابع: بیمار کو آرام سے رہنا، اور ایسی جگہ پر رکھنا، جہاں کی ہوا میں نمی نہ ہو، اور کھانسی ہونے پر فوراً رفع کرنا، زیادہ پانی نہ پینے دینا، روئی یا نمندے کی گدی ان پر رکھ کے لنگوٹ بند ہوائے رکھنا، خون کو بہتر بنانا، اور غذائیں ایسی کھلانا جو مقوی اور مصفی ہوں، بس جب دوران علاج میں ان امور اور تدابیر کو مد نظر رکھا جائے تو اس وقت وہ ہر سہ مطالب مذکورہ انشاء اللہ حاصل ہونگے۔

جس کے بعد پھر اصلاح مزاج نصیبتین کے لئے ذیل کے روغن کو استعمال کرنا بہت

ہی فائدہ مند ہوگا۔

(۳۲) نسخہ: مال کنگنی ۳ ماشہ، گندک آملہ سار ۳ ماشہ، کلونجی سیاہ ۳ ماشہ، کچلہ نصف ماشہ، جبہ سفید ۴ ماشہ، بیخ کنیر سفید ۴ ماشہ، بچھناک ۴ ماشہ، سب کو نیم کوب کر کے شیر گاؤ میں تر کر دیں اور ۷ روز تک پڑا رہنے دیں، مگر بچھناک کو علیحدہ سرگین میں جوش دیں، پھر سب کو ایک جگہ کر کے پتال جنتر کے ذریعہ روغن کشید کریں، چنے کی دال کے برابر پان میں لگا

کر کلاویں۔

فائدہ: خصوصاً عصبی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہے۔

اور یہ نسخہ بھی اس باب میں بہت مفید ہے، اور خاص کر مقوی باہ ہے۔

(۳۳) نسخہ: گل جوز مائل، گل بیدانجیر، گل کوکنار، گل عشر، گل حرم، زعفران عمدہ، دار چینی، ہر ایک، ایک تولہ، مغز بادام ۵ تولہ، قر نفل ۲ ماشہ، مہیش مدبر ۲ ماشہ، مشک ۲ ماشہ سب کو باریک کر کے ملا کر چار پہر تک شیر بڑ (کبیر الاشجار) میں مسح کر کے چار چار رتی کی جوب بنا کر رکھیں۔ ایک ایک حب صبح و شام ہمراہ شیر مادہ گاؤ استعمال میں لاویں۔

امراض خزانہ منی

گرچہ اس کے امراض میں ربط علیت قائم کرنا ذرا دشوار ہے اور نہ اس کی امراض ایسے ترتیب سے مرتب کئے جاسکتے ہیں، جن کی تشخیص و تفریق میں قوت حافظہ کو جلدی مدد ملے، مگر پھر بھی بعض اطباء نے اس کے امراض کو جو بسا اوقات خرابی یا کمی منی کے موجب ہو سکتے ہیں، مختلف اور نمایاں علامات کے بنا پر حسب ذیل حالتوں میں ذکر کئے ہیں۔

(۱) اورام ادعیہ منی: یہ ایک مقامی التهاب کی صورت ہوتی ہے جس کا سبب عموماً سوزاک کے زہریلے مادے ہوتے ہیں، جو ادعیہ منی کی ساخت میں خرابی اور منی کی کیمیائی ترکیب و اصلی اوصاف کے بجائے اس میں سمیت اور تیزابی کیفیت پیدا کر دیتی ہے، جس کا لازمی نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے، کہ منی میں رقت، حدت، سوزش ہو کر اپنے ظروف سے خارج ہو جاتی ہے۔

علامات

منی کی رنگت میں زردی اور بوقت خروج اعلیٰ میں سوزش اور جلن اور سرعت انزال وغیرہ وغیرہ کی شکایت لاحق ہوتی ہے اور کمر میں درد محسوس ہوتا ہے۔

(۲) استرخاء ادعیہ منی:- یہ صورت چونکہ برودت اور رطوبت کی زیادتی میں پیدا ہوتی ہے، اور زیادتی برودت اس کے جملہ افعال کی منافی ہے، اور رطوبت عصبی قوت کو زائل کر دیتی ہے، اس لئے خزانہ منی ڈھیلا اور کمزور ہو جاتا ہے، اس میں منی روکنے کی قوت کم

ہو جاتی ہے، جس سے منی خود بخود نکل جاتی ہے، اور خزانہ منی خالی پڑا رہتا ہے۔

علامات

اس حالت میں منی جو خارج ہوتی ہے، وہ بالکل صاف اور رقیق ہوتی ہے، رقیق اس لئے ہوتی ہے کہ اس میں رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے، اور صاف اس لئے رہتی ہے کہ برودت کا اس پر تصرف ہوتا ہے، بایں بنا اس میں نہ کسی طرح کی زردی پائی جاتی ہے، اور نہ اس کے نکلنے سے کسی قسم کی جلن ہوتی ہے۔

(۳) تشنج ادعیہ منی: چونکہ اس صورت میں خزانہ منی کے پٹھے اور عصلے متاثر ہو کر اپنے مبادی کی طرف کھینچتے اور سکڑتے ہیں، اور اس وقت ان کے ساتھ خزانہ منی بھی سمٹتا اور سکڑتا ہے جس سے قوت ماسکہ کمزور ہو کر منی نکل جاتی ہے، اور خزانہ خالی پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ اس صورت کے ضمن میں حکیم اعظم خاں صاحب لکھتے ہیں کہ از تشنج یا تمدد کہ مضطر بحركات منكره گردد و بدهاں سبب دافعہ حرکت كند و منی را دفع نماید گویا کہ آں موزی دیگر را دفع می کند، چنانچہ قے طعام ہنگام ایذائی مدہ از موزی غیر طعام عارض میشود بالجملہ نفس تشنج عاجزست و عصر ز راق است۔

جب ادعیہ منی میں تشنج اور تمدد سے کھنچاؤٹ پیدا ہو جاتی ہے تو قوت دافع مادہ مودی کے دفعیہ کے لئے مضطر حرکات کا اثر منی پر پڑتا ہے، اور وہ خارج ہو جاتی ہے۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسے معدہ کہ اگر اس میں کسی وجہ سے ایذا ہو اور طعام وارد ہو کرتے ہو جائے، تو اس کا سبب بھی یہ ہی ہوا کرتا ہے، کہ طبیعت اس طعام کو موزی سمجھ کے اس کو دفع کرنے کی کوشش کرتی ہے، اور اس سے بے خبر ہوتی ہے، کہ دفع موزی میں ملائم اور موافق کار آمد شے کو دفع کرتی ہے۔

بس اسی طرح ادعیہ منی میں بھی تشنج اور تمدد تو کسی اور سبب سے ہی ہوتا ہے، مگر طبیعت مادہ منویہ کو ہی ایذا دہندہ سمجھ کر اس کے اخراج کی سعی کرتی ہے۔

علامات

اس صورت میں منی کا خروج انتشار سے ہوتا ہے، کیونکہ جب خزانہ منی میں مادہ منویہ سے اعصاب اور عصلے متاثر ہوتے ہیں تو اس وقت ان میں ایک قسم کا دغندغ ہوتا

ہے، اور اس دغدغہ کی تاثیر نخاع یا دماغ تک پہنچ کر بذریعہ اعصاب محرک عضو پر لوٹ آتی ہے، جس سے قضیب میں انتشار ہو جاتا ہے، اور علاوہ اس کے بعض تشنج کی دوسری علامتیں بھی اس میں پائی جاتی ہیں جو محض تشنج کے تابع ہوتی ہیں۔

(۴) کشادگی مجاری منی: جب منی کے گزرنے کے راستے بہت کشادہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت منی کے نکلنے میں کوئی امر مانع نہیں ہوتا۔ بلکہ معمولی حرکت و جنبش سے منی خارج ہو جاتی ہے اور خزانہ منی خالی ہو جاتا ہے گرچہ ان راستوں کے کشادہ ہونے کے اسباب اور بھی ہوا کرتے ہیں، مگر زیادہ تر ان کا وجود کثرت جماع اور سوزاک سے ہوتا ہے۔

علامات

قضیب کا سوراخ دیکھنے میں بہت چوڑا معلوم ہوتا ہے، مریض کو سرعت انزال کی شکایت ہوتی ہے، اور انزال کے وقت منی اچھل کر دور نہیں جاتی، بلکہ پاس ہی گر جاتی ہے: کیونکہ جب کوئی رقتی شے چوڑے منہ کی نگی سے نکلتی ہے تو وہ پاس ہی گرتی ہے، ننگ دہن نگی کی طرح دور نہیں گرا کرتی۔

علاج

اب ہم امراض خزانہ منی کے علاج کو اسی ترتیب سے لکھتے ہیں جس ترتیب کے ساتھ اس کے امراض کو بیان کیا گیا ہے، تاکہ ناظرین ان نسخوں کو موقع محل سے کام میں لا کر متیقن فائدہ اٹھائیں۔

اور ام ادویہ منی میں ان ادویہ کو استعمال میں لاویں۔

(۳۴) نسخہ: تاکھانا کلاں، پکھان بید، دانہ ہیل خورد، ^{ملیشی} مٹھی مقشر، طباشیر، ست گلو، ست سلاجیت، کشتہ قلعی، ہر ایک ۲ تولہ، مردارید مخلول تین ماشہ، سب ادویہ کوٹ چھان کر تال کی معری ۵ تولہ خوب باریک کر کے اضافہ کریں، تین ماشہ صبح ہمراہ شیر گاؤ پختہ قدرے معری ملا کے، اور شام کو یہ قرص ایک عدد کھا کر اوپر سے مغز بادام ۱۵ عدد قدرے معری کے ساتھ کھا کر دودھ پی لیا کریں۔

(۳۵) نسخہ قرص: شاخ گوزن سوختہ، دم الاخوین، کتیرا، نشاستہ گندم، کبریاء

شمعی، ہر ایک ماشہ، تخم باریک ۲ تولہ، کاسنج اتولہ، گلنار، کندر، گل ارمنی، صمغ عربی، ہر ایک ماشہ، زعفران ماشہ، ایون ماشہ، سب کو خوب باریک کوٹ پیس کر سفوف بناویں اور قدرے پانی یا کوئی مناسب عرق ڈال کر خوب ملاویں، پھر تین ماشہ کے قرص تیار کریں، اور حسب ترکیب مذکورہ استعمال کریں۔

استرخاء میں

صبح کو سفوف موچرس دودھ سے استعمال کیا جائے، اور رات کو سوتے وقت جب کچلہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال میں لاویں۔

مجنون کمونی اور کبھی تنہا سفوف بزراج لیجنج بھی اس امر میں فائدہ دیتا ہے۔

(۳۶) نسخہ سفوف: موچرس در شیر برگد پروردہ، موصلی سفید، ثعلب مصری

پنچہ، سیوس اسپغول، شکر سرخ، سب ادویہ ہموزن، سیوس اسپغول کے علاوہ باقی سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف کر کے سیوس اسپغول ملا کر سفوف تیار کریں اور نو ماشہ استعمال میں لاویں۔

(۳۷) نسخہ حب کچلہ: کچلہ مدبر ۳ ماشہ، گول مرچ ۳ ماشہ، پپیل ۳ ماشہ، خار

خشک ۹ ماشہ، کشتہ فولاد ۲ ماشہ، کشتہ قلعی ۲ ماشہ، کشتہ مرجان ۲ ماشہ، سب کو سفوف بلیغ کر کے آب ادرک میں کھل کر کے گول مرچ کے برابر گولی بنا کر شب کو بعد غذا ہمراہ شیر گاؤ استعمال میں لائیں۔

(۳۸) نسخہ سفوف بزراج لیجنج: شہدانہ، (تخم بھنگ) ۳ ماشہ، ثعلب مصری ۵ ماشہ،

ہمراہ شہد ۲ تولہ کے استعمال کریں، اور ساتھ ہی اس کے کمر، پیڑو اور خسیوں پر روغن قسط (کوٹھ) روغن زرگس، زعفران سب کو ملا کر مالش کریں، انشاء اللہ بہت مفید پائیں گے۔

(۳۹) نسخہ اکیر ہندی: شگرف، دار قفل، پپلا مول، زنجبیل، جاتل،

جو تری، دار چینی، ہموزن سب کو باریک پیس لیں، ایک سرخ مویر منقی میں رکھ کر کھائیں۔

نسخہ میں

اصول علاج، پہلے سنجیہ کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد کچھ مدت کے لئے اطریفل اسطوخودوس یا اطریفل صغیر کھلائی جاتی ہے، اور کمر، خسیوں، عانہ پر مالش کے لئے روغن

جدید ستر استعمال کیا جاتا ہے، اور اگر یہ تشنج کسی مرض کے تابع ہوتا ہے تو پہلے اس کا تدارک بھی کرتے ہیں۔

(۴۰) نسخہ اطرینفل اسطوخودوس: پوست ہلیہ زرد، پوست ہلیہ کالی، ہلیہ سیاہ، پوست ہلیہ، آملہ شام کی، نسوت سفید، بسفانج، اسطوخودوس، مصطکی، افتیمون، کشمش، مویز منقی، ہر ایک دو تولہ، سب ادویہ کو خوب باریک کوٹ چھان کر بدستور معروف اطرینفل تیار کریں مقدار خوراک چھ ماشہ۔

بحری منی کی کشادگی میں اطرینفل کشمش اور معجون بند کشاء ہر دو مفید ہیں۔

(۴۱) نسخہ اطرینفل کشمش: پوست ہلیہ زرد، پوست ہلیہ سیاہ، آملہ منقی، ہر ایک ۷ ماشہ، دھنیا خشک ۱۴ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر روغن بادام سے چرب کر کے کشمش ۳ تولہ معری ۷ تولہ، توام بنا کر لادویہ ملائیں اور حفاظت سے رکھیں۔ خوراک دس ماشہ۔

(۴۲) نسخہ بند کشاء تالمکھانہ: میدہ لکڑی، تخم اد منگن، مغز تخم کوچ، موصلی سفید سیاہ، بختیہ، سرخ سیاہ، موچرس، جوز بوا، دار چینی ہر ایک اتولہ، پمپل ۶ ماشہ، شیر میش ایک سیر کا کھویا، شہد نصف سیر، قند سفید ڈیڑھ سیر، شہد اور قند کا توام تیار کر کے جملہ ادویہ کوٹ چھان کر شامل کریں۔ ایک تولہ سے ۲ تولہ تک ہمراہ شیر گاؤ ملاو۔

(۴۳) دیگر نسخہ: چھوٹی بیر چکی میں سفوف کریں اور گوند پلاہ ۲ تولہ تھی میں بریاں کر کے الگ سفوف کریں، اور شکر سرخ کے ساتھ سب کو ملا کے روز چھ بار صبح ہمراہ شیر گاؤ سے یا اس مطبوخ سے استعمال کیا کریں۔

(۴۴) نسخہ مطبوخ: پوست بنج بیر، آدھ پاؤ پانی میں جوش دیکر چھان کر قدرے معری ملا کر صبح شام ایک ہفتہ تک نوش کریں۔

(۴۵) دیگر نسخہ: قر نفل کلاہ دار، درخت اتار کے تنہ میں شکاف کر کے ایک ہفتہ تک رکھیں، اس کے بعد شیرہ برگ اتار یا برگ حنایا برگ نخل میں ایک ہفتہ تر رکھ کے حفاظت سے رکھیں، ضرورت کے وقت حاجتمند کو دیں، کہ اپنی اعلیٰ میں روز گھڑی بھر کے لئے رکھ دیا کریں، بند کشاء جاتا رہے گا۔

چوتھا باب

ضعف باہ بوجہ امراض قضیب کے

یہ ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے، کہ امراض قضیب کے ہوتے ہوئے، ضعف باہ کا ہونا، اور عمل التفاح کا انجام نہ دے سکتا ایک لابدی امر ہے، جس پر کسی دلیل کے قائم کرنے کی چنداں ضرورت نہیں، مگر ہاں پھر بھی کسی قدر اس کی تصریح کر دینا ضروری ہے، کہ نفس قضیب کے وہ امراض جو اس کی ساخت و ترکیب کو خراب کر کے اس کی طبعی حالت کو بدل دیتے ہیں، یا اس کے وظیفہ مباشرت میں مخل ہوتے ہیں، وہ کون، کون سے ہیں اور ان کے اسباب و علامات اور طریقہ علاج کیا ہے۔

خراج قضیب

یہ ایک قسم کا ورم ہے جو سوزا کی مادے کی چھوت سے بھری بول کی دیواروں وغیرہ میں پھوڑے کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور اس میں ریم پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسا کسی کو کانٹا گڑ جائے اور وہ جگہ خون کے مجتمع اور مترشح ہونے سے پھر اماں کر کے پیپ دار ہو جاتی ہے، بس ویسا ہی یہاں بھی جب سوزاک کے زہریلے مادے براہ راست قضیب کے اجزاء میں پہنچ جاتے ہیں تو ورم پیدا کر دیتے ہیں۔ اور ورم کی اندرونی ساخت کو ضائع کر کے اس میں گڑھا بن جاتا ہے، جس میں ریم پیپ جمع ہو جاتی ہے اور اس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ خزش و انتشار کے وقت وہ مواد قضیب کے جس طرف کے جسم میں اکٹھا ہو جاتا ہے، آلت کو اسی طرف ٹیڑھا کر دیتا ہے، جس سے وظیفہ مباشرت انجام نہیں پاسکتا ہے۔

علامات

اس حالت میں قضیب سرخ اور متورم معلوم ہوتا ہے، انتشار کے وقت نیچے کی طرف جھک جاتا ہے۔ یادائیں بائیں ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور سخت درد کرنے لگتا ہے۔

علاج

جب صحیح طور پر معلوم ہو جائے کہ پیپ اس میں پڑ گئی ہے، تو اس وقت پھوڑے کو

باہر کی طرف سے چیر دینا چاہئے، ورنہ ناصور قلعہ سیسی ہونے کا خوف ہے جو پھر بغیر کاٹ چھانٹ کے شاذ و نادر ہی اچھا ہوتا ہے، خاص کر وہ ناصور جب کہ مجری بول کے دہانہ کے نزدیک واقع ہو جائے۔

اس لئے تشخیص صحیح کے بعد فوراً نثر دیدینا چاہئے، اور کھانے میں ایسے نسخے استعمال کرنا چاہئے، جیسا نمبر ۳۶ میں درج ہے۔

(۳۶) نسخہ: سنگ جراحی پاؤ سیر، گل مدار یا کوئل مدار پاؤ سیر، سنگ جراحی کو گل مدار کے نگدہ میں رکھ کر گل حکمت کریں، اور محفوظ مکان میں ۱۰ سیر اوپلوں کی آگ دیں، سرد ہونے پر نکالیں اور پھٹکری کھیل کی ہوئی پاؤ بھر ملا کر کھل کر لیں، پھر گرو، سیندور ہر ایک ۱۸ ماش ملا کر سخن بلخ کر کے حفاظت سے رکھیں، اور چار رتی مکھن یا بالائی میں رکھ کر استعمال کیا کریں۔

فائدہ: سوزاک، ناسور، اور قرحہ میں مفید ہے، اور مرہم کے طور پر اس مرہم کو لگانا چاہئے۔

(۳۷) نسخہ مرہم: پھٹکری، نیلہ تھوہ ہر ایک ایک تولہ تین ماش، کتھ سرخ، پاپریہ رال، نکوں کاتیل، بیٹھے کنوئیں کا پانی، پارہ ہر ایک ۵ تولہ، اول پانی اور روغن کو ایک جا کر کے کانسی کے برتن میں ہاتھ نئے خوب ملیں کہ مثل دہی کے ہو جائے، پھر دوسری دوائیں جدا جدا باریک کر کے ملائیں اور ایک پہر بلکہ دو پہر ہاتھ کی ہتھیلی سے ملیں، تاکہ سب ایک ذات ہو کر مرہم کا قوام ہو جاوے، پھر چینی کے برتن میں یا چاندی کے برتن میں رکھیں، اور حسب ضرورت کام میں لائیں۔

اور اگر صرف ورم ہی کی صورت ہو اور ریم پیپ اس میں نہ پیدا ہوئی ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ آلت استادگی میں نیچے یادائیں، بائیں خمیدہ نہ ہو، تو اس وقت صبح شام اس نسخہ کو استعمال کرنا بہت مفید ہے۔

(۳۸) نسخہ: شیرہ تخم کا ہو ۳ ماش، شیرہ عناب ولاکتی ۵ دانہ، لعاب بیہدانہ ۳ ماش، عرق گاؤ زبان ۶ تولہ، عرق شاہترہ ۶ تولہ، میں نکال کر اور اس میں شربت نیلو فر اضافہ کر کے استعمال کریں اور گیارہ بجے سفوف مدر کو استعمال کریں۔

(۴۹) نسخہ: سفوف مدر، گندک آملہ سار، شورہ قلمی ہر ایک ایک تولہ ہیں کر لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر دوسری کڑاہی اس پر رکھ کر خوب گل حکمت سے بند کریں، اور ہلکے کوٹلوں کی انگلیٹھی پر چڑھا کر آگ جلا دیں، اور تھوڑی دیر کے بعد کھول کے حل کریں، اور پھر اس میں شب یمانی اتولہ جو شبانہ یوم شیر مدار میں ترکی ہوئی ہو اور پھر صاف کر کے جلا کے اس میں شامل کریں، ایک ماشہ ہمراہ لسی یا ہمراہ شربت بزوری معتدل ۳ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔

اور ضناد کے طور پر پوست انار ۲ تولہ گل سرخ اتولہ مسور اتولہ، گل بابونہ ۲ تولہ، پانی میں پکا کر روغن کے ساتھ ملا کر کام میں لا دیں، اور جب یہ کیفیت دفع ہو جائے تو اس وقت روغن حمیلی قسم اعلیٰ مالش کے طور پر استعمال کریں۔

عظم القضیب

اس کا وقوع دو طرح پر ہوتا ہے، یا تو عضو کی ساخت کے معمولی اجزاء بہت زیادہ پیدا ہونے لگتے ہیں، جس سے اس کی بافت بڑھ کر موٹی ہو جاتی ہے، اور یا اس میں اور نئے اجزاء پیدا ہو جاتے ہیں، جس سے اس کے نشوونما میں زیادتی آ جاتی ہے۔

لیکن شق ثانی میں عموماً عضو کی وہی ساخت بڑھ جاتی ہے، جس پر اس کے فعل کی تیزی اور تندی منحصر ہوتی ہے، اور اسی سبب سے اس کا فعل بھی تیز ہو جاتا ہے، ایسے اشخاص دیکھے گئے ہیں اور ان کے وحشتناک واقعات بھی سنے گئے ہیں۔ اکثر عورتیں ایسے لوگوں کی مقاربت سے گریز کرتی ہیں، کیونکہ ان کو اپنی ہلاکت کا خوف ہوتا ہے۔

یا اس عضو کے بڑھنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کی بافت معمولی حالت سے اتر حالت میں بدل جاتی ہے، جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دباؤ یا رگڑ سے عروق جذبہ کے مجاری مسدود ہو جاتے ہیں، اور رطوبت مائیہ جو قضیب کی ساخت میں خون سے تراوش پاتی ہے ان میں جذب نہیں ہوتی، وہیں بانٹوں میں جمع ہو کر جمتی جاتی ہے، گرچہ پہلے پہل یہ مادہ خون کی چھوٹی چھوٹی رگوں کے چاروں طرف جمع ہو جاتا ہے، مگر بعد کو ذروں کی شکل میں بانٹوں کے درمیان اور جلد کے نیچے جا کر اس کی ساخت کو خراب اور مومنا کر دیتا ہے، جس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ نعوظ اور انتشار کے وقت ورید، شرائین کا جال اور خانے خون سے بے نہیں ہو سکتے،

اور نہ نسیج انتصابی تن کر عروق پر دباؤ ڈال سکتا ہے، کہ جس سے خون واپس نہ جانے پائے، اور قصب پھول کر تار ہے، اس لئے قصب ڈھیلا رہتا ہے اور اس فعل کو انجام نہیں دے سکتا۔

علامات

دیکھنے میں، ظاہری طور پر قصب بہت موٹا اور ناہموار نظر آتا ہے، خواہش جماع کے وقت ڈھیلا رہتا ہے، اور بھاری ہونے کی وجہ سے بغیر ہاتھ کے سہارے کھڑا نہیں رہ سکتا۔

علاج

کھانے کے لئے صبح شام کسی مناسب عرق کے ساتھ معجون فلاسفہ یا معجون جالینوس لولوی استعمال کریں، اور ضناد کے طور پر یہ ذیل کے نسخے کام میں لاویں۔

(۵۰) نسخہ: تودری سرخ ۳ ماشہ، مغاٹ ۴ ماشہ، انبہ ہلدی ۴ ماشہ، اکلیل الملک ۶ ماشہ، نشاستہ گندم ۶ ماشہ، محطمی ۳ ماشہ کوٹ چھان کر برگ پان بنگلہ اضافہ کر کے شراب تند میں سخن بلخ کریں، حشفہ اور سیون بچا کے رات کو سوتے وقت اس پر لگا کے اوپر سے برگ بید انجیر لپیٹ دیا کریں، مگر صبح کو کھولتے وقت آب سرد سے بچائیں، اور زیادہ پانی یا شربت بھی استعمال نہ کریں، اور ایک ہفتہ استعمال کرنے کے بعد یہ طلاء استعمال میں لاویں۔

(۵۱) نسخہ طلاء: روغن جمال گوڑہ ۳ تولہ (روغن بادام کی طرح نکالیں) اس کے بعد عاقر قرحا، جند بید ستر ہر ایک ۹ ماشہ بیخ کنیر سفید اتولہ کوٹ چھان کر روغن جمالگوڑہ میں ملاویں، پھر عطر ناگیس ۹ ماشہ اضافہ کریں اور گولیاں بنا کر بدستور نرم آنچ سے روغن نکالیں، اور ایک رتی عضو پر مالش کر کے برگ پان باندھیں، اور اسی طرح سے کچھ روزیہ عمل کریں۔

صغر القصب

کو تا ہی قصب، چونکہ انسان کے تمام اعضاء میں ایک قسم کی مناسبت پائی جاتی ہے، اور اسی عضوی مناسبت سے محققین نے اس کا حساب لگایا ہے، کہ اگر ناک اتنی لمبی ہوگی تو اس کی پیشانی اتنی چوڑی ہوگی، اگر مٹھی کا حلقہ اتنے اونچ ہوگا تو اس کا پیر اتنا لمبا ہوگا، ہماری شب و روز کی زندگی میں بازاروں کے اندر موزے اسی استدلال پر خریدے جاتے ہیں، یا انگوٹھا اتنا ہو تو منہ اتنا لمبا ہوگا۔

یہی اس طرف سے قصب کے متعلق بھی یہ حساب لگایا گیا ہے، کہ بعد بلوغ کے ہر ایک آدمی کا قصب اس کی اپنی انگلیوں سے ۶ انچت کے برابر ہوتا ہے۔ اور جہاں تک دیکھا گیا ہے، یہ معیار دست بھی معلوم ہوتا ہے، اس لئے کسی آدمی کا قصب اس کی اپنی انگلیوں سے ۶ انچت سے کم ہو تو یہ ایک غیر طبعی حالت ہے، جو صغر قصب میں داخل اور فریقین کے لئے غیر معمولی نکتہ ہے۔

گرچہ قصب کی اس غیر طبعی حالت کے اسباب کا حلقہ بہت وسیع ہے اور بعض ظنی طور پر ایسے ہیں کہ یہ مگر ترقی پزیر طبع نسبہ بلکہ جن لوگوں میں وہ پائے جاتے ہیں ان کو صف ذکور میں شمار کیا بھی موجب تکلیف ہے، مگر پھر بھی ہم ان سب کو کسی قدر تفصیل سے بیان کرتے ہیں، تاکہ سوانح کو وقت سمجھیں جو کاندہ ہونے پائے، اور طبعی نکتہ نظر سے جو ناقابل علاج ہیں، ان میں خود کو تلاش کریں۔

(۱) بعض ایسے اشخاص دیکھے گئے ہیں، جن میں آلت کی جگہ پر ایک چوڑے منہ کی مالی ہوتی ہے اور اس میں ایک پتلا سا ٹھوس گوشت ہوتا ہے جو اس چوڑے منہ کی مالی پر فرج کا شبہ اور اس ٹھوسے پتے گوشت پر پٹے کا گمان ہوتا ہے۔ مگر ذرا غور سے دیکھنے پر یہ اشعبہ فوراً من جا سکتا ہے، یعنی اس منہ کو اندر سے دیکھا جائے کہ کہاں پر تمام ہوتی ہے، اگر وہ دم پر جا کر کھڑی ہے تو فرق ہے اور اگر منہ میں جا کر کھلے یا اس کے ارد گرد کہیں خسیوں کا پتہ لگ جائے تو یہ کہ حامل مرد ہے۔

(۲) اور کسی کے قصب کی لمبائی صرف بدھیا پتہ اتنی ہوتی ہے، جیسا عموماً خواجہ سراؤں میں دیکھا جاتا ہے اور کبھی کبھی ان میں منہ کی اور خیرش بھی واقع ہوتی ہے، جو اس کے ساتھ پتہ کی طرف ایک جسم کی درمیت بھی دکھائی دیتی ہے، جس پر منہ کا شبہ ہوتا ہے، مگر وہ منہ نہیں ہوتا۔

(۳) اور بعض ایسے بھی ہیں کہ حالت جنسین ہی میں ان کے گردوں کی ٹوٹیاں پیدا ہوتی ہیں، یہ ان ٹوٹیوں کے بیرونی حصہ میں کوئی رسوبی وغیرہ پیدا ہو جاتی ہے، جس سے وہ ٹوٹنے کے بعد ٹھوس ٹوٹیوں کی طرف جاتے ہیں، اگرچہ ان میں قصب اور دیگر آثار جو لگتی رہتی ہیں، مگر یہ مردانہ میں علامات مذہبی پائی جاتی ہیں، اور بات چیت، حال

ذہال میں اکثر عورتوں سے ملتے جلتے، اور عورتوں کی طرح اس فعل کی رغبت رکھتے ہیں، اور قاعدیت کی طرف ان کا خیال ہی نہیں ہوتا، اور شاید یہ ہی خلتی خلتی ہوتے ہوں۔

(۴) اور بعض ایسے دیکھے گئے ہیں، کہ وہ اپنے اوپر اس فعل کو کرا کر قزیب کو چھونا اور مردہ کر دیتے ہیں، جسے مصنوعی ہجڑے، جن کے واقعات اور حالات کو بیان کرنا بھی قبیح و مذموم ہے، مگر بات اصل میں یہ ہے کہ جب تک دنیا میں انسان اور اس کی حیوانی طبیعت موجود ہے، اس قسم کے واقعات برابر ہوتے رہیں گے، جیسا ہوتے آئے ہیں، اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ان کے اسباب کو تفصیل کے ساتھ اطباء کے سامنے پیش کئے جائیں، تاکہ وہ ان کے معالجہ کے لئے تیار رہیں۔

اب رہی یہ تحقیق کہ جماع بے محل کرانے سے مفسول کا قزیب کیوں چھونا ہو جاتا ہے، اور اس میں شہوت اس طرف کیوں نابود ہو جاتی ہے، اس کے متعلق ہم نے بارہا غور و خوض کیا، مگر پھر بھی کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور تھے، کیونکہ ایسی وارداتیں ہمارے پاس بہت کم آئی تھیں کہ جن کے مشاہدہ سے ہم کسی قطعی اور قریبی سبب کو پیش کرتے، مگر آخر کار بعض ریکارڈ ہاتھ آگئے، کہ جن کو دیکھ کر یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے، کہ اس کا قریبی سبب، قزیب کے رگڑوں سے عصب باسورنی، عضلہ رافعة المتعد، معجلۃ البول، ناصبۃ القزیب، غدۃ مذی کا متذی دار مسترخنی ہو جانا ہے، کیونکہ ان اجزاء و اعضاء کا محل اور وضع، ترتیب دار، متعدد کی طرف سے جس طرح پر واقع ہے، اور حالت اصلی و صحت کے اندر ان کو قزیب کی افزائش و خزش میں بھی جو کچھ دخل ہے، وہ مقالہ اول کے پہلے اور دوسرے باب میں بہ تفصیل موجود ہے، یا تصویر نمبر ۳۰ سے ان کا محل و قرب معلوم ہو سکتا ہے۔

اس لئے جب پہلے پہل ان اجزاء پر قزیب کا رگڑا پڑتا ہے تو ان میں خزش ہو کر التهابی صورت پیدا ہو جاتی ہے، جس کی اذیت سے یہ سکر جاتے ہیں، اور اپنے ساتھ اجسام قزیب کو بھی سمیٹ لیتے ہیں، لہذا ابتداء میں تو صغر القزیب کی شکایت اس طرح پر لاحق ہوتی ہے، مگر جب یہ سلسلہ مدت مزید تک جاری رہتا ہے اور شب و روز ان پر یہ عمل ہوتا رہتا ہے تو اس وقت یہ اجزاء رگڑا کھا کھا کے ڈھیلے اور پلپے مثل فالودہ کے ہو جاتے ہیں، ان کی ساخت ایک دم خراب ہو جاتی ہے، وضع بدل جاتی ہے، اور اپنے افعال طبعی کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں جس سے قزیب میں

باریکی اور کوتاہی آجاتی ہے اور شہوت اس طرف سے ایک دم جاتی رہتی ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ ایسے لوگ اپنے اوپر فعل کو کراتے کیوں ہیں، اور ان کو اس سے طے حاصل ہونے کی وجہ کیا ہے، تو اس کے متعلق ایک وجہ تو اوپر نمبر ۳ کے ضمن میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور دوم آغانیوس حکیم نے کہا ہے کہ امعاء مستقیمہ در اشتیاق منی حکم زن غیر بالغہ می دارد، یعنی ہم چنانکہ زن غیر بالغہ را خواہش مجامعت نمی باشد، پس ادما از وے یک دومرتبہ زبردستی بدون خواہش اجماع کردہ شود، آں زن بسیار شدید الاشتیاق بجماع می گردد، لکن ہر گاہ کہ از کدام امر و پنچ شش مرتبہ اغلام کردہ شود، بالضرور آں امر و زابون می گردد، و محبت مرداں و اغلام کرانیدن را بسیار دوست خواہد داشت، و آنچه بعض اطباء اسباب حدوث علۃ لبۃ را سوائے ایں سبب بیان کردہ اند، بالکل ہزل است، و ہموں می گوید، کہ مابون را لذت اغلام بہ نسبت زن زیادہ تر حاصل میگردد (ملا محضرہ الطبیب)

یعنی آغانیوس نے کہا ہے کہ اشتیاق منی کے بارے میں امعاء مستقیمہ کا وہی حال ہوتا ہے جو نابالغ لڑکیوں کے رحم کا حال ہوتا ہے، یعنی جس طرح کنواری لڑکی کا مجامعت کو جی نہیں چاہتا، لیکن اگر اس سے ایک دو بار بدون خواہش زبردستی جماع کر لیا جائے تو وہ بیحد مشتاق ہو جاتی ہے، بعینہ اسی طرح جو لڑکوں سے پانچ چھ بار اغلام کر لیا جائے، وہ لڑکا مابون ہو جاتا ہے، اور اس کا اغلام کرانے کو بہت جی چاہنے لگتا ہے، اور علۃ لبۃ کے اس سبب کے علاوہ جو دیگر اسباب اطباء بیان کرتے ہیں وہ بیکار کی باتیں ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ مابون کو اغلام کرانے میں عورتوں سے زیادہ مزہ ملتا ہے۔

اس لئے وہ پھر ہمیشہ اس فعل مذموم اور عمل مکروہ کو اپنے اوپر کراتے رہتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، کہ ان کا قضیب بالکل چھوٹا اور کمزور ہو جاتا ہے۔

یہ سب قسم کے اشخاص نامرد محض شمار کئے جاتے ہیں، جو ہرگز قابل علاج نہیں ہوتے۔

کوتاہی قضیب

کوتاہی قضیب کا سبب کبھی ترک جماع ہوتا ہے، کیونکہ ترک جماع میں قضیب سے وہ طبعی فعل لیا نہیں جاتا، اور نہ اس میں حرکت ہوتی ہے اس لئے نہ تو اس کے اندر کافی مقدار سے مومن پہنچاتا ہے، جو اپنی تغذیہ و نمو کے لئے اس سے مواد کو جذب کرے اور نہ اس میں

رکت ہوتی ہے، کہ حرارت پیدا کر کے عضلات میں مضبوطی اور عروق دموئیہ میں خون لانے والے اعصاب میں تقویت ہو، اس لئے قضیب کو تازہ اور لاغر ہو جاتا ہے۔

جیسا بعض فقیروں کو دیکھا ہوگا، کہ نفس کشی کے خیال سے اپنے بازوؤں کو ہر وقت سر کے اوپر رکھے رہتے ہیں، نہ ان سے کوئی کام لیتے ہیں، اور نہ ان کو حرکت دیتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بازو سوکھ کر نہایت لاغر اور چھوٹے ہو جاتے ہیں، چنانچہ الہ آباد کے اطراف میں ایک فقیر ایسا ہی دیکھا گیا تھا۔

یا مفلوج کو دیکھئے، کہ جب ان کے ہاتھوں اور ٹانگوں کو حرکت نہیں ہوتی، اور ان سے کام لیا نہیں جاسکتا، تو کچھ عرصہ بعد اس کا جو انجام ہوتا ہے، وہ سب اہل فن پر ہویدا ہے۔ ویسا ہی اس کے برعکس جو لوگ اعضاء سے کام لیتے اور ان کو حرکت میں لاتے ہیں، کیسے مضبوط اور فریب، تروتازہ اور طاقتور ہوتے ہیں، جیسے لوہاروں اور بڑھیوں کے ہاتھ بازو، یا سوناروں اور قوالوں کے پھپھڑے، یا جو بچے کہ حسب ضرورت دوڑ دھوپ اور اُچھل کود کرتے رہتے ہیں، ان کی پنڈیاں اور جانگھیں کیسی مضبوط، اور گوشت سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

بس ویسا ہی قضیب سے بھی جب کام لیا جاتا ہے، مگر اعتدال کے اندر، تو اس میں فریبی و درازی آجاتی ہے اور بوقت کار تیز اور تندر ہتا ہے۔

علامات

ایسے اشخاص یا تو نہایت موٹے تازے اور طاقتور ہوتے ہیں، چہرے کی رونق، رنگ کی تروتازگی، قد کی خوبی، ہاتھ، بازو، ران اور پنڈلیاں مضبوط، گوشت سے بھری ہوئی، بدن کسا ہوا، عام صحت اور بدنی قوت ان کی بہت اچھی ہوتی ہے، جیسے بعض کشتی گر پہلوان جو قوت بدنی کے تحلیل اور کمزور ہونے کے خوف سے اس فعل کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ہر وقت لنگوٹ کے رہتے ہیں، جس سے خون کو لانے والی رگیں دب جاتی ہیں اور قضیب کی پرورش نہیں ہوتی، اس لئے ایسے لوگوں کا عضو کو تازہ و لاغر ہو جاتا ہے۔

یا بعض راہب کہ ان کی طبیعت دیگر تمام امور سے بے پروا ہو کر تغذیہ بدن و نمومیں مصروف ہو جاتی ہے، اور اس فعل کا وہ کچھ بھی خیال نہیں کرتے، جو عضو اقطار ثلاثہ میں بڑھے۔

یہ شکایت ایسے اشخاص میں ہوتی ہے جو عموماً دبلے پتلے ہوتے ہیں، بیماری کی وجہ سے نہیں، بلکہ مجاہدات نفس کشی کے سبب سے، اور ایسے لوگوں میں کمزوری باہ اور کوتاہی ولاغری تفسیر کا ہو جانا ایک معمولی انسان کی عقل بھی سمجھ سکتی ہے۔

علاج

چونکہ ایسے مریضوں کے دل میں اس فعل سے نفرت اور طبیعت میں کراہیت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے پہلے اس کو دور کرنا چاہئے، اور ان کے خیالات کو ادھر متوجہ کرنا چاہئے، عشقیہ ناولوں کا پڑھنا، شہوت انگیز افسانوں کو سننا فائدہ بخش ہے۔

عشق سب کا سب بُرا ہی نہیں

کچھ نہ کچھ اس میں بھلا بھی ہے

جہاں مجلو قین اور مریضان جریان واحتمام والوں کے لئے یہ چیزیں از حد نقصان دہ ہیں وہیں پر ایسے لوگوں میں ان کا پڑھنا اور سننا فائدہ رساں بھی ہے اور ساتھ ساتھ مقوی، مولو خون اور محرک غذائیں کھلانا، اور باہ کو بیجان میں لانے والی دوائیں جیسے معجون جالینوس لولوی یا معجون زر عونی وغیرہ کا استعمال کرنا اس حالت میں اصولی تدبیریں ہیں۔

(۵۲) معجون زر عونی: مرچ سیاہ، پیپل، سونٹھ، تاج، دار چینی، لوہگ، خولجان ہر ایک اتولہ، تودری سرخ، نوسادر، بہمن سفید، بہمن سرخ، ستادر، اندر جو شیریں، قسط شیریں، ناگر موتھا، بانگھڑ ہر ایک ۳ اتولہ کوٹ چھان کر سہ چند شہد میں معجون بناویں، خوراک ۷ ماش سے ۹ ماش تک۔

(۵۳) طلاء منعظ: پکھر مول، کوٹ تلخ ہر ایک اتولہ، منسل ۶ ماشہ، آب تمبلی، آب برگ دھتورہ، آب برگ کٹائی خور، ہر ایک ۳ اتولہ، روغن کنجد ۶ اتولہ، اول دوائیوں کو پانیوں میں جو ذکر ہوئے کھل کریں، یہاں تک کہ کھل کرتے کرتے خشک ہو جائیں، اس کے بعد روغن کنجد ملا کر دوبارہ پھر کھل کریں، جب خوب کھل ہو جائے حفاظت سے رکھیں۔ رات کے وقت ایک کپڑے پر بقدر ضرورت لگا کر حشفہ بچا کر پیٹ دیں، صبح کے وقت کھول لیں، اسی طرح ایک ہفتہ تک کریں۔

(۵۴) نسخہ: گدھے کے پیشاب کا تلچٹ اتولہ، ہڑتال طبعی، ۳ ماشہ، سہاب

(پارہ)، مردار سنگ، ۳ ماشہ، سم الفار ۳ ماشہ، اول ہر سال اور سیماب کو ۲ یوم تک کھل کریں، پھر مردار سنگ اور سم الفار ملا کر خوب کھل کریں، پھر گدھے کے پیشاب کی تھمٹ ملا دیں، اور ۳ تولہ عرق کھیلی شامل کر کے اس قدر کھل کریں کہ تمام پانی خشک ہو جاوے، بعد ازاں روغن گاؤے تولہ ملا کر دو یوم کھل کریں اور احتیاط سے رکھیں، ایک رتی حشفہ اور سیون چھوڑ کر طلاء کریں اور برنگ پان نیم گرم باندھیں۔ ایک ایک روز درمیان چھوڑ کر پندرہ روز تک استعمال کریں، آبدست آب گرم سے لیں۔

(۵۵) نسخہ: دو تولہ سنگیا کی ایک ڈلی ۷ روز شیر مدار (آٹھ کا دودھ) میں بھگو کر رکھ دیں، اس کے بعد نکال کر مسکہ گاؤ میں کھل کریں، اور چینی کی پیالی میں ایک طرف خمدار ہو، ڈال کر دھوپ میں رکھیں، تاکہ سورج کی گرمی سے روغن پکھل کر جدا ہو جائے، لیکن خیال رکھیں کہ سنگیا کا کوئی ذرہ روغن کے ہمراہ نہ آوے، جس قدر روغن نکلے اس کو کھل میں ڈالیں اور فی تولہ روغن کے حساب سے زعفران، مشک ہر ایک دورتی، جو تری، لونگ، عاقر قرحا، جاتقل، بید بہوٹی ہر ایک ایک ماشہ، جنبر اشہب دو چاول ملا کر ایک روز تمام کھل کریں، اور احتیاط سے رکھیں۔ حشفہ اور سیون چھوڑ کر دو قطروں سے عضو پر مالش کریں، اور بھوج تیر بانڈھ کر کپڑے سے لپیٹ دیں۔ ۸ پہر کے بعد نیا روغن لگا دیں، دھونے کی ضرورت نہیں، بعض مریضوں کو دو روز کے بعد، اور بعض کو ہفتے کے بعد باریک باریک دانہ نکل آتے ہیں، اس دن ایک دفعہ روغن لگا کر موقوف کریں، اور روغن زرد خاص لگائیں، جب دانہ خشک ہو جائیں، پھر وہی طلاء لگائیں، غرضکہ ایک ماہ تک اسی طرح لگاتے رہیں، انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہوگا، کئی مرتبہ تجربہ ہو چکا ہے۔

(۵۶) نسخہ: مغز چار جیل (ناریل) سالم میں ۴ تولہ سوئدہ کا تیل اور اتولہ سم الفار سفید (سنگیا) ملا کر ڈال دیں، اور مضبوط ڈاٹ لگا کر چاروں طرف گیہوں کا آنا گوندہ کر لگائیں، اور گولہ سا بنالیں، اور کڑا ہی میں رکھ کر اس قدر گھی ڈالیں کہ وہ گولہ گھی میں ڈوب جائے، اور کڑا ہی کے نیچے نرم آنچ جلائیں، جب کہ آنا سرخ ہو جائے، اتار لیں اور گولہ میں سے شخشا ہونے کے بعد روغن نکال کر شیشی میں بحفاظت رکھیں۔ اس کے بعد کافور ایک تولہ، کلورل ہائیڈریٹ اتولہ، ست لوبان ۳ ماشہ تینوں کو باہم ملا کر اس قدر کھل کریں کہ مخلول ہو جائے،

اب یہ مخلول اور روغن ساٹھہ مذکور اتولہ، روغن مالکینی ۶ ماشہ، روغن دھتورہ ۳ ماشہ، روغن لوبک ۳ ماشہ، روغن دار چینی ۳ ماشہ، کروشن آیل ۲ ماشہ باہم ملا کر اس قدر کھریں کہ ایک جسم ہو جائیں۔ شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت استعمال سیون اور حشفہ بچا کر دورتی کے قریب عضو خاص پر مالش کریں اور اوپر برگ پان بانڈھیں، اس مرض میں از حد مفید ہے۔

(۵۷) نسخہ طلاء مورچہ: مورچہ ۲۰۰ عدد، گل زرگس ۳ عدد، روغن تمبیلی ۱۰

تولہ کا بھی استعمال اس باب میں بہت مفید ہے۔

حکیم محمد ارزانی صاحب طب اکبر میں یہ فرماتے ہیں، کہ قنصب کو پہلے موئے کھردرے کپڑے سے آہستہ آہستہ رگڑیں، تاکہ وہ سرخ ہو جاوے، اس وقت کوئی روغن مناسب، خاص کر روغن مورچہ ملائیں، تاکہ مسامات بند ہو جائیں اور خون جو رگڑنے سے اس میں آگیا ہے تحلیل نہ ہونے پاوے، پھر اس کے بعد روغن زفت کا طلاء کریں کہ اس سے خون مجتمع ہو کر اس کو فرہ کرے گا، حکیم ممدوح خیال کرتے ہیں کہ اگر اس عمل پر مداومت کی جاوے تو کچھ عرصہ بعد قنصب فرہ ہو جاوے گا۔

(۵۸) نسخہ روغن مورچہ: چوٹی سلیمانی ۷ عدد لیکر چھپایا تمبیلی کے تیل میں ڈال کر شیشے کا منہ خوب بند کر دیں اور آٹھ پہر تک بھیڑ کی بیگنیوں میں اُسے دبائے رکھیں، اس کے بعد اسے نکالیں، پس روغن مورچہ تیار ہو گیا۔ اسی معمول پر اس روغن کو نکال کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر خوب مالش کریں۔

فائدہ: حکیم ارزانی کا خیال ہے کہ اس سے صرف فرہ ہی نہیں آوے گی، بلکہ با بھی زیادہ ہوگی۔

شیخ الرئیس، بو علی سینا فرماتے ہیں

کہ جو تک کو کچے ناریل میں جس کا پانی خشک نہ ہوا ہو، ڈال کر دو ہفتے چھوڑیں، پھر ان کو نکال کر اور پس کر طلا کریں۔

جالینوس

مشہور معروف حکیم جالینوس کا بیان ہے کہ میں نے ایک چینی غلام ناقص لا آلت کا

علاج کیا تھا، اور قضب کو رگڑ کر اور گرم پانی سے دھو کر میں اس پر زفت کا طلاء کیا کرتا تھا اس طریق علاج سے ذکر فریبہ بھی ہو گیا اور لمبا بھی۔

سویدی

سویدی کا قول ہے کہ قضب کو گرم پانی سے خوب رگڑ کر دھویا جاوے اور پھر اس کو روغن بلساں اور زیتون سے چرب کیا جاوے، کہ اس سے وہ فریبہ ہو جاتا ہے، کچوے، چونک، بیر، بوٹی ان سب کو خشک کر لیا جاوے، پھر ان کو زہیق، یاسوسن یا کنجد کے تیل میں پیس کر اس تیل کی مالش کی جاوے، مثلاً رات کو یہ عمل کیا جاوے اور صبح اسے گرم پانی سے دھو ڈالا جائے۔

(۵۹) تجربہ دیگر: ایک اتنا بڑا میڈک لو، جو خشک ہونے پر وزن میں پاؤ سیر رہے، اس میں چونک خشک، کچوے خشک، گدھی کا مغز ہر ایک پاؤ سیر لے کر سب کو آتشی ششے میں رکھ کر گل حکمت کر کے چویہ کھینچ لیں اور چویہ کی مالش کریں۔

(۶۰) دیگر: اسکندناگوری دو دمام، دھتورہ کے رس میں پیس کر گائے کے مسکے میں ملا کر دھتورہ خالی کر کے اس میں بھر دے اور سات روز تک اس میں بھرا رہنے دے، سات روز بعد پشت ذکر کو بھینس کے گوہر سے ملیں، اور پھر دوائی مذکورہ بالا کو قضب پر طلا کریں، اور کپڑا لپیٹ کر سو رہیں، صبح کو گرم پانی سے دھو ڈالیں، سختی اور درازی آجائے گی۔

(۶۱) کوتاہی قضب: کا سبب کبھی جلق ہوتا ہے، کیونکہ قضب کی جلد کا بالائی پرت جس کو بشرہ کہتے ہیں اور جس کی ساخت میں مچھلی کے چھلکوں کی طرح بہت چھوٹے چھوٹے ذرات ہوتے ہیں اس کی واضح مثالیں آپ یوں سمجھئے کہ جاڑے کے دنوں میں سر کو خوب کھجلائیے کس قدر بھوسی سر سے گرتی ہے یا حجامت کے بعد برش کے پھیرنے سے اس میں جمع ہو جاتی ہے، یہ سب وہی طبقہ بشرہ کے چھوٹے چھوٹے ذرات ہیں جو رگڑنے سے اترتے جاتے ہیں اور ان کی جگہ پر اور نئے پیدا ہو جاتے ہیں، اور یہ سر ہی تک مخصوص نہیں ہے بلکہ جسم کے کسی حصہ میں بھی ناخون یا کوئی سخت چیز سے کھجلا یا جاتا ہے، تو ویسا ہی چھوٹے چھوٹے ذرے اور پتلے پتلے چھلکے خشک اکھڑتے ہوئے نظر آتے ہیں، گرمی کے زمانہ میں پسینہ کے آبی اجزاء روغن مواد کے ساتھ مل کر بیوں کی طرح لے لے ہو کر اترتے ہیں، بس جلق ملتا ہاتھ کے سخت رگڑوں سے وہ ذرات برابر اترتے جاتے ہیں، اور قضب کے گھڑی گھڑی

انتشار و خیزش اور بار بار کی حرکات و افعال سے نئے اجزاء بھی تحلیل و فنا ہو جاتے ہیں، اس لئے بدل مانتھل کے نہ ہونے سے اس کی وہ پہلی سی قوت و حالت قائم نہیں رہتی، بلکہ دن بدن لاغری و کوتاہی پیدا ہونے لگتی ہے، جو آخر کار ایک چھوٹے بچے کے عضو کے مشابہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

مقالہ اول کے باب دوم میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ کسی عضو کی پرورش و افزائش کے لئے اس کے اندر خون کی کافی مقدار مہیا ہونا چاہئے، تاکہ اس کے اجزاء اور ذرے اپنی قوت جاذبہ سے خون سے جذب کرے اور نئے اجزاء ان تحلیل شدہ اجزاء کے قائم مقام بنا کر اس عضو کی حالت و شکل کو برقرار رکھیں اور اس میں کوئی نمایاں انحطاط نہ ہونے دیں۔ مگر مجلوق کے قصب میں نہ تو کافی مقدار سے خون مہیا ہو سکتا ہے، اور نہ اس کے اجزاء و ذرات میں قوت انجذاب رہتی ہے۔

خون اس لئے کافی مقدار سے نہیں ہوتا کہ مجلوق جلق لگاتے وقت عضو کو مٹھی میں خوب دبائے رکھتا ہے جس سے تجاویز قصب اور شرائین کا وہ باریک جال جو تجاویف کی دیواروں میں پھیلا ہوا ہے، دب کر خون سے لبریز نہیں ہو سکتا، اور نیز بار بار کے رگڑوں سے اس میں تشنج واقع ہو جاتا ہے، یعنی عروق دمویہ کے اندر خون کو حرکت لانے والا نظام عصبی اور عصلے سکڑ جاتے ہیں، جو عضو میں تغذیہ و نمو کے لئے کافی مقدار سے خون نہیں پہنچاتے۔

اور مجلوق کے قصب میں خون سے اصلی مواد کو جذب کرنے کی قوت اس لئے نہیں رہتی، کہ بہ سبب کثرت جلق اور شدید رگڑوں کے اجسام اجوف و جسم اسنجی کی ساخت خراب ہو جاتی ہے۔ اور ان کے خانے پچک جاتے ہیں، خانوں کے اندر سکڑنے اور تنے والے ریشے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اور یہ عام بات ہے کہ جب کسی عضو کی ساخت اور اس کے ترکیبی اجزاء کی وضع میں فتور واقع ہو جاتا ہے، تو ان میں اپنی صفات کے مشابہ خون سے مواد جذب کرنے کی قوت بھی باقی نہیں رہتی۔ اس واسطے ان کا قصب چھوٹا اور پتلا پڑ جاتا ہے۔

علامات

گرچہ بعض مریض خود بھی اس عادت مذموم کا اقرار کرتے ہیں، مگر پھر بھی بعض ایسی علامات ہیں جو مجلوقین کی شناخت کے لئے کافی دلیلیں ہیں، تفصیل کے لئے جلق کی بحث

رکھیں۔

(۶۱) علاج نسخہ: پیاز عصل ایک عدد، پیاز زرگس ۷ عدد، کو لکڑی کی چھری سے نکلے کر کے اس قدر بھیڑ کے دودھ میں بھگوئیں کہ جس میں پیاز اچھی طرح ڈوب جائے اور اتنے عرصہ تک رکھیں کہ تمام دودھ کو جذب کر جائے، اس کے بعد کوٹھ تلخ، مغز بنول، ستاور، عاقر قرحا، دار چینی، بیج ہر ایک اتولہ، کوٹ چھان کر جو تک خشک، پتہ گائے، مومیائی، عنبر اشہب ہر ایک ۶ ماشہ، شیر کی چربی، گائے کی چربی، ہر ایک ۲ ماشہ، روغن رائی نیل ۹ ماشہ، تمام کو ایک جگہ جمع کر کے کھل کریں، مثل ضما یا طلاء کے ہو جائے، اس کے بعد بحفاظت رکھیں، اور بقدر ضرورت استعمال کریں۔

(۶۲) نسخہ: رسکپور ۱۰ ماشہ، گھونگھی سفید، افیون ہر ایک ۱. تولہ، مالکگنی، تخم دھتورہ، ہینگ، بیج کنیر سفید، ہر ایک ۳. تولہ، روغن کنجد بقدر حاجت، دواؤں کو کوٹ کر روغن کنجد سے چرب کریں، اور تمام رات رہنے دیں، صبح کے وقت شیشی میں ڈال کر بہ طریق معروف روغن نکالیں، اور بدستور استعمال کریں۔

(۶۳) نسخہ: چربی شیر اتولہ ۵. ماشہ، چربی خوک جنگلی مقام خسیہ کی ایک تولہ ۵. ماشہ، چربی و مغز ساٹھ، چربی و مغز نیولا ہر ایک دو عدد، مغز خوک جنگلی ۴ عدد، مغز کنجشک خانگی ۱ عدد، خراطین ۱۴ ماشہ، جو تک خشک ۷ عدد، بیر بہوٹی ۱۴ ماشہ، چرک گوش آدمی ۲ تولہ ۴ ماشہ، ہیرا ہنگ ۲ تولہ ۴ ماشہ، کانود بھیم سنی ۲ تولہ ۴ ماشہ، زعفران ۲ تولہ ۴ ماشہ، دار چینی ۱۴ ماشہ، جاوتری ۲ تولہ ۴ ماشہ، جوز بوا ۱۴ ماشہ، اجوائن خراسانی ۲ تولہ ۴ ماشہ، آس بچگان ۱۴ ماشہ، مالکگنی ۲ تولہ ۴ ماشہ، عاقر قرحا ۱۴ ماشہ، شگرف ۲ تولہ ۴ ماشہ، قر نفل ۲ تولہ ۴ ماشہ، بھلانواں دکھنی ۴ عدد، پوست بیج کنیر سفید ۲ تولہ ۴ ماشہ، زہر بچھناک ۱۴ ماشہ، کیسر کشمیر ۲ تولہ ۴ ماشہ، سہاکہ ۲ تولہ ۴ ماشہ، گدہ زرگس دو عدد، گھونچی سفید ۱۴ ماشہ، کوٹنے کی دوائیں کوٹ کر باقی ان میں شامل کر کے کھل کرتے جاویں، بارہ پہر کے بعد، پختہ کیلے کے پھلی کو نرم کر کے اس پر لگا کر رات بھر رہنے دیں، اگر پھلی صبح کو سخت ہو جائے، تو سمجھو تیار ہے، ورنہ اور چار پہر کھل کریں۔ ایک دورتی طلاء، حشفہ وسیون بچا کر مالش کر کے اوپر بنگلہ پان باندھ کر کچا سوت لپیٹ دیں اور عضو کو پیٹ کی طرف کر کے لنگوٹ کس دیں، صبح کھول کر ایک گھنٹہ بعد نیم گرم پانی سے دھو

ڈالیں، جب متواتر استعمال سے کچھ دانے نکل آویں تو طلا کا استعمال چھوڑ کر صرف مسکے لگانے رہیں۔ جب آرام ہو جائے پھر طلا شروع کر دیں، اسی طرح تین دفعہ کریں۔

اس کے استعمال سے پشترے یوم نمک طعام ۵ تولہ اور حشیہ ۵ تولہ کو ۱۲ سیر پانی میں ملا کر جوش کر کے زیر ناف دھا لیا کریں، تو نہایت سریع النفع اور مفید ثابت ہوگا۔
نوٹ: دوران استعمال میں سرد پانی سے غسل، استنجا اور مباشرت سے پرہیز کرائیں۔

فائدہ: بعض مجربین اس کو اس طرح سے استعمال کرتے ہیں، کہ ایک پٹی کپڑے کی برابر قزیب کے لے کر دو تیار شدہ اس پر لگا کر باندھ دیویں اور تین یوم تک برابر باندھے رکھیں، بعد تین یوم کے کھول ڈالیں، اور دوسری لگاویں، بعد تین یوم کے پھر تیسری لگاویں، اس کے بعد قدرت خدا کا مشاہدہ فرمادیں۔

کجی قزیب

##

قزیب کا ٹیڑھا ہو جانا، جس کے وقوع کا سبب کبھی تو سوزاک کی کریات ہوتی ہیں، جو قزیب کی ساخت کو متغیر کر کے اس میں ریم پیپ پیدا کر دیتی ہیں، اور خیزش و انتشار کے وقت وہ مواد مترشحہ قزیب کے اجسام اجوف یا جسم استنجی میں مجتمع ہو کر حالت استادگی میں نیچے کی طرف یا دائیں بائیں کو ٹیڑھا ہو جاتا ہے، پس وہ مواد جس طرف کو اکٹھا ہو گیا، اسی طرف عضو کو ٹیڑھا کر دیتا ہے، اور کبھی زیادہ بارد اور یا بس ادویہ کے استعمال سے وہ مواد ان اجسام میں منجمد اور گلٹی بن کر رہ جاتا ہے، جس سے اس وقت بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے، کہ وہ مواد اگر جسم استنجی میں گلٹی بن کر رہ گیا ہے تو بوقت انتشار نیچے کی طرف جھک جاتا ہے، اور اگر داہنے جسم اجوف میں اکٹھا ہو گیا تو داہنی طرف، اور اگر بائیں جسم میں جمع ہو گیا تو بائیں طرف ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

اور کبھی کثرت جلق میں یہ صورت نمودار ہو جاتی ہے، کہ ہاتھ کے شدید رگڑوں اور انگلیوں کے سخت دباؤ سے کوئی نہ کوئی جسم دب جاتا ہے، تو بس جس طرف کا جسم دب گیا وہ حالت استادگی میں خون سے لبریز نہیں ہوتا، خالی رہ جاتا ہے اور دوسری طرف کا جسم صحیح ہنگام نعوظ میں بخوبی پھیل کر تن جاتا ہے، اور اپنی قوت سے ماؤف حصے کو بھی کھینچ لیتا ہے، جس

سے قزیب ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

اور کبھی اس کا سبب یہ ہوتا ہے، کہ آلت کے وہ عملیے جن کو عضلات آلت خیز کہا جاتا ہے جو ایک دوسرے سے علیحدہ اجسام فوقانی سے چسپاں، اور ہنگام اختشار میں ان دونوں متوازی استوائی مجوف اجسام کو مساوی طور پر تانے رکھتے ہیں، ان کے عصبانی حصوں میں کسی وجہ سے کھنچاؤ پیدا ہو جاتی ہے، بس جس حصہ میں کھنچاؤ پیدا ہو گئی اسی طرف کو حالت استادگی میں قزیب بھی ٹیڑھا ہو جاتا ہے، جو ان تمام صورتوں میں قزیب بوجہ ٹیڑھا ہونے کے گردن رحم میں داخل نہیں ہو سکتا، اور نہ منی سیدھی طور پر ٹھیک رحم کے منہ پر پہنچ سکتی ہے، اس لئے قزیب کی یہ حالت تقویت باہ اور القاح تاسلی کے لئے تشفی بخش نہیں۔

علامات

پہلی صورت میں سوزاک کی نشانیاں پائی جاتی ہیں، اور دوسری صورت میں عضو لاغر، اس کی جلدی رنگت پھکی، سیاہی مائل رہتی ہے، اور تیسری صورت میں عضو چھوٹا اور جس طرف کی ساق سکڑی ہوئی ہوتی ہے، اسی طرف عضو مل کھایا ہوا پڑا رہتا ہے۔

علاج

پہلی صورت میں طریقہ علاج یہ ہے، کہ اول سوزاک اور قرح سوزاک کا علاج کریں اور جب دیکھیں کہ قرح مدل ہو گئے اور مواد سب تحلیل ہو گیا، تو اس کے بعد اس مجموعہ میں وہ طلا اور معجونیں استعمال میں لادیں، جو مقوی اور مصفی ہوں، اور دوسری اور تیسری صورت میں وہ دوائیں کام میں لادیں جو مخلوق کے علاج میں بیان ہو چکی ہیں اور یہ ضماہ بھی مفید ہے۔

(۶۳) نسخہ: چائے سیاہ کی پتی، خراطین مصفی، مدن مست ہر ایک ۶ ماشہ، شراب

تند میں سلق کر کے خسیوں کے نیچے سیون پر ضماہ کریں، آٹھ دس روز تک کافی ہے۔

(۶۵) نسخہ طلا: قلم زگس مع گل ۱۰۰ عدد، مویزج، جانتل، عاقر قرحا، بیر بہوٹی

ہر ایک اتولہ، فریون زرد دوسرخ، زعفران ہر ایک ۶ ماشہ، جنبدید ستر، مشک نافہ ہر ایک دو

ماشہ، بادام ۱۰ اتولہ، تمام ادویہ کو نیم کوب کر کے ایک پرانے برتن میں ڈال کر اور بطریق پتال

خبر روغن نکال کے حفاظت سے رکھیں، اور ایک سینک روغن کی ذکر پر مالش کر کے اوپر
برگ پان باندھیں اور ایک سینک پان میں لگا کر کھاویں۔

استرخاء قضیب

گرچہ اعضاء تناسل کے اکثر امراض میں عصبی بد نظمی کو بہت کچھ دخل ہے، مگر
استرخاء قضیب ان میں خاص طور پر قابل ذکر ہے، کیونکہ یہ خاص عصبی بیماری ہے، اور عصبی
بیماریوں کی تحقیق نہایت مشکل امر ہے، جب تک طبیب نظام عصبی کے ہر ایک حصہ کی تشریح
سے اچھی طرح واقفیت نہیں رکھتا، تب تک ان بیماریوں کی ماہیت سے بخوبی واقف نہیں
ہو سکتا، اس لئے تمثیل کے طور پر پہلے ہم ایک ظاہری مثال سے نظام عصبی کے اعمال
و تاثرات کو بیان کرتے ہیں، تاکہ عصبی بیماریوں کی ماہیت اور استرخاء قضیب کی حقیقت کسی
قدر سمجھ میں آجائے۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ تحقیقات علمی اور اعمال کیمیائی میں دماغ کے اعصاب،
و قوت برق کو باہم وہی نسبت ہے، جو بیڑی اور بجلی کے تاروں اور برق کو آپس میں تعلق ہے،
اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جس طرح رگڑ اور دوسری کیمیائی ترکیب سے بجلی کا ظہور یا اس میں فتور
لاحق ہوتا ہے، ویسے جسم انسان میں بھی عمل میں آتا ہے۔

چنانچہ بجلی کے عمل میں خلل ایک تو خزانہ کے فتور سے واقع ہوتا ہے، اور دوم
تاروں یا اس کے اختتامی سروں سے، مگر بنا بر تقسیم، پھر یہ بھی دو طرح پر ہوتا ہے۔

ایک تو بیڑی میں کسی خارجی اشتعال سے قوت برق کے زیادہ ہو جانے سے، جو اس
صورت میں برق کی ناقص تاریں کم قوت ہونے کی وجہ سے جل جاتی ہیں، جس سے اس کے
اختتامی سروں تک اتصال عمل کا اثر منقطع ہو جاتا ہے۔

اور دوسرا کبھی قوت برق کے کم ہو جانے سے جو اس صورت میں نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ برق کی رُو وہاں تک پہنچ نہیں سکتی۔

اور اختتامی سروں سے بھی بجلی کے تاروں میں نقصان دو طرح ظہور میں آتا ہے۔
ایک تو احترازی صورت میں جس کی وجہ اکثر رگڑ کی زیادتی ہوتی ہے، مگر اس کا
نقصان مقامی طور پر ہوتا ہے، جیسا پنکھا زیادہ چلتے چلتے اور رگڑ کھا کھا کے برق میں اشتعال

کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اور پٹکے کے اندر کی سب تاریں جل جاتی ہیں، مگر باہر کی برقی تاروں پر اس کا اثر کچھ نہیں ہوتا۔

اور دوم بجلی کے تاروں پر نمی اور سردی کا اثر پہنچ جانے سے وہ تاروں کی برقی قوت کو بادیتا ہے جس سے (بلب) یا پٹکے میں مطلوبہ مقدار پر برقی طاقت نہیں پہنچتی۔

بس ویسے ہی نظام عصبی کی ترکیب عمل اور انعکاس اثر کا بھی سلسلہ ہے، کہ کبھی تو اعصاب کے فعل میں فتور، دماغ اور حرام مغز کے ماؤف ہونے سے ہوتا ہے اور کبھی اختتامی سردوں میں صدمہ پہنچنے سے اعصاب کا فعل ست ہو جاتا ہے، گو کہ مرکز اعصاب میں خلل ہونے سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا اثر سارے جسم کو معطل کرنے، یا کسی خاص عضو پر پڑے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ عصب کے کسی جوڑ تک رہ جائے، جیسا برق کا اثر کٹاؤ تک رہ جاتا ہے مگر اعصاب کے اختتامی سرے جب ماؤف ہو جاتے ہیں، تو ان کا اثر عموماً مقامی یا عضوی ہوا کرتا ہے اور وہ بھی اسی طرح پر کہ اگر خارجی دباؤ، یا شدید رگڑوں سے ان میں قوت برق حیوانی زیادہ نفوذ کر گئی ہے، تو وہ اینٹھ جاتی ہیں جس سے عضو اپنا کام انجام نہیں دے سکتا، اور اگر رطوبت اور برودت پہنچ گئی تو اس حالت میں ان کی قوت، حرکت دب جاتی ہے۔

بس استرخاء قضیب میں بھی یہ ہی آخری دو صورتیں ہوتی ہیں، یعنی یا تو جلق میں ہاتھ کے شدید رگڑوں سے برق حیوانی اعصاب میں زیادہ ہوتی ہے، جس سے قضیب کے پٹھے اینٹھ جاتے ہیں، اور اجسام اجوف کی موٹی جھلی جو تصویر ۹ میں نمبر ۱۵، جس پر لگا ہوا ہے، رگڑوں سے کھنچ جاتی ہیں، اس کے نیچے کی شاخیں پچک جاتی ہیں، نسج انتصابی سکڑ جاتا ہے اور دوران خون کے روکنے کی قابلیت اس میں نہیں رہتی، عصبی ساخت خراب ہو جاتی ہے۔ قضیب اپنا طبعی کام چھوڑ دیتا ہے۔

دوسری صورت میں مسلسل نمی اور سردی کے تاثرات سے عصبی شاخوں کی حرارت اور قوت حرکت کمزور ہو جاتی ہے، اور اس وقت قضیب کے پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، دوران خون کا عمل ست ہونے لگتا ہے، اور اجوف کے ریشہ دار جھلی کے خانوں میں رطوبت پیدا ہونے لگتی ہے اور رفتہ رفتہ عضو کی قوت بالکل مفقود ہو جاتی ہے جس سے وہ پھر اپنا طبعی کام انجام نہیں دے سکتا۔ کیونکہ

لان البرودة ليست القوى والرطوبة مسترخي لها ومعاونته البرودة في هذا الفعل
 اور عموماً یہ شکایت مجامعت کے بعد فوراً عضو کو آب سرد سے دھونے یا ٹھنڈی اور
 مرطوب جگہ پر مدت مزید تک بیٹھنے یا پیشاب کی جلن میں قضیب پر گھڑی گھڑی ٹھنڈا پانی
 ڈالنے یا کر بھر پانی میں کام کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات

پہلی صورت میں قضیب چھوٹا، باریک، رنگت میں سیاہی مائل ہونے کے علاوہ مجلوق
 کی وہ اکثر نشانیاں پائی جاتی ہیں، جو صغر القضیب کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں اور دوسری
 صورت میں قضیب چھوٹے سے سرد، اور نفس الامر میں نہیں، بلکہ دیکھنے میں کسی قدر پھولا
 ہوا، ناہموار، بطنی الحس، انتشار کے وقت نرم اور ایک طرف کو جھکا ہوا رہتا ہے۔

علاج

پہلی صورت میں ان نسخوں کو موقع محل سے کام میں لاویں، جو صغر القضیب میں
 بیان ہو چکے، اور دوسری صورت میں معجون جالینوس لولوی اور لیوب کبیر وغیرہ استعمال کرنا از
 حد مفید ہوتا ہے، اور ذیل کے نسخے بھی اس صورت میں مفید ہیں۔
 (۶۶) نسخہ: گھونچی سفید، افیون ہر ایک ۲۱ ماشہ، مالکینی ۳. تولہ، تخم دھتورہ
 ۳ تولہ، پوست بچ کنیر سفید ۳. تولہ، رسکپور ۲. ماشہ، روغن کنجد سیاہ بقدر ضرورت جملہ ادویہ کو
 باریک پیس کر جس قدر روغن کنجد کی ضرورت ہو ڈال کر کھل کریں، اور ایک بوتل میں ڈال
 کر اس کے منہ میں باؤں کی ڈاٹ لگا کر ایک گھڑے میں نیچے پیالہ رکھ کر بوتل کو اوندھا کر رکھ
 دیں، اس کے بعد بوتل کے اوپر نرم آنچ دیں، روغن پیالہ میں جمع ہو جاوے گا، جب جمع
 ہو جاوے احتیاط سے رکھیں، اور بطریق معروف استعمال کریں۔

(۶۷) نسخہ: چربی مارماہی ۲. تولہ، چربی سو سمار ۲. تولہ، روغن نار جیل ۵ تولہ جو تک
 ۲۰ عدد، روغن بنولہ ۲. تولہ روغن ترب (مولی) ۲. تولہ، مغز مینڈک سبز رنگ جنگلی ۴ عدد،
 زنبور سرخ کلاں (بھڑیا نیر) ۱۵ عدد، مغز کنجشک ۴۰ عدد، آب برگ کنیر سفید پاؤ سیر، سب کو پکا
 کر توام بنالیں، پھر اس میں دو سو چوٹے سرخ رنگ ڈال کر بند کر کے ۴۰ روز سخت دھوپ میں

رکھیں اور روزانہ مالش کریں۔

(۶۸) نسخہ: ایون مصری ایک درم، جائفل ایک مثقال، دار چینی سوا مثقال، عاقر
ترمانف مثقال، پیاز زگس ڈھائی مثقال، پوست بچ کنیر سفید ۵ مثقال، کوٹ کر ۴ ساعت
بخوبی شراب مقطر کے ساتھ پیسیں اور قرص بنا کر خشک کریں، وقت حاجت شراب ڈھیں پس
کر طلا کریں۔

قروح القضیب

==

قروح جمع قرحہ کی ہے، اور قرحہ کا اطلاق اس زخم پر ہوتا ہے، جس میں ریم پیپ
پڑ گئی ہو، پس قضیب کا وہ زخم جو کریات سوزاک سے متورم ہو کر تھخ (پیپ بننا) میں تبدیل
ہو گیا یا آتشگی مادے سے اس میں ریم پیپ پیدا ہو گئی ہو، یا کسی تیز اور حار مادے سے قرحہ ہو گیا
ہو، عام اس کے کہ وہ قرحہ قضیب کے اگلے حصہ (حشفہ) میں واقع ہوا ہو، یا جسم میں یا غدہ
قدامیہ میں، ان سب حالتوں میں فعل مباشرت طبعی طور پر جوش و خروش کے ساتھ انجام
نہیں پاسکتا، کیونکہ اگر سامنے والا حصہ (حشفہ) مبتلائے مرض رہا تو اس صورت میں کئی ایک
شکلیں اس فعل کی منافی ہو جاتی ہیں۔

مثلاً کبھی تو اس پر (حشفہ اور کنارے پر) سرخ سفید دانے نکل آتے ہیں، جیسا تصویر
نمبر ۳۲ میں دکھایا گیا ہے، جو کپڑا لگنے سے بھی درد اور کرب ہوتا ہے، چہ جائیکہ مباشرت کا
انجام دینا۔

اور کبھی وہاں پر فاسد ریشے جمع ہو کر دہانہ اعلیٰ کو تنگ کر دیتے ہیں، جس سے انزال
کے وقت خروج منی میں سخت مصیبت پیش آتی ہے، جو ہرگز قابل برداشت نہیں ہوتی۔
اور تیسری یہ بات بھی ہے، کہ حشفہ کا سرا حقیقت میں جسم اسٹنجی کا اختتامی پھیلاؤ
ہے اور ہنگام نعوظ میں جس وقت جسم اسٹنجی خون سے بھرنے لگتا ہے اور جب حشفہ میں وہ خون
آتا ہے، متفرج ہونے کی وجہ سے اس میں کامل دغدغہ نہیں ہوتا، جو اپنی تاثیر منعکس سے
ادعیہ منی کو متاثر کر کے منی کو بیجان میں لائے تاکہ جوش و تندی کے ساتھ یہ کام تمام پائے۔
ویسا ہی جسم قضیب میں، اگر قرحہ ہو گیا ہو تو اس صورت میں بھی کئی ایک شکلیں
اس فعل کی منافی ہو جاتی ہیں۔

مثلاً کبھی انتشار کے وقت وہ مواد ایک جا اکٹھا ہو جاتا ہے اور جس طرف اکٹھا ہوتا ہے، اسی طرف قصب بھی ٹیڑھا ہو جاتا ہے، جو بوجہ ٹیڑھا ہو جانے کے نہ تو گردن رحم میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ سیدھے طور پر منی کو نم رحم تک پہنچانے کے قابل رہتا ہے۔ اور کبھی اس جگہ پر فاسد ریشوں کا اجتماع ہو کر مجری البول کا وہ حصہ تنگ ہو جاتا ہے، جس سے انزال کے وقت منی کے نکلنے میں ویسی ہی تکلیف ہوتی ہے، جیسا دہانہ اعلیٰ کی تنگی میں۔

اور کبھی یہ شکل واقع ہوتی ہے کہ وہ مقام متقرب سکڑ جاتا ہے، جیسا عموماً قروح میں ہوتا ہے، جس سے استادگی کے وقت اس جگہ پر کھنچاؤ پڑ جاتا ہے، اور اس وقت جو تکلیف اور مصیبت سامنے آتی ہے، بس خدا ہی بچائے۔

اور اگر غدہ قدامیہ متقرب ہو گیا تو اس میں بھی ویسا ہی قیاس کر لیجئے، اور علاوہ ازیں کچھ اسی تک نہیں ہے کہ قروح قصب براہ راست عضو یا اعضائے متصلہ (ادعیہ منی، انڈیدوس) کی ساخت کو خراب یا برباد کر دینے پر ضعف باہ کے باعث ہوتے ہیں، بلکہ ان کا مہلک اور مضعف باہ اثر بالواسطہ بھی پڑتا ہے، جیسے خون کے پیپ دار اور متعفن ہو جانے، گٹھیا یا التهاب بطنہ قلب وغیرہ وغیرہ میں دیکھا گیا ہے، اس لئے ان کے ہوتے ہوئے ضعف باہ کا ہونا اور اس فعل کو طبعی طور پر انجام نہ دے سکتا ایک لازمی امر ہے۔

علامات

گرچہ اس حالت میں اور دوسری تکلیفیں بہت کم ہو جاتی ہیں مگر پھر بھی ریم پیپ برابر آتی رہتی ہے، جو کبھی پتلی اور کبھی گاڑھی ہوتی ہے۔ اس کی مقدار کے متعلق بھی کوئی خاص یقین نہیں کیا جاسکتا۔ مگر کم سے کم اس قدر تو ضرور ہی رہتی ہے جو سوراخ بول کے کنارے چسکی رہتی ہے۔

اور نیز قارورہ میں بھی ریم پیپ کے گالے موجود ہوتے ہیں، اور خاص کر قرحہ غدہ قدامیہ کی حالت میں تو دھاگے کے مانند مخاطیہ کے روئے نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی پیشاب کرتے وقت جلن اور درد بھی محسوس ہوتا ہے، مگر جماع کے بعد تو عموماً زیادہ سوزش ہو جاتی ہے، اور مقام قرحہ پر پیپ اور فاسد ریشے اکٹھے ہو جانے سے یا سکڑ

جانے سے اعلیل (نالی) تنگ ہو جاتی ہے، بلکہ پیشاب کبھی بند بھی ہو جاتا ہے۔ العیاذ باللہ

علاج

قروح قضیب میں چونکہ عموماً مقام متقرح پر فاسد ریشوں اور غلیظ پیپ کا اجتماع ہو جاتا ہے، جو ان کا دفعیہ معمولی ادویہ سے دشوار گزار ہوتا ہے، اس لئے پہلے ان کو کسی قدر تیز اور اکال ادویہ سے صاف کر دینا چاہئے اور اس کے بعد ایسی ادویہ کا استعمال کرنا چاہئے جو مدمل ہوں، لیکن یہ امر بھی قابل لحاظ ہے، کہ اگر قرحہ حشفہ یا جسم قضیب میں ہو تو اس صورت میں ان فاسد ریشوں کے تحلیل اور ریم پیپ کے تصفیہ کے لئے پچکاری یا فیتلے کا عمل از حد مفید ہوتا ہے۔

اور اگر قرحہ غدہ قدامیہ میں ہو تو اس حالت میں غدہ قدامیہ کو مقعد کی راہ سے بذریعہ انگلی کے آہستہ آہستہ سہلانا، اور دبانا بہترین تدبیر ہے، جیسا اس تصویر میں دکھایا گیا ہے۔ (مگر انگلی کو مبرز میں داخل کرتے وقت اس پر ربڑ کی تھیلی ضرور چڑھالینا چاہئے)

کیونکہ غدہ قدامیہ بالکل مقعد کے سامنے واقع ہے، جو انگلی کے ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے اس لئے آہستہ آہستہ دبانے سے اس کی نالیوں سے ریم پیپ نکال کر مجری بول کے عرف جبلی کے سامنے گر جاتی ہے، اور پھر بذریعہ پیشاب کے بہت آسانی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے، برخلاف اس کے کہ فیتلے یا پچکاری کے ذریعہ سے دوا کا کافی اثر براہ اعلیل وہاں تک پہنچنا دشوار ہوتا ہے۔ مگر اس تدبیر میں انگلی کے سرے کو روغن بلساں سے چڑھالینا بھی چاہئے۔

اب ہم قروح قضیب کے لئے چند ایسے نسخے ذیل میں درج کرتے ہیں، جو اپنے موقع محل پر کبھی بھی خطانہ کرینگے، لہذا ملاحظہ فرمادیں۔ وباللہ التوفیق

(۶۹) نسخہ پچکاری نمبر ۱: ترمحلہ ۲۰ تولہ، کشیز کہنہ ۵ تولہ، توتیا بریاں ۲ سرخ، پانی ۲۰ تولہ ملا کر ایک شیشی میں رکھیں۔

(۷۰) نسخہ پچکاری نمبر ۲: کافور ۵ ماشہ، رسوت ۵ ماشہ، بییدانہ اتولہ، فٹائل ۶ رتی ۳۰ تولہ پانی میں بھگو کر لعاب نکالیں وادویہ دیگر مسوقہ شامل کر کے کام میں لاویں۔

نوٹ: یہ دو قسم کی دوا دو شیشوں میں ڈال کے پہلے دوا کی شیشی پر نمبر اور دوسری

شیشی پر نمبر ۲ لگا دیں، اور بوقت استعمال پہلے نمبر ایک کی دوا کام میں لاویں، اور جب وہ گر جاوے تو دوسری نمبر والی دوا سے کام لیں، اسی طرح دن میں دو تین بار یہ دوا عمل میں لاویں، انشاء اللہ دس بارہ روز میں بالکل آرام ہو جاویگا۔

ذرور اعظم

واسطے زخم ذکر اور آکلہ اور قروح ساعیہ کے مفید ہے اور عضو پر مواد گرنے نہیں دیتا، آزمایا ہوا ہے، تالیف صاحب تحفہ اور طبیبوں کے اسرار سے ہے۔

(۷۱) نسخہ: سفیدہ رائگہ کا، توتیا کرمانی، دھویا ہوا کندر ہر ایک ایک جزو، بال جلع ہوئے، گلنار فارسی، پہاڑی گائے کے سینگ جلع ہوئے اور اگر سینگ میسر نہ ہوں تو ہڈیاں جلا دیں، برگ عناب، گبرو، ہر ایک دو جزو، ایلو ازرد ایک جزو، مردار سنگ آگ پر مکرر سرخ کیا ہوا، اور سرکہ میں ڈال کر دھویا ہوا دو جزو، ان سب ادویہ کو خوب باریک پیس کر اور کپڑے میں چھان کر بوقت ضرورت دن میں دو بار فیتلہ بنا کر استعمال میں لاویں، بے نظیر دوا ہے۔

اگر قروح بوجہ آتشکی ملاے کے ہیں، تو اس صورت میں یہ دوا بہت مفید ہے۔

(۷۲) نسخہ: تخم ستیاناسی اتولہ، قد کہنہ ۲ اتولہ، اس کی تین گولیاں بنا دیں اور صبح

نہار منہ ایک گولی کھالیا کریں، غذا گوشت روٹی مرغین، تین روز میں انشاء اللہ قروح رو بہ اصلاح ہونے لگتے ہیں، ہاں اگر مریض زیادہ کمزور ہے تو ایک روز وقفہ کر کے استعمال میں لاویں۔ گرچہ اس مرض کے لئے دوسری کتابوں میں بھی اچھے اچھے نسخے موجود ہیں مگر اس نسخہ میں خوبی یہ ہے کہ باوجود اکیس صفت ہونے کے کسی ادویات سے پاک ہے اور دھونے کے لئے کسی مناسب غسل کو ضرور ساتھ استعمال میں رکھیں۔

شقاق التفصیب، جب کبھی بیرونی اثر سے یا اندرونی خون کی کمی سے قصب کی جلد میں تفرق اتصال واقع ہو جاتا ہے، تو اس وقت اس میں سخت اذیت اور تکلیف معلوم ہوتی ہے، خصوصاً حالت انتشار میں تو ان شکافوں کے اندر اور بھی تفرق ہونے لگتا ہے، جس کے درد سے یہ فعل انجام نہیں پاسکتا، اس لئے ایسی صورت کے ہوتے ہوئے ضعف باہ کا ہونا ایک ضروری امر ہے۔

بعض اوقات اس کا اثر صرف جلد کے طبقہ بشرہ تک رہتا ہے جو ایسی حالت میں معمولی طور پر دیسلین یا روغنِ تمبیلی کے لگانے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے، لیکن جب کبھی شقاق کا اثر جلد کے زیریں حصہ (ادمہ) تک جا پہنچتا ہے، تو اس وقت اس سے رطوبت بھی رستی ہے، اور اس رطوبت کا تیزابی جز طبقہ مولدہ میں عصی شاخوں پر لگنے سے ایک عجیب دغندہ اور خارش پیدا کرتا ہے، جس سے اور بھی خراش بڑھ جاتی ہے، جلدی اچھے نہیں ہوتے۔

لہذا ایسی حالت میں ان مرکبات کا استعمال کرانا از حد فائدہ مند ثابت ہوگا، نسخہ شقاق المتعد کے بیان میں دیکھو، اور یہ نسخہ بھی بہت مفید ہے۔

مرہم: جو آثار مواد سوداویہ اور اس کی پوست کے واسطے مجرب ہے۔

(۷۳) نسخہ: گل بنفشہ، ریشہ خطمی، ہو جوہ، ہر ایک ایک تولہ، رات کو پانی میں بھگو کر لعاب اس کا نکالیں، اور روغنِ تمبیلی دو تولہ، روغنِ گل ایک تولہ، مرغ کے گردے کی چربی، موم سفید، جو کا آٹا، مغز ساق گاؤ، ہر ایک ایک تولہ داخل کر کے مرہم بنادیں۔

(۷۴) دیگر: روغنِ گل ۴ تولہ، گرم کریں، پھر موم چھ ماشہ اس میں چھوڑ دیں، بعد اس کے انڈے کی سفیدی ایک عدد ملادیں، پھر مردار سنگ چھ ماشہ، سفیدہ کاشغری، کانور، کیلا ہر ایک ۳ ماشہ، پس کر ملائیں، اور خوب حل کریں، اور ضماد کریں۔

اور جب شقاق کی صورت جاتی رہے، تو اس کے بعد کچھ روز اس روغن کی مالش کریں۔

(۷۵) دیگر: روغنِ نار جیل ۲ تولہ، روغنِ تمبیلی ۳ تولہ، چربی بظ ۲ تولہ، سب کو یکجا کر کے شیر بھیڑ ۵ تولہ میں پکا کر کام میں لاویں۔

اور کھانے میں ایسی دوائیں اور غذائیں کھائیں جو مولد خون ہوں۔



مقالہ سوم

ضعف باہ کے اسباب خارجیہ اور ان کے علاج میں

گرچہ ہم دوسرے مقالہ میں ضعف باہ کے اکثر قریبی اسباب کا ذکر کر چکے ہیں مگر پھر بھی ضعف باہ کے بعض ایسے اسباب ہیں کہ جن کا نظر انداز کرنا سخت مغالطہ ہے، کیونکہ جب تک ہمیں یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ ضعف باہ کے کل اسباب سے ہم بخوبی واقف ہیں، تو اس وقت تک ہم تشخیص کو اس ضروری سبب پر مبنی نہیں کر سکتے جو بعض مثالوں میں اس کو بہت کچھ تعلق ہے، چنانچہ ڈگپی صاحب نے زخموں کے علاج کا ایک نیا طریقہ نکالا تھا، یعنی اگر ہتھیار کو جس سے زخم پہنچا تھا لیکر اس پر ایک سفوف چھڑک دیتے تھے، اور اس ہتھیار پر مرہم لگا کر اس کو دو تین دفعہ صاف کرتے تھے، لیکن اس کے ساتھ ہی زخم کو کتاں سے خوب باندا کر ساتھ دن تک بالکل نہ چھیڑتے تھے، اور ساتویں دن جب کہ زخم کھولا جاتا تھا، تو زخم بالکل صحیح و سالم ہو جاتا تھا، مشہور ہو گیا کہ زخم پہنچانے والے ہتھیار پر سفوف اور مرہم لگانے سے زخم کو فائدہ ہوا ہے۔

لیکن حقیقت میں زخم کے اچھے ہونے کا سبب یہ تھا کہ ۷ دن تک زخم بندھا رہتا تھا، اور اس کو ہوا بالکل نہ لگتی تھی، اور اس کا لوگ بالکل خیال نہیں کرتے تھے، اس لئے اس مقالہ میں ہم ان خارجی اسباب کو بیان کریں گے، جن کا اثر ضعف باہ میں بعض صورتوں کے اندر خاص کر پایا جاتا ہے، مگر عام لوگ مشاہدہ کے مغالطہ سے ان کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔



پہلا باب

کثرت جماع سے ضعف باہ

موجودات عالم کے سارے سلسلوں پر نظر ڈالئے اور بصیرت سے دیکھئے تو سب سے زیادہ کام آپ کو فعل مباشرت نظر آئے گا، کیونکہ اس فعل کے محسوسات اور کیفیات کو پیدا کرنے میں انسان کے سارے قوی اور اس کے جملہ اجزاء اپنی پوری توجہ کے ساتھ مصروف ہوتے ہیں اور ان کو جاری رکھنے میں کامل جدوجہد کے ساتھ اپنی مجموعی طاقت کو خرچ کرتے ہیں۔

اور جب لذت و سرور کا بھونچال، یعنی نظام عصبی کا تشنجی دورہ طاری ہوتا ہے، تو اس وقت جسم کارگ و ریشہ اور ذرہ ذرہ لرز کر کمزور اور ست ہو جاتا ہے، بلکہ بعض نباتات یا حیوانات تو اس اتحاد تاسلی میں فنا ہی ہو جاتے ہیں۔

تو بس معلوم ہوا کہ یہ ایک ایسا اہم اور ضعیف کن فعل ہے کہ اس کے تھکانے اور ماندگی پہنچانے والے اثرات کو دیکھتے ہوئے کوئی انسان بھی اس کا مرتکب نہ ہو، مگر قدرت نے اس کے انجام دہی میں وہ مقناطیسی سرور رکھا ہے، کہ جس کے آگے انسان یہ سارے تباہ کن کن کو بھول جاتا ہے اور اس کی تعمیل میں بار بار مصروف ہو جاتا ہے۔

کیا آپ نے صنف نازک کی حالت پر غور نہیں کیا، کہ دوران حمل میں ان کو کیسے کیسے مصائب و آلام سے سابقہ پڑتا ہے، یا بوقت تولید، ان کو موت کے سب مناظر دکھائی دیتے ہیں، لیکن وہ پھر بھی اس لذت و سرور کے آگے سب کچھ بھول جاتی ہیں، اور پہلے سے بھی زیادہ اس کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔

کیونکہ جو کام جس قدر اہم ہوتا ہے، اس کی اسی قدر خواہش پیدا ہوتی ہے، اور ویسا ہی اس سے حظ و سرور حاصل ہوتا ہے۔

لیکن جس وقت انسان اس شغف میں بار بار مصروف ہوتا ہے اور اس کو اپنا شب و روز کا معمول بنالیتا ہے، تو پھر ویسا ہی اس فعل کے اہم مضار اور اس کے نقصانہ اثرات

حسب مراتب و قوت جسم کے سب قوی و اعضاء پر یکساں پڑتے ہوئے ان کے طبعی خواص و وظائف میں بھی مختلف طریقوں سے بربادیاں و خرابیاں پیدا کر دیتے ہیں، جن کی توضیح حسب ذیل ہے۔

عام جسمانی کمزوری

سید چار پانچ بار متواتر جماع کرنے سے ادھیہ منی میں جس قدر منی جمع ہوتی ہے، وہ خرچ ہو جاتی ہے، اب اگر اس کے بعد جماع کیا جاتا ہے، تو منی کی جگہ پر وہ خون صالح جس میں تمام اعضاء جسم کے لئے بدل مانتھل کا اصلی مواد مہیا رہتا ہے خارج ہو جاتا ہے، اور اعضاء کے ان تحلیل شدہ اجزاء کے قائم مقام ہونے کے لئے پھر برابر نہیں پہنچتا جس سے انزائش بدن ہو، اس لئے اس وقت جسم اور اعضاء کی عام حالت میں انحطاط اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

دوم: چونکہ بار بار جماع کرنے اور انزال کے دوران میں بکثرت پسینہ آتا ہے، اور یہ ظاہر بات ہے کہ ان کے ساتھ وہ قوتیں اور مواد صالح جید، جو حرارت غریزی اور انزائش بدن کے لئے سارے جسم میں مہیا رہتا ہے، بکثرت تحلیل ہو کر خارج ہو جاتا ہے، جس سے بدن کی تغذیہ میں کمی آ جاتی ہے، اس لئے جسمانی قواء و اعضاء سب کمزور و ناتواں ہو کر بدن سرد پڑ جاتا ہے۔

سوم: جس طرح زیادہ پسینہ کے شامل مواد صالح جید اور چربی کے ذرات خارج ہو جانے سے بدن تحلیل و کمزور ہو جاتا ہے، ویسا ہی متواتر جماع و انزال کے اندر لے لے سانس بھی خون سے وہ مائی اور دہنی مادے جن پر ترقی دماغ و اعضاء اور ان کی قوت کا دار و مدار ہے، بمقدار کثیر خارج ہو جاتا ہے جس سے بدن میں خشکی اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔

خرابی ادھیہ منی

کثرت مباشرت سے اطباء نے ادھیہ منی کی خرابی کی مختلف صورتیں بتائی ہیں، مگر زیادہ تر ان میں نمایاں صورت قوت ماسکہ کی کمزوری ہے، جو ادھیہ منی کے عضلہ حانظہ سے تعلق رکھتی ہے، اور بار بار اخراج کے تقاضے پر قوت دافعہ کے قوی ہو جانے سے پیدا ہو جاتی

ہے، چونکہ قوت ماسکہ ہی منی کو ادعیہ منی میں روکے رہتی ہے، اور اسی کی تقویت پر شدت و نفوذ اور کیف و سرور دیر پارہتا ہے، اس لئے جب وہ کمزور ہو جاتی ہے تو وہ مقصد جو اس سے مقصود ہے، وہ بھی فوت ہو جاتا ہے۔

بطلان عمل انخصیتین

یہ ہم بتا چکے ہیں کہ کثرت مباشرت میں چونکہ گھڑی گھڑی منی نکالنے کے سامان ہوتے ہیں، اور جسم میں منی کو تیار ہونے کے لئے اتنی دیر ٹھہرنے کی مہلت نہیں دیکھتی، جتنی کہ اس پر عمل ہونے کی ضرورت ہے، یعنی ایک ماہ جیسا کہ قدیم کتب وید میں لکھا ہے۔ اور نخصتین جب ناقص منی جلد جلد ادعیہ منی کی طرف بھیجتے رہے تو اس وقت ان میں پھر یہ خوفناک صورت پیدا ہو جاتی ہے، یعنی نحصے اس امر کے عادی ہو جاتے ہیں کہ وہ خون یا خون سے منی کو لے کر جلد جلد بغیر پکائے ہوئے ادعیہ منی کو بھیجتے رہتے ہیں، جس سے آئندہ کے لئے ان کا فعل باطل ہو جاتا ہے۔ [

ذکات حس

چونکہ قدرت نے قضیب کی جلد اور حشفہ کی حسی بلندیوں اور ان کے باریک عصبی ریٹوں میں ایک غیر معمولی حس پیدا کر رکھیں ہے، تاکہ احتیاط و انتشار اور وصال و انزال کے وقت لذت مباشرت کا خوب احساس ہو، مگر جب کثرت جماع میں بار بار کے رگڑے اور مسلسل خون اور روح حیوانی کو اس طرف متوجہ ہو کر مقدار طبعی سے زیادہ کام کرنے میں دو چار ہونا پڑتا ہے، تو اس وقت وہ حسی بلندیاں اور عصبی شاخیں اور بھی نازک اور ذکی الحس ہو جاتے ہیں، جس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ ذرا سی تحریک سے انتشار شروع ہو جاتا ہے، کسی کپڑے کی رگڑ یا کسی حسین کا خیالی تصور انتشار کے لئے بس ہوتا ہے، اور جب اس وجہ میں بھی کثرت جماع بدستور جاری رہتا ہے، تو اس وقت حشفہ اور اعطیل میں خراش کی صورت پیدا ہو جاتی ہے، جو بتدریج قضیب کے سب اجزاء اور قریبی اکثر اعضاء ذکات حس میں مبتلا ہو کر متاثر ہوتے ہیں، مثلاً ناک ہی کو دیکھئے کہ جس کے اعصاب حسی بلندیاں ایسے ذکی الحس نہیں جیسے اعضاء تناسل کے حسی اعصاب ہیں، مگر پھر بھی حالت زکام میں جب اس کو بار بار صاف

کرنا پڑتا ہے، تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس کو ہاتھ لگانے سے درد معلوم ہوتا ہے بلکہ رفتہ رفتہ ناک کی جلد پر خراش ہو کر ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کو صرف ٹھنڈی ہوا لگنے سے بھی اذیت ہوتی ہے، اور ساتھ ہی اس کے آنکھ، پیشانی، سر، بوجھل معلوم ہوتے ہیں، تو بس ایسی حالت میں ایسے متواتر اور خراش کو رگڑوں سے سابقہ پڑنے پر اس ناک اور ذکی الحس عضو کی کیا حالت نہ ہوگی، جو قدر ناک کی الحس پیدا کیا گیا ہو۔

اس لئے جب ذکاوت حسن اور کثرت اخراج منی کا اثر قصب کے جملہ اجزاء اور جسم کے تمام اعضاء پر چھا جاتا ہے، تو اس وقت وہ سب کے سب اپنے وظائف سے دست بردار ہو کر انواع و اقسام کے عوارضات کا مجموعہ بن جاتے ہیں، مثلاً غدہ قدامیہ، میں جب ذکاوت حس پیدا ہو جاتی ہے تو اس وقت سیلان مذی کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے، اور خزانہ منی میں جب ذکاوت حس پیدا ہو جاتی ہے تو جریان منی، اور سرعت انزال کی شکایت ہو جاتی اور ویسا ہی خصیوں میں منی کی خامی اور مثانہ میں سلسل بول کا موجب بن جاتی ہے۔

اور جب دماغ پر اس کا اثر پڑتا ہے، تو درد سر، دوران سر، صرع، جنون، مانچلیا، مرق، نزلہ، زکام وغیرہ وغیرہ عوارضات شروع ہو جاتے ہیں، اور جب آنکھ اور کان پر اس کا اثر ہوتا ہے تو ضعف بصارت، ثقل سماعت اور ہر وقت کانوں میں شااں شااں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، اور جب پھیپھڑے متاثر ہو جاتے ہیں، تو خارش، تنفس، کھانسی، سل پیدا ہو جاتی ہے، اور جب دل پر اس کا اثر پڑتا ہے تو نفث الدم، خفقان جیسے امراض لاحق ہوتے جاتے ہیں، اور ویسا ہی جگر کے متاثر ہونے سے یرقان، درد جگر، ورم جگر، اور معدہ کے متاثر ہو جانے سے ضعف ہضم، کھٹی ڈکاروں کا آنا شروع ہو جاتا ہے، اور گردے متاثر ہوتے ہیں تو اس وقت سلسل بول، ذیابیطس جیسی بیماریاں نمودار ہو جاتی ہیں، اور جب امعاء پر اس کا اثر پڑتا ہے، تو قبض نفع شکم، اسہال کی شکایتیں ہونے لگتی ہیں، اور جب رباط پر اس کا اثر ہوتا ہے تو جوڑوں میں درد ہوتا ہے اور جب عضلات متاثر ہو جاتے ہیں تو سستی کاہلی، بیٹھنے اٹھنے میں گرانی، تمام جسم پھلپھلہ، گویا سارا چرخہ ڈھیلا ہو کر آخر کو انہیں یہ کہنا ہوتا ہے، کہ

کچھ کام نہیں بیچ و خم زلفِ دوتا سے
کھایا کرے بل سیکڑوں اب میری بلا سے

نوٹ: تاثیر کی حقیقت، سمجھنے کے لئے انسان کو خود اپنے نفس ہی کا مطالعہ کرنا چاہئے، کہ وہ اس فعل مباشرت میں انزال کے وقت کیسا کیف و سرور سے متاثر ہوتا ہے، اور جس وقت وہ اس فعل کے تاثیر کا وجود ان پوشیدہ اور مخفی تعلقات کی وجہ سے جو نظام عصبی اور عام عروق کی مشارکت نے ان میں پیدا کر رکھا ہے، اپنے سب اعضاء پر یکساں سمجھ لے گا، تو پھر وہ خود بخود اس کو جان جائے گا، کہ کثرت جماع کے نقصان دہ اثرات بھی ان اعضاء پر ویسے ہی پڑتے ہیں، جس طرح ہاتھ یا پاؤں کے زخم سے بغل اور چڈھے متورم ہو جاتے ہیں۔ یا ورم گردہ یا ورم رحم یا حالت حمل میں قے آنے لگتی ہے، یا حصات النکیہ میں خصیوں کے اندر درد ہونے لگتا ہے۔

جر جالی نے اس تاثیر کا فلسفہ یوں بتایا ہے، ”در باب مضر تہائے جماع کہ نہ بروقت دنہ بر شہوت صادق باشد میگوید کہ افراط کردن در جماع والحاح کردن بر خویشستن زیباں دارد، بہر آنکہ ہر گاہ ادعیہ منی خالی شود ہر جماع کہ از پس آں کنند غذائے خسیہ از اں ستیدہ شود قوت جاذبہ او از گردہ غذا طلبد و بعوض آنکہ جماع از وے ستیدہ باشد از گردہ بستاند، و گردہ عوض آں از جگر طلب کند و جگر عوض آں از معدہ طلب کند و غذائے خام و غیرہ منہضم از معدہ بخویشستن کشد و از غذائے خام کہ آفات تولد کند، اول شدہ باشد و ورم جگر پس بہ یرقان و استقاسودی گردد، و خون کہ از اں غذا پیدا شود ہمہ خام بود و خام بہ اعضا رود، بہر آنکہ کار جگر آنست کہ کیلوس پختہ را خون گرداند و کیلوس خام را نتواند پخت و آنچه از اں خون بدماغ رسد اول درد سر آرد، و باخر بصرع و سکتہ و نسیان و فالج و رعشہ و لقوہ و ضعف اعصاب ادا کند و آنچه بدل آید رطوبتی فاسد از اں در غلاف دل جمع شود و خفقان پیدا گردد و آنچه بہ مفاصل رود از وی اوجاع مفاصل و نقرس و عروق النساء تولد کند و آنچه بشش رود از وی ربود ضیق النفس و سرفہ تر و سل تولد کند و آنچه بسپر زردہ، و آزاں سدہ و ورم صلب متولد شود و ایضاً جماع بر امتلا اتفاق افتد مغزت آں بزرگ بود از بہر آنکہ رطوبت غریزی خرج شود و بدن سرد و خشک و قوت حواس ضعیف و ساقہا ست گرد و رونق رنگ روئے برد و موئے سر ضعیف شود، و بسبب خشکی دماغ اصلح شوند و درد پشت و زانو درد کمر گاہ و مثانہ پیدا شود، و دہان و گوشت بن دندان گندہ گردد و ہر کردار تن او غلطے بود در حال جماع قشر یرہ بہ پشت او بر آید و اعضائے او ناخوشبو شود، و ہر کہ بعد

جماع سردی یا بدو نفس او تنگ شود و خفقان پدید آید و چشم غائر شود و شہوت طعام ضعیف گردد اور انشاید کہ جماع کند و از کثرت جماع دوار و طنین پیدا شود باشد کہ حرارت غریبی مستولی گردد و تہائے محرقہ آرد و بیشتر ریشہ و ضعف و بیخوابی و قویج ریحی تولد کند خلاصہ کسانی را کہ در سر پہلو ہائے ایٹال ریح ہمکیر دو بسیار باشد کہ مزاج وی بد بود اگر از جماع باز ایستد سر و تن گراں گردد و ضجر و دل تنگ شود و احتلام بسیار افتد و اگر جماع کند معده وہمہ قوتہائے اعضاے او ضعیف گردد و اس را جز مہداد او جماع دیددیر کردن و اندک خرسند شدن و مراعات معده کردن علاج دیگر نیست۔

تنبیہ

ایک تو کڑوا کر یلا اور دوسرا چڑھا نیم، ایک تو یونہی کثرت جماع موجب امراض و ضعف باہ کا باعث ہوتا ہے، اور اس پر ان طریقوں سے جماع کرنا جو کوک شاستروں میں آسنوں کے نام سے متعین اور وضع کئے گئے ہیں، وہ تو اور بھی سونے پر سہاگہ ہے، کیونکہ ان اشتعال انگیز اور غلط طریقوں سے جو بھی جماع کیا جاتا ہے وہ انواع اقسام کے امراض، اور بعض خاص وضع کے طریقے تو بالالتزام بعض خاص قسم کے امراض کا موجب ثابت ہوتے ہیں۔

مثلاً جماع معکوس یعنی خود نیچے اور مفعول کو اوپر کر کے جماع کرنا، اس صورت سے سوزاک پیدا ہوتا ہے، کیونکہ اس طریقہ جماع میں منی سب خارج نہیں ہوتی، بلکہ کچھ نازہ میں رہ جاتی ہے۔ جو متعفن ہو کر بحر بول میں درم اور اس کے بعد ریم پیپ اور پھر بتدریج قرحہ، خون کی خرابی وغیرہ وغیرہ پیدا ہوتے ہوئے آدمی ٹھکانے لگ جاتا ہے، اور ویسا ہی کھڑے ہو کر جماع کرنا بھی اسی رنگ میں رنگتا ہے۔

یا اگر وہ بیٹھ کے جماع کرنا، جو اس طریقے میں اکثر فتن ہو جاتا ہے، کیونکہ ایک تو اس وقت انسان کی ساری قوتوں اور روح ریح، دوران خون کا زور اور رجحان اُدھر ہی ہوتا ہے، اور دوم وہاں کا ہر جز اور ہر پردہ انتشار قضیب کے استحکام و قیام میں مصروف رہتا ہے، اس پر جب فریق ثانی کے ران کو اپنی ران میں رکھ کے، اس کے کمر میں ہاتھ دیکے زور سے اٹھایا جاتا ہے، تو اس وقت سارا زور اور بوجھ کنج ران اور پیڑو، اور کمر پر پڑ جاتا ہے جس سے پردہ صفاق پھٹ کر آنت وغیرہ خسیہ کی تھیلی میں اتر آتی ہے۔

اور کبھی عضلہ عاصرة الاست پر دباؤ پڑ کر پاخانہ نکل پڑتا ہے۔
 اور گاہے قصب پر زور پڑ جانے سے وہ ٹوٹ جاتا ہے۔
 اور ویسا ہی بعض حالتوں میں بھی، اس فعل کا ارتکاب باعث عذاب ہوتا ہے، جیسی
 از حد گرمی، یا خلو معدہ، یا بعد غذائی الفور، یا بد مستی کی حالت میں۔
 بس اسی طرح بعض طریقوں یا حالتوں میں خاص خاص قسم کے امراض پیدا ہو جاتے
 ہیں، جو انسان اپنی کرنی کا خود، گندم از گندم بر دید جوز جو، کا مصداق ہوتا ہے۔
 اور یہ حقیقت ہے، شب و روز کے مشاہدات ہیں، جن سے کسی طرح بھی انکار نہیں کیا
 جاسکتا، اور نہ میں نے اس کا ارادہ کیا ہے کہ کوئی ایسی ہزل لایعنی بات اس کتاب میں درج کروں،
 کیونکہ یہ فن کی کتاب ہے، اور اس کا ہر ایک مسئلہ بہت چھان بین سے، ہر ایک اصول نہایت
 مستند، ہر ایک دلیل از حد مستحکم، ہر ایک نظریہ بالکل فلسفیانہ، ہر ایک نسخہ اپنا یا متقدمین یا متاخرین کا
 بارہا کا مجرب درج کیا گیا ہے۔ اس لئے ان کا ملحوظ رکھنا از حد لازمی امر ہے۔

علاج

دوران علاج میں اس امر کو ضرور مد نظر رکھنا چاہئے، کہ اگر کثرت کی مضرت ابھی
 ابتدائی مدارج میں ہے، تو اس وقت صرف ترک جماع اور مقویات عمومی اور مولدات خون
 و منی دواؤں کا استعمال کرنا ہی کافی ہے، اور اگر اس کے نقصانہ اثرات کا حلقہ وسیع ہو کر
 دوسرے اعضاء کو بھی مبتلائے مرض کر دیا ہے، اور مرض ثانوی، اصلی مرض پر غالب ہو گیا
 ہے تو اس صورت میں پہلے مرض کا تدارک کیا جائے اور اس کے بعد ضعف باہ کا، اور جب
 ضعف باہ کی شکایت جاتی رہے تو آئندہ کے لئے حفظ ما تقدم کے بنا پر ہمیشہ مباشرت میں اس
 اصول کو پیش نظر رکھا جائے، یعنی فعل جماع اسی وقت کیا جائے جب کہ باہ صادق ہو، جس کی
 تعریف یہ ہے، کہ نعوظ کامل ہو، ادعیہ منی سے پُر ہوں اور بلا خارجی تحریک، یعنی بغیر بوس
 و کنار و تصور روئے دلدار بار بار لذت جماع بلکہ در حالت عدم موجودگی عورت کے نعوظ ہو،
 اور قوت دافع منی کو نکالنے پر راغب ہو، اور یہ ایک ایسا معیار ہے کہ اس کی مخالفت کوئی بھی
 نہیں کر سکتا۔

اور جماع اس طریق پر کیا جائے جو نہایت مستحسن اور بار آور ہو، کیونکہ اس فعل سے

مقصود صرف القاح تناسلی ہے اور اس کے حصول کا سب سے زیادہ مناسب اور بہتر طریقہ وضعیت اقیہہ کا ہے، جس طرح ارسطو زماں، افلاطون دوراں حکیم شریف خاں صاحب علاج الامراض میں لکھتے ہیں، کہ ”از جملہ سہل ترین اشکالہا کہ زن اماں لذت بسیار حاصل نماید و زور تر منزل گردد ایست کہ زن را بر جائے مستوی بخواباند و زیر سرین او تکیہ عریض کہ گندہ نباشد گزارد تا نسبت سردی پاعانہ بالجملہ بلند بود و مرد از بالائے آں بیاید چنانچہ بر اسپ سوار میشود و مشغول گردد، در زمانے اندک منزل گردد و لذت بسیارے بردارد“ عورت کو برابر فرش پر لٹائیں اور اس کے ہر دو سرین کے نیچے چوڑا تکیہ کہ گندانہ ہو رکھیں کہ بہ نسبت سر اور پاؤں کے کمر اونچی رہے، پھر مرد اس کے اوپر آئے جس طرح گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں، اور مجامعت میں مصروف ہو، انتہا کلامہ اور بعد خلاصی پانے کے عورت تھوڑی دیر تک ویسے ہی پڑی رہے، تاکہ منی رحم کے منہ میں داخل ہو جائے۔

فائدہ، جلیلہ

ہاں بعض افراد میں قزیب چونکہ بہت چھوٹا ہوتا ہے، اور رحم کے منہ تک منی پہنچانے میں قاصر رہتا ہے اس لئے ایسا شخص اگر یہ کوشش کرنا چاہے تو اسکے واسطے یہ ضروری ہے، کہ قزیب کو فرج کے بالائی لب سے رگڑتا ہو داخل کرے، تاکہ جلدی سے رحم کے منہ تک پہنچ جائے، کیونکہ فرج کی اگلی لمبی دیوار بہ نسبت زیریں یعنی پچھلی دیوار کے چھوٹی ہوتی ہے۔

حکیم شریف خاں صاحب اس صورت میں تحریر فرماتے ہیں، واگر بسبب قصر آلت یا عتق رحم آلت برحم نہ رسد باید کہ اول زن را امر کند کہ مشی معتدل نماید و پارہ از عطریات بطرف را نہاد با طرف خارج فرج و بزہاء بمالد کہ بدیں حیلہ رحم میل بسوئے پائیں خواهد نمود و مطلب بوجہ احسن حاصل خواهد گردید، یعنی بہ سبب چھوٹا ہونے نائزہ کے یا گہرا ہونے رحم کے آلت رحم کے منہ تک نہ پہنچ سکے، تو چاہئے کہ پہلے عورت کو حکم کرے میانہ روی کی، یعنی باعتبار اشدال شہلے اور روئی یا کمرے کا ٹکڑا عطر میں تر کر کے راتوں کی طرف اور باہر کی جانب، فرج کے گرد اور پیڑو کے اوپر ملے، کہ اس ترکیب سے رحم نیچے کی طرف میل کرتا ہے اور مطلب اچھی طرح حاصل ہوتا ہے۔

گوہر مقصود

اور کبھی منی باوجود نم رحم تک پہنچ جانے کے پھر بھی وہاں پر نہیں ٹھہرتی، بلکہ بہہ کر کے خارج ہو جاتی ہے، تو ایسی حالت میں ذیل کی گولی کو فرج کے اندر داخل کر کے اگر جماع کیا جائے تو انشاء اللہ یقینی حمل قرار پا جائے۔

(۷۶) نسخہ گولی مجرب برائے حمل: زہرہ سیستار بقدر قفل سیاہ، سرد چینی ۴ ماشہ، نج عنکبوت (جالہ) ۴ ماشہ، دانہ موٹھ کے برابر گولی بنا کر کام میں لاویں۔

اور اگر اس پر بھی کامیابی نہ ہو تو پھر نسوانی امراض اور رحم کے اصلاح کی تدابیر کریں۔ فہو المستعان

سن رسیدہ یا کم عمر لڑکیوں وغیرہ کے جماع سے ضعف باہ چنانچہ محمود خاں لکھتے ہیں کہ

جماع عجوزہ کہ بہ سبب کثرت رطوبت فطریہ بالمرحیہ کہ لازمہ سن عجوزیت می باشد سبب وسعت مکانی او بودہ، باعث قلت لذت بجماش می گردد و نیز بمقتضائے منی جاذبہ رحمش مہر گردیدہ جذب منی بشدت نمودہ کما یبغی نقصان بر نقصان می آرد۔
و جماع صغیرہ کہ بحد بلوغ نرسیدہ باشد، باعث عدم ترغیب نفس کہ سنش مقتضی آن نہ می باشد علی الخصوص تنفس از اضطرابی آن جماع و نیز قوت جاذبہ رحمش الجذائب منی کثیر نمودہ نقص باہی عائد می نماید۔

و جماع حائضہ بہ سبب قدارہ مکانی و تنفر نفس از جماش ضعف و حصول مرض بجزری بول لاحق می گرداند۔

و جماع زینکہ از مدت مہر باد اتفاق مجامعت مگردیدہ باشد بنا بر اجتماع فضول کثیرہ فاسدہ و حجبہ بمکانش نقص باہ حصول می باید۔

و جماع مریضہ و قبیحہ المنظر بواسطہ تنفر نفس از جماع این ہر دو خاصہ باوصف اینکہ مستحسن و قدارہ داشتہ باشند معین بر ضعف باہ میشوند۔

و جماع باکرہ اگرچہ اکثر مرغوب مردمان این زمانست و بسبب عدم واقفیت بہتر از جمیع

مے تصور نہ، الا اضطراب وقت جماعی و سیلان دم کہ سبب تنفر طبع می باشد مضعف است مجموع
 ایں زنان و زمانیکہ جماعش کما ینبغی نمی دہد بہ سبب عدم حصول فرح کہ باعث عدم انفریح خاطر
 کہ سبب تقویت قوی و انعاش حرارت غریزیت قلت اہتمام طبیعت بنا بر تولید منی بودہ باہ
 حصول میگرد از آل جاست کہ جماع محبوبہ بسبب انشراح خاطر و میلان نفس و حصول فرح کہ
 باعث تقویت قوی و انعاش حرارت غریزیت باوجود کثرت استفراغ منی اہتمام بر تولید آل
 بودہ چنانکہ باید مضعف نمی آرد اما زمانیکہ اولویت باعتبار مجامعت میدارند از حال آل زنان کہ
 ترقیم می یابد آشکارا خواهد بود۔

بوڑھیا

بوڑھیا عورتوں سے بھی جماع کرنا موجب ضعف باہ ہے، کیونکہ بوجہ اخراج رطوبت
 کثیرہ کے ان کی اندام نہانی ڈھیلی اور ست پڑ جاتی ہے، اور بوقت جماع اس سے مرد کو لذت کم
 ملتی ہے اور یہ ہی فقدان لذت، مرد کی خوشی اور اس کے ذوق و شوق کی کمی کا باعث ہوتا ہے،
 جس سے ضعف باہ پیدا ہوتی ہے۔

اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ بوڑھاپے میں اندام نہانی کے اندر سردی زیادہ ہو جاتی
 ہے جو موجب انقطاع جوش شہوت مرد، ہو جاتی ہے۔

اور یہ بھی لکھا ہے کہ بوڑھاپے میں رحم جذب منی بہت کرتا ہے، جس سے ادعیہ
 منی خالی اور چہرے کی بے رونقی، قوی بدنی مضحکل ہو کر کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔

صحبت دخترے کہ جاں بخشد زہر قائل بود چو پیر شود۔

کسن لڑکیوں سے

کسن لڑکیوں سے یعنی وہ لڑکیاں جو سن بلوغ کو نہیں پہنچتیں، جن کے اعضاء تامل
 ابھی پورے نشوونما کو نہیں پہنچے، اور ان کے دلوں میں جذبات شہوانیہ اور خواہش مرد ابھی پیدا
 نہیں ہوئی، کیونکہ بوقت جماع یہ مرد کے ساتھ رغبت اور محبت سے پیش نہیں آتیں، اور نہ
 بوس و کنار، اور نہ ملاعبت و ملاطفت میں ذوق شوق سے شریک ہوتی ہیں، بلکہ نہایت نفرت اور
 کراہیت سے گریز کرتی ہیں، جس سے رنج و ملال پیدا ہوتا ہے۔

اور یہ ہی رنج و ملال مرد کے ضعف باہ کا سبب بن جاتا ہے، اور دوم یہ وجہ بھی کم عمر لڑکیوں کے جماع میں ضعف باہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ان کے جماع میں مرد کو ایک غیر معمولی طاقت اور قوت خرچ کرنی پڑتی ہے۔ جو بجائے خود ایک مضر امر ہے۔

میرے خیال میں اس تضرر کی بظاہر دو وجہیں معلوم ہوتی ہیں، ایک عدم اشتیاق منی اور دوسرے ضیق مکانی جس سے قضیب پر سختی اور دباؤ پڑے گا، پس اگر دباؤ کی وجہ سے منی کا خروج نہ ہو سکا بلکہ خزانہ سے نکل کر مجری میں رک گئی، تو لا محالہ سوزاک ہو جائے گا۔ ورنہ سوزاک نہ ہوگا، البتہ دہنے کی وجہ سے پٹھے کمزور ہو جائیں گے۔

حائضہ: یا نفاس والی عورتوں سے جماع کرنا، ایک تو بالواسطہ ضعف باہ کا باعث ہو جاتا ہے، یعنی ایک تو خون حیض یا نفاس کی سمیت اور تیزی سے سوزاک یا اورم اعلیٰ پیدا ہو کر باہ میں رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

دوم: مالینو لیا یا احتراق دم و امکنیر ہو کر ضعف باہ کا باعث ہو جاتا ہے، کیونکہ ایام حیض وغیرہ میں جو غیر معمولی گرمی عورت کے اعضاء تناسل میں پیدا ہو جاتی ہے، اس کو دیکھتے ہوئے یہ ذرا بھی تعجب انگیز نہیں کہ جو بوجہ مشارکت عصبی دماغ متاثر ہو کر مالینو لیا ورنہ احتراق دم پیدا ہو کر ضعف باہ لاحق نہ ہو جائے۔

سوم: ان رطوبتوں اور خون کے دیکھنے سے مرد کی طبیعت میں خود ایک قسم کی نفرت اور کراہیت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے خواہش جماع اور توجہ کو اٹھا دیتی ہے۔

رکی ہوئی: عورتوں سے جماع کرنا، اس لئے اچھا نہیں، کہ بوجہ مدت مزید رکے رہنے سے ان کی اندام نہانی میں مواد ردی اور فضلات فاسد جمع ہو جاتے ہیں، جن سے خوفناک مضر پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

بیمار عورتوں سے: جن کے رحم میں کوئی بیماری ہو، جیسے سلعہ، سرطان، التهاب الرحم، قروح، آتشک، سوزاک وغیرہ کے تو ایسی عورتوں کے ساتھ جماع کرنا صرف مضعف باہی نہیں، بلکہ نہایت خطرناک ہے۔

بد شکل عورت سے: یعنی جس کے جسم کی مجموعی بناوٹ خراب، اور مرد کی جاذب توجہ نہ ہو۔

کالے گورے پہ کچھ نہیں موقوف

دل کے آنے کے ڈھنگ نرالے اور ہیں

کیونکہ کرہی منظر عورت بوجہ عدم رغبت کے، آئی ہوئی شہوت کو بھی زائل

کر دیتی ہے۔

رہڑیوں سے: بازاری عورتیں، جو پیشہ کرتی ہیں، یا جو اپنے مردوں کے سوا اور

دوسروں کے پاس بھی جاتی ہیں، ان سے تو جماع کرنا صرف ضعف باہ کا موجب ہی نہیں بلکہ

نہایت مہلک امراض کا باعث اور تمام اخلاقی خرابیوں کا منبع بھی ہے، عیاس راجہ بیال۔

انگلام سے ضعف باہ:- اس میں کوئی شک نہیں، کہ ایک شائستہ اور پاک منش

فحش کے لئے ایسے قابل نفرت اور مکروہ مضامین کا دیکھنا یا سننا بھی نہایت تکلیف دہ اور لذیت

رساں ہیں۔

مگر اے شیخ پاک دامن معذور دار مارا، کیونکہ جب کسی اہل فن کو قوم کے ایسے بد

نصیب افراد سے سابقہ پڑے جو ان عادات قبیحہ میں مبتلا ہو چکے ہوں، تو اس وقت طبیب کا یہ

کام نہیں کہ ان بد بخت اور قابل رحم اشخاص کو نہایت ذلت اور بے رحمی کی نگاہوں سے دیکھ

کر، نفرت اور حقارت سے ٹھکرا دیں، بلکہ طبیب کا یہ منصب ہے کہ صبر و استقلال کے ساتھ

اور ٹھنڈے دل سے ان قبائح کی حقیقت و اصلیت کو سن کر اور ان کے اسباب و اثرات کو سوچ

سمجھ کر ان کے ازالہ کی اس حسن و تدبیر سے کوشش کرے جس طرح اس کو کسی دوسرے

مرض کے اسباب و عوارض کے دفعیہ کی کوشش کرنی ہوتی ہے۔

کیونکہ جرم اور گناہ کے ہٹانے کی یہ صورت نہیں، کہ ان پر نفرت اور حقارت کے

پتھر برسائے جائیں۔

اور یہ تب ہی ممکن ہے، کہ جب اس فعل کے نقصان دہ اثرات کو ہر پہلو سے پیش نظر

رکھا جائے، یعنی یہ کہ فاعل کے نظام عصبی اور اخلاقی قوتی پر اس کا کیسے اثر ہوتا ہے، جسم کے

اعضاء اور خاص کر تناسل کے اجزاء کیونکر خراب ہو جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ، اس لئے اس

عنوان کا بھی کسی قدر ذکر کیا جاتا ہے۔

حقدمین نے اس کے متعلق یوں بیان کیا ہے، کہ مقعد کے اطراف میں ہلانی چٹھیں

ہوتی ہیں، اور خلاف وضع فطری مداخلت کی وہ پوری مداخلت کرتی ہیں، اور اس وقت قائل کہ ایک غیر معمولی طاقت خرچ کرنی پڑتی ہے، اور یہ ہی ٹکان اور ماندگی ضعف باہ کا باعث ہو جاتی

اور دوم ان کی خشکی اور سختی کی وجہ سے قصب کی انتصابی ساخت اور حشفہ میں شدید نقصان پہنچ جاتا ہے، نائزہ کا منہ کشادہ اور سرخ ہو جاتا ہے، اعصاب اور عضلات بہت ست پڑ جاتے ہیں، جو ضعف باہ کا موجب بن جاتے ہیں۔“

گرچہ مذکورہ بالا اقوال یا طبی نکتہ نظر سے ایک حد تک بالکل واضح ہیں، مگر پھر بھی کسی تشہ کام کے لئے اس کی صورت مضار پر رہنمائی نہیں کر سکتے، اس لئے میرے خیال میں اس نفل کے نقصانہ اثرات کی جماعت بندی اگر اس ترتیب سے بیان کی جائے تو غالباً اور بھی زیادہ نتیجہ خیز ہو۔ مثلاً

نظام عصبی کی خرابی

نظام عصبی کی خرابی کو معلوم کرنے کے لئے پہلے اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ ہر آلہ کی اعصاب حسی کو حرکت میں لانے یا ان کی حرکت باطل کرنے کے مخصوص اشیاء ہوا کرتی ہیں، لوزان ہی کے اثر ڈالنے سے اس آلہ کے نظام میں درنگی یا لتری پیدا ہوتی ہے، مثلاً آنکھ میں اعصاب بصارت موجود ہیں اور روشنی سے ہیجان میں آتے ہیں، آواز کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کان کے اعصاب سماعت آواز سے متاثر ہوتے ہیں، روشنی وغیرہ سے ان میں کوئی کیفیت نہیں پیدا ہوتی یا ناک و زبان کے احساس کے لئے کوئی کیمیائی ترکیب کی شے اور احساس جلد کے لئے حرارت یا وزن کا وجود لازمی ہے، بس اسی طرح اعصاب قصب کو صحیح اور ہیجان میں لانے کے لئے بھی وہی رطوبت مخصوص ہے جو دلق میں وقت خاص پر اندام نہانی سے خارج ہوتی ہے، بلکہ یہ تو مشاہدہ بھی ہو چکا ہے کہ یام حیض میں فرج کی حرارت و رطوبت سے قصب کی کچی، لاغری، رگوں کا ابھار، دور ہو کر تقویت و فرہی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک مجلوق جس کے عضو مخصوص کی رگیں ابھر آئی تھیں جب اس نے دو تین بار حائفہ سے بملع کیا، تو صرف تین ہی دفعہ میں خود بخود اچھا ہو گیا، یعنی کچی لاغری اور رگوں کا ابھار سب زائل ہو گیا۔ محققین نے بھی اس کا مشاہدہ کیا ہے، اور خود مجھ سے بھی ایک مریض اسی قسم کا قصہ بیان کر چکا ہے چونکہ حرارت کی شان سے جذب اور تحلیل دونوں ہیں۔ اس لئے یہ بھی

ایک حد تک قرین قیاس ہے۔ (بشرطیکہ اس میں کوئی دوسرا نقص نہ ہو)
یہ ہی وجہ ہے کہ بعض لوگ گھوڑی اور گدھی کے فرج کی رطوبت ذکر پر لگاتے
ہیں، اور ان کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

مگر ویسا ہی برعکس اس کے وہ رطوبت اور وہ زہریلی گیس جو مہر ز میں اندفاع کے
لئے جمع رہتی ہے، قضیب کے حسی اعصاب کو خراب و برباد کر دینے میں مخصوص ہے، کیونکہ یہ
ہم بیان کر چکے، کہ جس طرح ہر آلہ کے اعصاب کی تقویت اور حرکت میں لانے کے لئے
خاص خاص اشیاء ہیں، ویسا ہی ان کی تخریب و بربادی کے واسطے بھی مخصوص اشیاء ہیں، چنانچہ
اعصاب بصارت کے نظام کو تلف کر دینے کے لئے اندھیرا مخصوص شے ہے۔ کیا آپ نے
نہیں دیکھا کہ جب عرصہ تک سانپ اندھیرے میں رہتا ہے تو اسکے اعصاب بصارت کے نظام
میں فتور آجاتا ہے۔

بس ایسا ہی یہ بھی بارہا کے مشاہدہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ پاخانہ جیسے نجس مقام میں
دخول کرنے سے عضو کے نازک حسی اعصاب سخت متضرر ہو جاتے ہیں۔ اور براز کے زہریلے
مواد ان حس دار اعصاب پر بہت ہی بُرا اثر کرتے ہیں، جس سے تمام عصبی نظام اور بالخصوص
مرکز دماغ تک ناقابل تدارک نقصان پہنچ جاتا ہے۔

اخلاقی قوی کی ابتری

چونکہ بعض طبائع ایک شے کے اس پہلو کو اختیار کر بیٹھتی ہیں، جس سے ان کو خوشی
اور حظ حاصل ہوتا ہے، مثلاً ایک بخیل شخص کفایت شعاری کے پہلو کو اختیار کرتا ہے، اور اس
میں جہاں تک ہو سکتا ہے ان نتائج و فوائد کو بھی جو دولت سے حاصل ہونی چاہئے، دولت جمع
کرنے پر قربان کر دیتا ہے۔

اور فضول خرچ اصراف اور سخاوت کو اختیار کرتا ہے اور اس میں وہ بہت مبالغہ کرتا
ہے، اس میں سے پہلا روپیہ جمع کرنے کو اور دوسرا خرچ کرنے کو بہتر سمجھتا ہے اور اسی بنا پر ان
سے اعمال کا ظہور ہوتا ہے۔

بس اسی طرح بعض انسانی طبیعتیں اس ایک ہی شغف میں خلاف فطرت طریقہ
اختیار کر لیتے ہیں، جس سے ان کے وہ تمام نیک اور فطرتی جذبات مغلوب اور ابتر ہو جاتے ہیں

کیونکہ بد اخلاقی اور عاداتِ قبیحہ، انسانی اعمال کی انجام دہی میں بہت کچھ دخل رکھتی ہیں۔ اور اس خلاف فطرت پہلو کو اختیار کرنے کا سبب عموماً یہ ہوتا ہے کہ ان کو عورتوں کی مباشرت میں لذت و ذوق نہیں حاصل ہوتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ فعلِ مباشرت ایک تھکاوٹ اور ماندگی پیدا کرنے والا فعل ہے بلکہ بعض اوقات اس کے حصول میں اس قدر وقت اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ اگر اس لذت و سرور کے حصول کی امید نہ ہو، اور اس کا جوش و لولہ خیال میں نہ گزرنے اور طبیعت برا بیچتہ نہ کرے تو شاید بہت ہی کم لوگ اس کے حریص اور آرزو مند ہوں۔

مگر یہ ہی حصولِ لذت کی آرزو ہے جو بعض آدمیوں میں اس کے تحصیل بہ اتباعِ عقل و دور اندیشی تو درکنار، اکثر خلاف عقل و فطرت بھی کرا بیٹھتی ہے، کیونکہ ان کو لذت و سرور اسی میں زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

جس کی وجہ بادی النظر میں یا تو یہ ہو سکتی ہے کہ قضیب پر ان ہلالی چنٹوں کے دباؤ اور نمونے سے حشفہ کے اندر گھڑی گھڑی خون کی آمد و رفت ہوتی ہے اور بار بار دغدغہ ہوتا ہے اس لئے بعض بوالہوس اس خلاف فطرت طریقہ کو اختیار کر بیٹھتے ہیں۔

یانا زہ لور جزا سنجی کے دب جانے سے منی آہستہ آہستہ غشائی سطح پر گزرتی رہتی ہے یا بوجہ براز: ا حلسیل کا منہ بند رہنے سے یکبارگی منی خارج نہیں ہو سکتی، بلکہ نائزہ میں رکی رہتی ہے۔ جس سے غشائی جھلی میں منی کی تیزی سے گدگدی بھی دیر تک ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے لوطی کو دغدغہ بھی کچھ دیر تک محسوس ہوتا ہے۔

یہ خلاف عورتوں کے جماع میں کہ اس میں اس قسم کا دباؤ نائزہ پر نہیں ہوتا، بلکہ منی کے جذب کرنے میں رحم کو خود بھی اس طرف میلان ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ منی جلدی خارج ہو جاتی ہے۔

جسم کے تمام اعضاء پر اغلام کا اثر ویسا ہی ہوتا ہے، جیسا جلق میں بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ اغلام میں مذہب کی گرفت دلوں پر بہت قوی ہے، اور قلب کو اس کا یقین ہے کہ انسان کا یہ فعل خواہ کیسا ہی پوشیدہ کیوں نہ ہو، مگر پھر بھی اللہ جل شانہ کی طرف سے بغیر تنقیح و تنقید کے ہرگز نہ بچے گا، بایں بنایہ مذہبی خیالات کی تحریک بعض لوگوں کی طبیعتوں میں ایک عظیم

انسان انقلاب پیدا کر دیتی ہے، اور آن کے آن میں ان کی کلیا پلٹ دیتی ہے، انسان کی روح کو پر اگندہ اور بے چین کر دیتی، قلب کو راحت اور تسکین نصیب نہیں ہوتی، دل میں خوف پیدا ہو جاتا ہے، رسوائی اور سزا کا اندیشہ ہر وقت طبیعت کو بے قرار رکھے رہتا ہے، جس سے نہ غذا جزو بدن ہوتی ہے اور نہ دل دماغ کی قوتیں اپنا صحیح کام کرتی ہیں، اور اسی طرح سے اس کا اثر زندگی کے خلدی حالات پر بھی پڑتا ہوا جسم کے تمام اعضاء میں انحطاط پیدا کر دیتا ہے۔

قضیب اور خسیوں پر اغلام کے اثرات

گرچہ اغلام میں بھی وہ ساری خرابیاں قضیب اور خسیوں کو لاحق ہو جاتی ہیں، جیسا کہ جلق میں پائی جاتی ہیں، مگر پھر بھی بعض ایسی بربادیاں اور خرابیاں ہیں کہ جن کا شکار خاص طور پر اس فعل بد کے مرتکب ہوا کرتے ہیں مثلاً

عضو کی جڑ پکی ہو جانا، اس واسطے کہ انزال کے بعد جب نعوظ و اختشار فرو ہونے لگتا ہے، تو اس وقت تجاویف کی لچکدار دیواریں عروق پر دباؤ ڈالتی ہیں، کہ جن سے خون جلد جلد نکل جائے، مگر اس فعل میں چونکہ بیخ قضیب کے اجسام عروق، اعصاب وغیرہ مقعد کے آخری جھلی (حلقہ) کی سخت گرفت کی وجہ سے دبے رہتے ہیں، جن سے نہ جلدی خون واپس جاسکتا ہے، اور نہ وہ دیواریں عروق پر دباؤ ڈال سکتی ہیں، اس لئے خون غیر معمولی وقت تک حشفہ اور تجاویف میں رکا رہتا ہے، جس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ جسم قضیب اور حشفہ رتخ و خون سے پھولا رہتا ہے، اور بیخ قضیب، عضلہ عاصرة الاست اور حلقہ مقعد کے دباؤ دینے کی وجہ سے باریک ہو جاتا ہے۔

عضو کی جلد میں سیاہی

اس وجہ سے آجاتی ہے کہ عضو کے جلد کا طبقہ لامعہ طبقہ صبیہ جو خانہ دار ساخت کا ہوتا ہے اور جس میں رنگین مادوں کے ذرات ہوتے ہیں، مقعد کے تنگ حلقہ کے شدید رگڑوں کی وجہ سے اس کی ساخت خراب اور خانے پچک جاتے ہیں، جن میں وہ رنگین مادوں کے ذرات تلف ہو جاتے ہیں، اس لئے جلد کی رنگت سیاہ پڑ جاتی ہے۔

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ براز کا زہریلا گیس جس کو طبیعت مبرز کی راہ باہر نکلتا

پاہنی ہے، وہ سموم سے نفوذ کر کے اس رنگین مادے کو متغیر کر دیتی ہے، جس سے عضو کی رنگت میں سیاہی آجاتی ہے۔

فصیوں کا کمزور ہو جانا

چونکہ اس صورت میں جذب طبعی موجود نہیں ہوتا، اور منی کے کم خارج ہونے کی وجہ سے فصیوں کی قوت نامضجہ منی کا بنانا کم کر دیتی ہے، اور جب مادہ الحیات کم بننے لگتا ہے، تو اس وقت فصیوں کے کمزور ہو جانے کے علاوہ اور بھی جو جو شدید نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں، وہ ظاہر ہیں۔

علاج

مجلوق کی طرح اس کا بھی علاج کیا جاتا ہے، اور جو جو نسخے مجلوق کے مناسب حال ہوتے ہیں، وہی اس مرض کے مریضوں پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں، مگر بارہکی نسخہ قضیب کے لئے یہ نسخہ خاص طور پر قابل ذکر ہے، بتائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

(۷۷) نسخہ: تخم بینگن تازہ اتولہ، مورچہ کلاں ۵۰ عدد، روغن حمبیلی اعلیٰ اتولہ، کشت ران گاؤ اتولہ، ہینگ اماشہ، شراب تند میں مرہم بنا کر ہر روز استرا لے کر نسخہ قضیب پر لپ کر لیا کریں، انشاء اللہ ایک چلہ میں یہ شکایت بالکل جاتی رہے گی۔



دوسرا باب

جلق سے ضعف باہ

اس میں کوئی شک نہیں، کہ اس عادت بد کو اپنے خطرناک عوارض اور بدترین نتائج کے لحاظ سے اس باب میں بہت ہی کچھ اہمیت حاصل ہے، مگر پھر بھی اطباء کے بعض متفاد اقوال نے سب سے زیادہ اور اس وسیع سبب کو ایک مضحکہ خیز عنوان بنا دیا ہے، یعنی جہاں اس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی ابتداء شیطان، مردود آں نامی باشندہ ملک افریقہ سے ہوئی ہے جس سے اس کا نام بعض ممالک میں آں نیزم پڑ گیا ہے، تو وہیں پر اس کے مقابل یہ بھی کہا جاتا ہے، کہ اس فعل قبیح کا موجد ملک عرب میں ایک شخص عمیرہ نامی گزرا ہے، اس لئے اس مرض کو عرب میں جلد عمیرہ کہا جاتا ہے، بلکہ زمانہ حال کے مصری اطباء نے تو اس مرض کا نام ہی اب جلد عمیرہ لکھا ہے لیکن جب حیوانوں میں اس کے موجد کا پتہ ڈھونڈھا جاتا ہے، تو اس وقت یہ سلسلہ تاریکی میں پڑ جاتا ہے۔

اور جب اس کی وجہ تسمیہ پر روشنی ڈالی جاتی ہے، تو کچھ مناسبت ہی نہیں معلوم ہوتی، کیونکہ جلد عمیرہ میں اگر جلد بکسرہ جیم لیا جائے تو چمڑہ، کنایتا، چمڑے کی تھیلی مراد لیجا سکتی ہے، اور اگر جلد بنتح جیم پڑھا جائے، تو اس کے معنی پھر صاف عورت سے جماع کرنا ہے، اور یہ کوئی مذموم امر نہیں۔

اور جب اس کی اصلیت کا ذکر کیا جاتا ہے، تو کوئی کہتا ہے کہ جلق وہ فعل ہے جو بلا فطری طریق پر منی خارج کی جائے، عام اس کے کہ وہ ہاتھ سے ہو، یا چمڑے یا ربڑ کی تھیلی کے ذریعہ سے ہو، یا تکیہ کی رگڑ سے، یا محض تصور ہی سے ہو، غرض بغیر عورت کے جماع سے کسی طرح بھی ہو، وہ جلق ہے، بعض پھر یہ کہتے ہیں کہ جلق، زلق کا مترادف ہے، اور زلق کے معنی پھسلنا، چکنا، ہاتھ سے انزال کرنا ہے۔

اور جہاں حیوانوں اور انسانوں میں اس کے حلقہ وسعت کا بیان کیا جاتا ہے تو وہاں پھر تین ماہ کا شیر خوار بچہ بھی مجلو قوں کی صف میں کھڑا کر دیا جاتا ہے اور جب جلق کی حقیقت اور

سب کو (مادہ تولید کا اخراج اور عورت کی خواہش) دیکھا جائے اور دوسری طرف ایک شیر خوار تین ماہ کے بچے پر اس کلیہ کو چسپاں کیا جائے تو اس وقت پھر سو اس کے اور کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا، کہ ہذا العمری فی القیاس بدیع۔

کیونکہ جلق کے علل و اسباب کا وجود یہاں بالکل محال ہے۔

الغرض بہترے ایسے متضاد اقوال ہیں، جن کا ذکر کرنا بھی مضحکہ خیز ہے، اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں، کہ پہلے اس کی قدمات اور اصلیت کو بیان کیا جائے اور اس کے بعد جلق کے مصاد کی تشریح کی جائے۔ تاکہ اس کی اہمیت پر پوری روشنی پڑے۔

جلق کی قدامت اور اس کی اصلیت

چونکہ قدرت نے انسان کے دل میں خواہش پیدا کی ہے، جو ان ساری چیزوں، حالتوں اور کیفیتوں کو طلب کرتی ہے، جو اس کے واسطے ضروری اور مفید ہیں، اور انسان سے بہ رغبت و شوق وہ کام کراتی ہے، جس سے وہ چیزیں، یا وہ حالتیں وہ کیفیت حاصل ہوتی ہیں، پس اگر کھانا کھانے کی خواہش اور بھوک انسان کو بیتاب نہ کرتی تو صرف یہ خیال، کہ کھانا جسم انسان کی پرورش کے لئے ضروری ہے، کبھی انسان کو جسم کے بچاؤ اور بدل مانتھلل، مہیا کرنے کی طرف پورے طور پر اور ہر وقت مستعدی سے کوشش نہ کرنی پڑتی، اور انسان کا جسم دن بدن کمزور اور تحلیل ہو جاتا۔

یا اگر ماں باپ کو بچے کی از حد محبت نہ ہوتی، اور اس کی پرورش اور حفاظت کرنے پر طبعاً مجبور نہ ہوتے تو صرف اس خیال سے کہ نسل انسان کی حفاظت دنیا کی آبادی اور رونق کا باعث ہے، تو بچوں کی پرورش اور حفاظت کی مصیبتیں اور اخراجات بہت کم لوگ برداشت کرتے، اس لئے یہ سب خوراک، پوشاک، کان یا دوسرے کام انجام دینا آدمی کسی عقل کی بیرونی یا دور اندیشی سے نہیں کرتا، بلکہ خواہش فطری اس سے ان سارے کاموں کو سر انجام کراتی ہے، جو اس کے اندر موجود ہے، لیکن انسان کبھی اس کے اقتضاء کی کما حقہ تعمیل میں غلطیاں کرتا ہے۔

غذا بقائے جسم کے لئے لازمی ہے، اور بھوک اور قوت ذائقہ اس کا تقاضہ کرتے اور

خوشگوار بناتے ہیں، مگر انسان اکثر ایسی غذا کھاتا یا اس قدر کھا جاتا ہے کہ بجائے فائدہ کے نقصان پہنچ جاتا ہے۔ یا اولاد کی محبت کا اقتضاء بچوں کی پرورش اور تربیت ہے، مگر انسان اس میں ایسی غلطیاں کر گزرتا ہے، کہ بچوں کے لئے جسمانی، دماغی ہر طرح نقصان پہنچاتا ہے۔

بس ویسا ہی اخراج منی اور اس سے حصول لذت کی خواہش بھی انسان میں فطریاً موجود ہے، اور اس کے اقتضاء کی کما حقہ تعمیل میں بعض لوگ غلطیاں کر گزرتے ہیں، جس کا ظہور بعض طبائع میں مختلف پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ پس اگر اس کا ظہور خلاف وضع فطری لڑکوں کے ساتھ کرنے میں ہوا تو اس کو اغلام کہتے ہیں، اور اگر اپنی منکوحہ کے سوا غیر عورت کے ساتھ کرنے میں ہوا تو اس کو زنا کہتے ہیں، اور اگر ران میں رگڑ کر، یا حرکت، تصور، تعمیل سے منی خارج کی گئی تو اس کو خضغہ کہتے ہیں، اور اگر ہاتھ سے مٹھی لگا کر انزال کیا جائے تو اس کو استمنا بالید یا جلق کہتے ہیں، اور یہی جمہور کا فیصلہ ہے۔

جلق کے اسباب و علامات

جب یہ معلوم ہو گیا کہ جلق کا اصلی اور خاص سبب خواہشات شہوانیہ کا اقتضاء اور اس کی کما حقہ تعمیل میں حیوانی اور انسانی غلطیاں ہیں، تو اب ہم اس کی علامات کو بیان کرتے ہیں، جو انسانی گروہ کے اندر اس کے تعمیل کرنے والوں میں پائی جاتی ہیں، اور اس کا انجام سوا حسرت الدنیا والآخرہ کے اور کچھ نہیں۔

= علامات

چہرے کی زردی اور اداسی، دل کی دھڑکن، بزدلی، پست ہمتی، طبیعت غمگین، کاروبار سے نفرت، آواز کمزور، بصارت میں کمی، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، پتلیاں پھیلی ہوئی، آنکھیں شرمیلی، سر جھکائے رہنا، خلوت پسند، لوگوں کی مجلس سے گریزاں پیٹھ اور کمر میں درد، سر میں درد، ماتمیں پکی، ہتھیلی اور ٹکوں میں سرد پینہ آنا، ذکاوت حس، احتیاق الرحم کے سے دورے، ضعف ہضم، ضعف دماغ، خیالات منتشر، شکستہ خاطر محبت سے نفرت وغیرہ، یہ جملہ یا ان میں سے بعض نشانیاں جالقوں میں اکثر پائی جاتی ہیں۔

مجلوق کی علامات پر ایک نظر

چہرے کی زردی اور رنگ کی پڑمردگی، یہ خاص کمی خون کی نشانیاں ہیں، اور مجلوقین میں خون کی کمی ایک تو اس وجہ سے ہوتی ہے، کہ انکے آلات ہضم اجزاء غذا کو خوب ہضم نہیں کر سکتے جس سے تولید خون ہو۔

اور دوم کثرت اخراج منی سے، نھسے بار بار خون کو اپنی طرف جذب کرتے رہتے ہیں تاکہ اخراج کے لئے مادہ منویہ کو تیار رکھیں، اس لئے خون کا زیادہ حصہ اسی طرح تحلیل ہو کر کمی کا باعث ہو جاتا ہے۔

اور یہ ہی خون کی کمی نبض کے بطنی ہونے کا بھی موجب ہو جاتی ہے، کیونکہ نبض کی حرکت دل کی حرکت کے تابع ہوتی ہے، اور جب خون میں کمی آجاتی ہے، تو قلب کی حرکت ضرور سست ہو جاتی ہے، اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے، کہ دو تین مرتبہ منقبض ہونے سے تب شریان میں خون پہنچتا ہے اور نبض کی حرکت محسوس ہوتی ہے۔

چونکہ اولوالعزمی اور عالی حوصلگی وغیرہ کثرت منی اور اس کی موجودگی کی نشانیاں ہیں، مگر مجلوقین میں بار بار کے جلق اور کثرت اخراج منی سے خزانہ منی خالی ہو جاتا ہے اس لئے ان میں پست ہمتی، بزدلی، خوف، چہرے پر مردنی، ضعف دماغ، نسیان، کمر میں درد، وغیرہ پیدا ہو جاتا ہے، جیسا عموماً بیجروں اور زرخوں اور خواجہ سراؤں میں دیکھا جاتا ہے۔

اور یہ امر آشکارا ہے، کہ اجزاء منویہ کو خون سے جذب کرنے میں جس طرح خسیوں کو دخل ہے، ویسا ہی خون میں جوش جوانی اور اجزاء منی کے پیدا ہونے میں ”جوہر“ کلاہ گردہ کی شمولیت کو بھی دخل ہے [اور یہ عام بات ہے کہ جب کسی عضو سے زیادہ کام لیا جاتا ہے، تو وہ کمزور ہو جاتا ہے، اور اپنے فعل کو طبعی طور پر انجام نہیں دے سکتا، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے فعل سے یا اس سے جو فوائد مختص ہوتے ہیں، وہ بھی مفقود ہو جاتے ہیں، چنانچہ جوہر کلاہ کے دیگر فوائد میں سے بعض یہ بھی ہیں، کہ اس کی تراوش سے خون میں رونق، دماغ میں بلند خیالی، عضلات میں سختی، اعصاب میں مضبوطی، آواز میں مردوں کی طرح بہادری، قلبی حرکت میں قوت وغیرہ پیدا ہوتی ہے، یہاں تک کہ بعض عورتوں میں بھی یہ دیکھا گیا ہے کہ جب ان

میں کلاہ گردہ کی رسولیاں بڑھ جاتی ہیں اور ان سے زیادہ تراوش پانے لگتی ہے، تو ان میں بھی مردانہ خصلتیں، داڑھی موچھیں، آواز بھاری، بدن مضبوط، مردوں کی طرح اکڑی ہوئی، آرائش و زیبائش سے بے پروا، زنانہ جذبات سے عاری ہو جاتی ہیں۔ مجلوقین میں بار بار کے جلق اور کثرت اخراج منی سے کلاہ گردہ کی تراوش بھی چونکہ معمول سے زیادہ ہو جاتی ہے جس سے وہ کمزور ہو کر پھر اپنے منصبی کام کو انجام نہیں دے سکتیں، اور نہ وہ مخصوص فوائد ان سے طبعی طور پر حاصل ہو سکتے ہیں، اس لئے آواز کمزور، دل میں ضعف، دماغ میں ناطاقتی، بصارت میں کمی، عصلے پلپے، اعصاب ڈھیلے، آنکھیں شرمیلی رہتی ہیں۔

یہ لازمی امر ہے کہ حسی بلندیاں اور اعصاب حس کی شاخیں برہنہ ہونے پر بیرونی چیزوں کے لمس سے متازی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کے اختتامی سروں پر طبقہ بشرہ ضرور ہوتا ہے۔ تاکہ وہ لمس سے متازی نہ ہونے پائیں۔

مگر مجلوق جب ہاتھ کے شدید رگڑوں سے طبقہ بشرہ کو تحلیل کر دیتا ہے، تو اس وقت حسی اعصاب کی اختتامی شاخیں برہنہ ہو جاتی ہیں، جو بیرونی چیز کے چھونے سے، یہاں تک کہ ہوا کے لگنے سے پھر ان کو اذیت ہوتی ہے، مبدہ کمر اور نخاع کی طرف سکر جاتی ہیں، اور اپنے ساتھ مبدہ کو بھی متازی کر دیتی ہیں، جس سے کمر میں درد، سر میں درد، چکر، بلکہ آخر اختتامی لحم کے سے دورے ہونے لگتے ہیں۔

اور یہ ہی عصبی شاخوں کی اذیت نظام عصبی کے درہم برہم ہونے کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ چونکہ مجلوق جلق لگاتے وقت ذہن میں کسی حسین سے حسین نازنین یا خوبصورت مرد کی تصویر کو خیال میں حاضر کر کے اس خیالی تصویر سے آمادہ بکار ہوتا ہے، اور خیالی تصویروں میں ایک عجیب و غریب صفت ہے، بعض زیادہ واضح اور بہت آسانی سے ذہن میں آجاتی ہیں، اور بعض کم واضح ہوتی ہیں، اور ان کو ذہن کے سامنے لانے میں بڑی دقت ہوتی ہے اس کا انحصار صرف قوی ذہنیہ کے میلان اور قوت خیالی کے زیادہ قوی ہونے پر ہے، جس کا ایما تخیل ہی میں ہو سکتا ہے، اس لئے مجلوق خلوت پسند اور لوگوں کی صحبت سے گریزاں رہتا ہے۔

تصور کا عجب رتبہ ہے جب اس کا خیال آیا
کبھی پیش نظر دیکھا، کبھی زیر بغل پایا

اور یہ بھی ہے کہ مجبوق کی طبیعت کار حجام ہر وقت اس خواہش کی طرف رہتا ہے،
کہ جب کوئی موقع ملے تو میں اس حظ کو حاصل کروں۔ ع

بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے

اس لئے لوگوں سے گریزاں اور خلوت پسند ہوتا ہے۔

مجبوقین میں صحبت کا، چونکہ جسمانی انتظام اتنا محرک نہیں ہوتا، جتنا کہ تصور اور
واہمہ خواہش جماع کا محرک ہوتا ہے، اور اس فعل کی لذت و سرور کے لئے وہ ایسی ایسی حسین
اور دلربا، فحش اور گندی خیالی تصاویر کو پیش نظر رکھتا ہے، جو اس کی خوشی اور جذب توجہ کا
باعث ہو سکتی ہیں، اس لئے وہ عام طور پر عورتوں کی صحبت سے نفرت کرتا ہے۔

اور یہ بھی ہے کہ کبھی ہاتھ کے شدید رگڑوں سے حسی اعصاب کی شاخیں دب جاتی
ہیں اور ان کی حس کند ہو جاتی ہے جس سے وہ اعصاب عورتوں کی صحبت میں غشاء مخاطی کے
زمر رگڑوں سے لذت مباشرت کا اثر اپنے مرکز تک منتقل نہیں کر سکتے، اسلئے اس میں نہ تو عمل
انعکاس ہوتا ہے، جس سے قضیب میں انتشار اور نعوذ کامل ہو، اور نہ اس کا اثر ادعیہ منی پر پڑتا
ہے، کہ انزال ہو کر لذت مباشرت حاصل ہو، بایں بنا عورتوں کی صحبت سے نفرت کرتا ہے۔

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہاتھ کے سخت رگڑوں سے قضیب کی جلد اور حشفہ کی
حسی بلندیوں میں امتلاء دم ہو کر ذکات حس پیدا ہو جاتی ہے، اور بوقت مباشرت انہدام نہانی
سے حشفہ کے لگتے ہی وہ منزل ہو جاتا ہے، اور فریق ثانی، یعنی عورت کو قابو میں نہ لاسکنے اور
محو لذت نہ کر سکنے سے جو خجالت اور رسوائی اس کو ہوتی ہے وہ اسی کی مقتضی ہوتی ہے، کہ
عورت سے بھاگا پھرتا ہے، اور صحبت سے نفرت کرتا ہے۔

علاج

اس عادت بد کی پوری کیفیت اس کے مضار کے سارے پہلو، اور اس کے عوارض
کی کامل توضیح کو ذہن نشین کر لے نے کے بعد اس کے علاج و تدبیر میں جس قدر خاص ترتیب
و محنت کی ضرورت ہے، وہ اس کی اہمیت اور اس کے تباہ و برباد کن اثرات کی وسعت سے اندازہ
لگایا جاسکتا ہے، اس لئے اس قبیح عادت کے نقصاندارہ اثرات کو سرسری نظر سے دیکھتے ہوئے
اپنے دو ایک نسخوں (پٹی اور پھنگی) کے اندر اس کے علاج کو محدود جاننا ایک اصولی غلطی ہے۔

کیونکہ ایسے مریض انتہائی حالت میں عموماً ایک ساتھ کئی ایک امراض کا شکار ہو جاتے ہیں، اور طرح طرح کے عوارضات بیک وقت ان کے جسم میں پیدا ہو جاتے ہیں، جس سے نہ تو علت کا پتہ چلتا ہے اور نہ معلول کا امتیاز ہوتا ہے، بلکہ بعض وقت معلول سے کئی ایک معلول ایک ساتھ پیدا ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں، اس لئے اس صورت میں جب تک اس مرض سے نجات پانے کے شافی اصول اور اس کے مدارک کی صحیح ترتیب کو دستور العمل نہ بنایا جائے گا اس وقت تک اس کے علاج میں کامیاب ہونا بالکل اس طائر خستہ جان کی طرح ہے، جو اپنا سر دھننا اور اپنی جان گنواتا ہوا لاکھوں کوس سمندر بے پایاں کا سفر طے کرتا ہوا، شام کو دور سے روشنی کے منارے سے گزر کر اس جانب دادی سکون کے لئے بیتاب رہتا ہے، مگر اس کا کام یہیں تمام ہو جاتا ہے۔

مخلوق جب اپنے کردار کے انتہائی مراحل کو پہنچ جاتا ہے تو اس وقت وہ ان اکثر عوارضات کا مجموعہ بن جاتا ہے، جن کا مختصر ذکر علامات کے اندر ہو چکا ہے، اور اس وقت اس کی عمارت کے قیام و استحکام کی سب بنیادی اینٹیں اور الحاقی گارے متزلزل ہونے لگتی ہیں جن کے میدہ فیض سے اس کے وجود کی حیات و بقاء کا تعلق وابستہ ہے۔

اس لئے میرے خیال میں اس ڈگمگاتی ہوئی عمارت یا اس اُجڑے ہوئے کھنڈروں کو بچانے اور آباد کرنے کی صحیح تدبیر اور اصولی علاج بنا کر ترتیب اگر ہے، تو بس یہی ہے۔

1 / کہ اول ترک عادت کا انتظام کیا جائے، کیونکہ جب تک اس تباہ کن عادت کا جو اس کے تمام عوارضات کا مجموعہ ہے، انسداد نہ کیا جائے گا، تو اس وقت تک اس کی صحت کے لئے ساری تدبیریں اور جملہ علاج بے سود ہیں۔

2 / دوم حفظ الصحت کا اہتمام، کیونکہ جب تک دوسرے امراض کے لاحق ہونے کی روک تھام نہ کی جائے گی، تو اس وقت پھر نتیجہ یہ ہوگا، کہ

سو آفتیں نئی ہیں دلِ پُرِ محن کے ساتھ

ہر روز زخمِ تازہ ہے زخمِ کہن کے ساتھ

3 / سوم: غذا کا انتظام، چونکہ مکون بدن کا دار و مدار غذا ہی پر ہے، اور بدل یا تحلیل صرف غذا ہی سے حاصل ہوتا ہے، اس لئے اگر غذا کافی نہ پہنچی یا اس کے اجزاء میں کسی طرح کی خرابی

ہوئی تو پھر وہی غذا انواع اقسام کی بیماریوں کا باعث ہو جائے گی، چنانچہ قحط سالی میں آپ نے دیکھا ہوگا، کہ بوجہ کمی یا خرابی غذا سے لوگ صدہا قسم کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا جیل فائدہ پانی کے جہاز میں جب قیدیوں اور ملاحوں کو غذا کم یا خراب ملتی ہے تو عموماً مرض ہزال مزمن میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اور پچھش، اسہال، بخار وغیرہ کی دبا ان میں پھیل جاتی ہے۔

4. چہارم: تقویت آلات ہضم، جن کی منفعت اجمالی طور پر پہلے گزر چکی ہے، وہاں

ملاحظہ فرمائیں۔

پنجم، تولید خون، جس کے فوائد کا بیان بھی پہلے ذکر کر دیا گیا ہے۔ / 5

6. ششم: ان کی طبیعت کو ایسے امور سے ہٹا کر تغذیہ بدن و نمو میں مصروف کر دینا، کیونکہ جب اس عادت قبیح کا چسکا پڑ جاتا ہے، تو وہ معمولی خیزش سے، آنکھ بند کئے ہوئے، حالت نیم خواب میں بھی اس فعل کے مرتکب ہو جاتے ہیں، بلکہ ایک مریض ایسا بھی دیکھا گیا ہے، کہ رات کے آخری حصہ میں جب اس کو خیزش ہوتی، تو جیسا گرم گرم بنا آدمی دونوں ہاتھ میں ملتا ہے ویسا ہی وہ عضو کو جلدی جلدی دونوں ہاتھ میں مل کر منزل ہو جاتا تھا۔ اس صورت میں اگر چہ آبلہ انگیز ادویات کا ضداد، ٹنگر ایوڈین کا لگانا، ہاتھوں میں دستانے پہنا دینا، بزرگوں کے پاس سلا دینا وغیرہ، بعض اطباء کا معمول ہے۔

7. مگر میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ ان کو اس حالت میں ایسی غذائیں اور دوائیں ہی نہ دیں جائیں، جو محرک باہ اور موجب خیزش ہوں، بلکہ ان کو ایسی غذائیں اور دوائیں دی جائیں جو بالترام مسکن بدن اور مقویات عمومی ہوں، تاکہ طبیعت تغذیہ بدن و افزائش تن میں مصروف ہو کر عام جسمانی حالت و شکل کو درست کر دے، اور جب ان کی عام انحطاط کا ازالہ ہو جائے، تو اس وقت پھر ان کو اس فعل طبعی کا بر محل شوق دلایا جائے۔

ہفتم: ذکاوت حس کا دفعیہ، کیونکہ ذکاوت حس جب تک قویب اور اس کے اعضاء متصل میں موجود رہے گی، تو وہ صرف خیال، معمولی تحریک، ذرا سی رگڑ، پر بھی انتشار پذیر ہوگا، اور اوجیرہ منی ایک ہلکی سی جنبش میں منی کو عضو مخصوص کی طرف اور خصیتین بلا نفع خزانہ میں منی کو بھیجتے رہیں گے، اور اسی طرح اس سلسلے کے جاری رہتے ہوئے مریض کی ساری قوتیں خوار اور جسم کے جملہ ارتقائی اجزاء تحلیل ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ جو چیز ان کی غذا ہونے والی

ہوتی ہے۔ وہ تو خصمتین طلب کر کے باہر نکالتے رہتے ہیں، جو اس صورت میں ان کا علاج ہونا،
نہ ہونے کے برابر ہے۔ بقول سعدیؒ

بر احوال آل کن باید گریست

کہ آمد بود نوزدہ خرچ پیست

8 / ہشتم: تقویت دماغ

9 / نہم: تقویت قلب

10 / دہم: تقویت اعصاب

11 / یازدہم: تقویت گردہ، جن کے وجوہ اپنے اپنے محل پر بہ تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

12 / دوازدہم: تقویت ودرازی قضیب، کیونکہ القاح تناسلی کی انجام دہی اسی آلہ کی
مضبوطی و تیزی، سختی ودرازی پر موقوف ہے، اس لئے جب تک آلت سخت ودراز نہیں ہوگا،
اس وقت تک اس کی تکمیل نہیں ہو سکے گی، اور نہ فریقین کے لئے یہ فعل مسرت بخش اور نہ
فرحت زا ثابت ہوگا۔

ہاں یہ بات صحیح ہے، مگر ترتیب علاج میں اس کو سب سے آخر، اس لئے رکھا گیا
ہے، کہ قضیب کی سختی ودرازی، جملہ اعضاء ریسہ و شریفہ کی صحت ودرستگی پر موقوف ہے، اور
یہ ایک ایسا مستقل مقدم ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں تالی کا ہونا، یعنی قضیب کو تکمیل تک
پہنچانا اور اس کو اپنے طبعی فعل کا انجام دینا بالکل ناممکن امر ہے اس لئے ترتیب علاج میں اس کو
موخر رکھا گیا ہے۔

اور دوسرا چونکہ ترتیب فعل کے لحاظ سے القاح تناسلی کی تکمیل بھی سب سے آخر
اسی کے فعل پر انجام پاتی ہے، اور اس کام کا سرور کیف و حفظ بھی اسی کے فعل پر تمام ہوتا ہے
اس لئے ترتیب مدارک میں بھی ہم نے اسی کو پیچھے رکھا ہے۔

اس ترتیب علاج کے بعد اب ایک خاص طریقہ استعمال ادویہ اور چند ایسے مجرب
نسخے لکھے جاتے ہیں، جو مجلوقین کے اکثر عوارض میں انشاء اللہ بالخاصہ مفید ثابت ہوں اگر سوچ
سمجھ کے بنا کر ان کو استعمال کیا جائے، تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ مجلوقوں کی شکایت باقی رہے، و ما
توفیق الا باللہ۔

خاص طریقہ استعمال ادویہ

صبح کو سفوف مروارید ۴ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ پختہ ۲۰ تولہ اور دیکو بعد غذا سفوف ذہبی
 رتی کھا کر اوپر سے عرق عنبر ۲ تولہ، عرق بید مشک ۴ تولہ، شربت انار ۶ ماشہ اور شام کو عرق
 زعفرانی ۲ تولہ قدرے پانی ملا کے اور رات کو سوتے وقت (اگر امعاء میں ٹیسس ہیں ہوتے) سیوس
 اسبنول ۴ ماشہ مصری ۴ ماشہ ملا کے پھانک کر اوپر سے شیر گاؤ پختہ استعمال کرانا اور جب ۲۵-۳۰
 یوم کے اندر طبیعت بالکل سنبھل جائے اور تن من میں تروتازگی آجائے تو پھر صرف دن کو
 بعد غذا لبوب کبیر ہمراہ عرق عنبر حسب مذکورہ اور رات کو بعد غذا معجون جالینوس لولوی ہمراہ
 شیر گاؤ پختہ کھانا، اور مقامی طور پر ان طلاؤں کو جو صغر قضیب کے عنوان میں لکھے جا چکے ہیں،
 استعمال کرنا ایک کامیاب طریقہ ہے۔

اور اگر حالت ایسی ردی ہے کہ شب و روز یا ہر دوسرے تیسرے روز احتلام ہو جاتا
 ہو تو ایسی صورت میں صبح کو تخم خیارین ۶ ماشہ، تخم کاہو ۲ ماشہ، تخم کاسنی ۳ ماشہ، کشنر خشک
 ۴ ماشہ، خشخاش سفید ۲ ماشہ، تخم نیلو فر ۲ ماشہ سب کا شیرہ نکال کے شربت بزوری ۳ تولہ ملا کے
 نوش کرنا، اور بعد غذا دونوں وقت عرق زعفرانی ۲ تولہ قدرے پانی ملا کر، اور رات کو سوتے
 وقت حب کندر ایک عدد، قدرے بالائی میں لپیٹ کر نگل جانا اور اوپر سے دودھ پی جانا، اور
 جب کچھ روز بعد حالت رو بہ اصلاح ہو جائے تو پھر ویسے ہی حسب دستور مذکورہ بالا ذواؤں کا
 استعمال کرنا، یعنی صبح کو سفوف مروارید دودھ سے اور بعد غذا سفوف ذہبی، عرق عنبر، عرق بید
 مشک، شربت انار ملا کے پی جانا اور شام کو عرق زعفرانی قدرے پانی ملا کے استعمال کرنا، اور بیس
 پچیس روز کے بعد پھر ویسا ہی لبوب کبیر، معجون جالینوس لولوی حسب مذکورہ، اور کبھی بعض
 مریضوں میں رات کو سوتے وقت قضیب، سیون، پیڑو پر آب برف کی تقطیر بھی دینی ضروری
 ہو جاتی ہے، اور اس سے فائدہ بھی نمایاں ہوتا ہے، کیونکہ بقول جالینوس سرد پانی اکثر حرارت
 کے بار بار لانے کا سبب ہوتا ہے۔

اس وجہ سے کہ پہلی سطح جلد اس کے سبب سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے، جو حرارت کو
 اکٹھا کر لاتی ہے۔

اس لئے اس صورت میں قضیب اور خزانہ منی کے عضلات اور رباط میں خاص طور

پر سردی سے انقباضی اور حرارت سے انبساطی حرکت پیدا ہوتی ہے، جو ان کی تقویت کا موجب ہوتی ہے، کیونکہ حرکت سے عضلات قوی ہوتے ہیں، جس سے عضلہ محافظ منی قوی ہونے پر منی جلد خارج نہیں ہو سکتی۔

اور اس تدبیر میں ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ سردی کے پہنچنے سے اجزاء کے یہجان میں سقوط اور منی میں انجماد (کیونکہ سردی ہر سیال شے کو جمادیتی ہے) ہو کر پالا تحریک ارادی قابل خروج نہ رہے۔

ویسا ہی یہ بھی ممکن ہے، کہ بار بار کے حرارت آنے سے منی کی رطوبت مائیہ کو اڑا کر منی کو خشک کر دے (کیونکہ حرارت ہر ترشے کو بھاپ بنا کر اڑا دیتی ہے) جس سے وہ جلد خارج نہ ہو سکے۔

اسلئے سرد پانی کی تقطیر بعض اوقات اس امر میں از حد فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔
 (۷۸) سفوف مروارید: سفوف پکھان بید ۶ ماشہ، سفوف تالمکھانا ۶ ماشہ، سفوف ملیٹھی مقشر ۹ ماشہ، سفوف دانہ ہیل خورد ۸ ماشہ، طباشیر کبود ۸ ماشہ، ست گلو اصلی ۵ ماشہ، ست سلاجیت اصلی ۵ ماشہ، کشتہ رائگہ ۵ ماشہ (اگر برگ بھنگ سے کیا گیا ہو تو اور بھی بہتر ہے) کشتہ ابرک سیاہ سرخی مائل ۲ ماشہ، مروارید مخلول ۳ ماشہ، مصری ۳ تولہ سب کو ملا کر اور خوب باریک کر کے شیشی میں حفاظت سے رکھیں۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ پختہ۔

(۷۹) سفوف ذہبی: کشتہ فولاد اعلیٰ ۶ ماشہ، ورق طلا اتولہ، طباشیر کبود ۳ ماشہ، پہلے کھل میں ایک دو ٹکڑے طباشیر کے ڈالیں اور اس کے شامل ورق طلا بھی ایک دو ملا کر تخت کریں، جب سونے کے ورق حل ہو جائیں تو پھر ایک دو ورق دیکر حل کریں، بس اسی طرح اس طباشیر ۳ ماشہ کے ساتھ سب ورق کو حل کر ڈالیں۔ اور جب ورق اور طباشیر سب حل ہو جائیں تو اس کے بعد کشتہ فولاد بھی شامل کر کے خوب ملا دیں، اور عرق گلاب پھر ان میں داخل کر کے حل کرتے رہیں، جب ایک بوتل عرق گلاب اس میں جذب ہو جائے اور سونے کے ذرات بھی زیادہ نمایاں نظر نہ آئیں تو خشک کر کے شیشی میں حفاظت سے رکھیں، اور کام میں لاویں، مقدار خوراک ایک رتی سے ہر تہ تک مسلول مدقوق کو بھی فائدہ رساں ہے۔

نوٹ: ہمیشہ ہمارا دستور العمل یہ تھا کہ برادۂ فولاد کو بڑے اہتمام کے ساتھ کشتہ

کر کے سفوف ذہبی میں داخل کیا کرتے تھے، یا کسی معتمد جگہ سے منگا کر شامل کرتے تھے، مگر جب ہمارے دوست نے ایک دن خود ساختہ کشتہ فولاد ہمیں دیا اور ہم نے اس کو استعمال کیا، اس میں زیادہ فوائد مشاہدہ میں آئے، ان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کشتہ کیس سے تیار کیا جاتا ہے، جب میں نے یہ سنا تو مجھے بہت خوشی ہوئی، کیونکہ کیس خود ہی مصفی فولاد ہے، جو تیزاب کے اندر محلول کر دیا گیا ہے، مگر حکیم صاحب نے اس کے تیزابی اثر کو زائل کر کے اس میں سے بہمہ اوصاف موصوف، مروجہ کشتہ جات فولاد سے کہیں بہتر سہل الحصول طریقہ سے کشتہ فولاد حاصل کر لیا ہے۔ جو نہایت زود اثر اور بے ضرر ہے۔

(۸۰) کشتہ فولاد: ہیرا کیس ایک سیر (فرس سلفٹ) کھل میں پیس کر مٹی کی

رکابی میں ڈال کے آگ پر رکھیں، اور لکڑی سے چلاتے رہیں، جب بھورے رنگ کا سفوف بن جائے تو اُتار کر گھیکوار کے ایک سیر گودے میں حل کریں اور ایک ایک تولہ کی قرص بنا کر تر حالت میں خوب مونا گل حکمت کر کے بیس سیر پتھر کوئلہ کی آنچ دیں، سرد ہونے پر نکال کے اور حل کر کے شیشی میں بحفاظت رکھیں، یہ کشتہ نہایت سرخ رنگ کا بے نظیر کشتہ ہے، جو جمیع کمالات و خواص پر حاوی ہے، مقدار خوراک ایک سے ۲ چاول، اور سفوف ذہبی میں موافق وزن کے شامل کریں۔

(۸۱) حب کندر: مغز بادام شیریں ۶ ماشہ، کندر عمدہ ۶ ماشہ، افیون مصفی ۳ ماشہ

سب کو سحقِ بلخ کر کے نشاستہ گندم ملا کے مومگ کے دانہ برابر گولیاں بنا دیں، ایک سے دو تک رات کو سوتے وقت کام میں لاویں۔

(۸۲) عرق زعفرانی: یہ نسخہ ایسی حالت کے اندر میرے تجربہ میں مفید ثابت

ہوا ہے، حسب ہدایت استعمال میں لاویں۔

ازخرکی اتولہ، سازج ہندی ۲. تولہ، صحر فارسی، پودینہ خشک، پوست زرد اترج، گل

بابونہ سوا تولہ، زرنب خوشبودار ۲. تولہ سنبل الطیب خوشبودار اتولہ، حس ۲. تولہ، برادہ

صندل سفید اتولہ، گل سرخ فصلی اتولہ، کشیز خشک ۲. تولہ، گل سیوتی ۲. تولہ گل منڈی ۲. تولہ

جو دوائیں کوٹنے کی ہیں ان کو نیم کوب کر کے بہ طریقہ معروف ۵ بوتل عرق کشید کریں،

مقدار خوراک ۲. تولہ سے ۳ تولہ تک۔

(۸۳) جوارش زر عونی: گاجر کے بیج، اجمود کے بیج، اسپست کے بیج، اجوائن

دلی، سونف دلی، خربوزہ کے بیج کی گری، کھیرے گلڑی کے بیج کی گری، پوست اجمود کی جڑ، ہر ایک ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ، عاقرقرحہ، تاج، زعفران، مصطلی، اگر خام ہر ایک ۷ ماشہ اور نسخہ میں جاوتری، لونگ، کباب چینی، کالی مرچ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، عنبر اشہب ساڑھے تین ماشہ، اور بعض نسخہ میں کالی مرچ کی جگہ پپیل کی جڑ لکھی ہوئی ہے، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ساتھ شہد جھاگ اُتارے ہوئے کے تین وزن سب دواؤں کا ہو، گوند میں اور بعد دو مہینہ کے استعمال کریں۔ قدر خوراک سات ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔

(۸۴) جوہر سم الفار: سم الفار حسب ضرورت لے کر شیرۂ زرد رنگ، زقوم میں

سخت کریں، بعد ازاں دو ہموار لب پیالوں میں بند کر کے ایک پہر آنچ دیں، اوپر والے خالی پیالے کی پشت پر کپڑا بھگو کر رکھتے رہیں، سرد ہونے پر جوہر اور تہ نشین لے کر اور کمی کو اضافہ سم الفار جدید سے پورا کر کے بدستور سخت کریں، اور آنچ دیں، اولاً سیاہ ہوگا، پھر کچھ رنگ بدلتا جاوے گا، سات آٹھ آنچوں میں سب کا سب تہ نشین قائم النار، شگفتہ اور سفید رنگ نکلے گا جسے دیکھ کر طبیعت خوش ہو جاوے گی، خوراک ایک چاول ملائی میں پیٹ کے نکل جائیں اور اوپر سے دودھ نوش کریں، وقت خوراک بعد غذا۔

(۸۵) جوہر لوبان: اس کا طریقہ یہ ہے کہ لوبان ہانڈی میں رکھ کے اس کے اوپر

کاغذ کی ٹوپی اس صورت کی لیٹی وغیرہ سے چپکا دیں اور اس کے نیچے چراغ موٹی بتی ڈال کے روش کریں تاکہ یکساں گرمی اسے پہنچے، اور کاغذ کی ٹوپی کے اندر کچھ تنکے یا جھاڑو کی سکیں ٹیڑھی ترچھی لگاویں تاکہ دھواں ان میں جم جاوے بعد سرد ہونے کے ٹوپی کو آہستہ سے اُتار کے جوہر لوبان نکال لیں، خوراک ایک چاول پان میں۔

(۸۶) سونے کی مقوی گولیاں: رُب کچلہ ۳ ماشہ، کونین ۴ ماشہ، گولڈ کلورائیڈ

۲ ماشہ، مشک ۳ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، خراطین مصنوعی عمدہ ۲ تولہ، اولیم کیمپو پوٹی ۳ ماشہ، ڈامیانہ ۳ ماشہ، رُب جسطیانہ ایک تولہ کوئی مقوی عرق قدرے دیکر گول مرچ کے برابر گولیاں بناویں اور ایک گولی رات کو بعد غذا ملائی میں پیٹ کر نکل جایا کریں، اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔

ضعیف عمر لوگوں کے لئے تو از حد مفید ہیں، ہاں نوجوان کو بھی ہفتہ عشرہ نمایاں

فائدہ محسوس ہو جاتا ہے۔

جریان، سوزاک، آتشک کی حالت میں استعمال نہ کریں۔

(۸۷) حریرہ: مغز بادام شیریں مقشر ایک تولہ، مغز تخم کڑ، مغز بنولہ ہر ایک ۹ ماشہ، تخم خشخاش سفید ۴ ماشہ، بہمن سفید، تودری سفید، ثعلب مصری ہر ایک ۷ ماشہ، سونٹھ سوا ۲ ماشہ گلاب، شیرہ مادہ گاؤ ہر ایک ۱۰ تولہ، مصری ۴ تولہ، مغزیات کا گلاب اور دودھ میں بیس کر شیرہ نکالیں، اور پکائیں، جب غلیظ ہو جائے تو مصری اور دوسری دوائیاں پیس کر آخر میں ملا کر نیچے اتاریں، اور ٹھنڈا کر کے پیئیں۔

فائدہ: مقوی دماغ مقوی باہ، مولد منی ہے۔

(۸۸) سفوف اکسیر: کشتہ طلائی ۳ ماشہ، کشتہ نقرئی ۳ ماشہ، کشتہ فولاد ۶ ماشہ، کشتہ

بیضہ مرغ ۶ ماشہ، جوہر مہرہ ۳ ماشہ، سفوف جوہر (مذکورہ بالا ۳ ماشہ) جوہر کچلہ ایک ماشہ، جوہر سم الفار ایک ماشہ، سب کو سرمہ کی مانند کھریل کر کے رکھ لیں، خوراک ایک برنج (چاول) تک ہمراہ معجون لبوب کبیر یا اور کسی معجون کے ہمراہ جو اس کے مثل ہو۔ بعد غذا استعمال میں لایا کریں۔

فائدہ: تقویت باہ کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔

(۸۹) تکمید: برادہ دندان فیل، تخم حرمل، مال کنگنی، کنجد سیاہ، ہر ایک تین تولہ،

عاقتر قرحا، دار چینی، لونگ، ہر ایک ایک تولہ، جند بید ستر ۳ ماشہ، مدن مست ۳ ماشہ، شراب تند، بھیڑ کا دودھ ہر ایک ۵ تولہ، روغن بید انجیر (روغن ارغٹ) ۳ تولہ، دواؤں کو کوٹ چھان کر تین پوٹلیاں بنادیں اور ایک برتن کو آگ پر رکھ کر پوٹلیوں کو اس میں گرم کر لیں، بعد ہا باری باری سے ہر ایک پوٹلی سے عضو خاص اور اس کے گرد و نواح تکمید کریں، تین چار روز تک متواتر ایسا ہی کریں۔

فائدہ: مجلوق کے لئے نہایت کار آمد تکمید ہے، ان کے اعضاء تناسل کو بالکل

ٹھیک کر دیتی ہے۔

(۹۰) روغن: باد نجان فصلی باغی، پختہ زردی مائل دو عدد، دار فلفل ۳ تولہ لے کر

سرخ آہنی سے سوراخ کر کے اس میں ڈالیں، اور سایہ میں خشک کر لیں، پھر انہیں تین پاؤروغن

کنجد میں پکاویں کہ مہرہ ہو جاویں، ہاتھ سے مل کر مغز تخم بید انجیر، قسط تلخ ہر ایک شش تولہ، پوست بخی چینی، پوست بخی کنیر باغی، بیر بہوٹی، بیش قرنی، ہر ایک ۴ تولہ، گندھک، زریخ مطبوعی، قر نفل، زنجبیر رومی، سہاگہ، مال کنگنی، عین الدیک سرخ و سفید، افیون، خراطین خشک، سم اسپ سیاہ، سنبل الطیب، سم الفار سفید، بزراخ، عاقر قرحا، ہر ایک ۳ تولہ، دار چینی، بہارہ، زرادند طویل، کافور، تخم کلچ، پھلا مول، تخم جوز مائل، تخم شلجم، تخم ترب، ہر ایک ۲ تولہ، قیر گوشت ساڈہ، سرطان نہری، خراطین تازہ ہر ایک ۹ تولہ، نار جیل کہنہ ۱۰ تولہ، مشک ۴ ماشہ، ان سب کو ملا کر دن رات دو آتھ شراب اور شیر میش میں تر رکھیں، پھر ان کو شراب دو آتھ میں ۲۰ پھر کھل کر کے روغن موصوف میں سخن کریں، اور جوب بنا کر آتھی شیشی کے ذریعہ روغن کشید کریں، اور حسب ضرورت کام میں لائیں، یہ روغن تقویت قضیب، تصلب خصوصاً مجلوق، مفلوج القضیب، اعوجاج الذکر کے لئے اعجاز میجائی کا حکم رکھتا ہے، سہرح میں سرج التاثر ہے۔

۷ (۹۱) طلاء: اسکند ناگوری ۸ ماشہ، انبہ ہلدی ۸ ماشہ، افیون ۵ ماشہ تخم انجرہ ۸ ماشہ، پوست بخی کنیر سفید ۸ ماشہ، ان سب کو سفوف کر کے گدھے کے پیشاب کی تلخت میں ایک دن کھل کر کے سات حصہ کریں، ایک ایک حصہ ہر روز شراب تند میں ملا کر طلا کریں، ایک ہفتہ تک کافی ہے۔

۷ (۹۲) طلاء:- سکھیا سفید ایک ماشہ، دودھ آکھ ایک تولہ، پانی کٹائی خورد ۴ تولہ، روغن گائے ۴ تولہ، سب دواؤں کو کھل میں کھل کریں، جب روغن باقی رہے اور پانی خشک ہو جائے، تو احتیاط سے محفوظ رکھیں، بوقت ضرورت سیون اور حشفہ چھوڑ کر مالش کریں، اور لوہر برگ پان یا برگ ارغٹ باندھیں، آٹھویں پہر دھو ڈالیں، اور پھر مالش کر کے برگ پان باندھیں یہاں تک استعمال کریں کہ پھنسیاں پیدا ہو جائیں، جب پھنسیاں نکل آئیں تو لگانا بند کریں اور بجائے طلاء کے مکھن لگائیں، اسی طرح چند مرتبہ کریں، انشاء اللہ چند مرتبہ کے استعمال سے خراب رطوبتیں رگوں سے نکل جائیں گی، اس کے بعد روغن نسخہ نمبر ۹۰ استعمال میں لائیں۔

۷ (۹۳) معجون مقوی: شکر ف ۵ تولہ، مرغ جوان ۱۲ عدد، کوروز مدرہ شکر ف کے ہمراہ ایک عدد قیرہ ساڈہ کھلانا شروع کریں، یہاں تک کہ تمام شکر ف ختم ہو جائے، لیکن

شکرف تھوڑا تھوڑا کھلانا چاہئے، اس عرصہ میں مرغوں کے بال بالکل گر جاویں گے، اس کے بعد ایک مرغ کو ذبح کر کے اس کا خون کسی برتن میں لے کر اس کے گوشت کا قیمہ کریں، یہ قیمہ بقایہ مرغوں کو کھلاویں، اسی طرح دس اور مرغوں کو بھی ایک ایک کر کے کھلاویں، جس وقت ایک مرغ باقی رہے اسے ذبح کر کے صاف کریں، اور ایک سیر روغن زرد میں بھونیں، جب خوب سرخ ہو جائے باہر نکال کر ہاون میں ڈال کر کوٹ کر خوب باریک کریں، اور مغز بادام، مغز پستہ، مغز فندق، مغز چلغوزہ، بہن سفید، بہن سرخ، پیپل، سونٹھ، ثعلب مصری، شقائق مصری، تخم پیاز، تخم شلغم، ہر ایک ایک تولہ، باریک پیس کر سہ چند شہد میں معجون بنائیں، خوراک ۹ ماشہ۔

فائدہ: مجلو قوں کے لئے اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔

(۹۳) معجون: مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، مغز حب قنقل (نہ ملنے پر مغز چلغوزہ زیادہ

کریں) مغز بنولہ، مغز چرونجی، مغز نار جیل (ناریل) مغز پستہ، مغز بادام، مغز فندق، مغز حبہ

الخنزرا (نہ ملنے پر مغز بادام زیادہ کریں) مغز حب الزلم (نہ ملنے پر تخم خشخاش زیادہ کریں) مغز تخم

خریزہ، تخم خشخاش سفید، تخم کدو شیریں، مغز کڑ، چھوارہ، مغز ریشہ ہر ایک ۶ ماشہ، ثعلب

مصری، نازہ ہرن خشک سوہن زدہ، مغز کنجشک زہر، ریگ ماہی ہر ایک ایک تولہ، کباب چینی، تاج،

خولجان، دار چینی، جاققل، جوتری، لونگ، عود غرقی، بہن سرخ، بہن سفید، تودری زرد،

تودری سرخ، سورنجان، یوزیدان، نارمشک، فرنجمشک، زرنب (تالپتر) گاؤ زبان دانہ الاپچی

خورد، دانہ الاپچی کلاں، شقائق مصری، اندر جو شیریں، گوکھرو پروردہ ہر ایک ۳ ماشہ،

مصطلی، بالٹھو، سعد کونی، شہد انج (تخم بھنگ) درونج، زرنباد (زرچکور) مغاٹ (میدہ لکڑی) تخم

بلون، سونٹھ، پیپل، عاقر قرحا، مگر، تخم اڈنگن، صندل سفید، چھڑیلہ، زعفران کتیرا، تخم شلغم،

تخم گذر، تخم پیاز، تخم اسپست، اجوائن خراسانی، تخم دھتورہ، ہر ایک ۱ ماشہ، مایہ شتر اعرابی

۳ ماشہ، موصلی سیٹھل، تالمکھانہ بریاں، اسگند، ستادر، حرمل (اسپند) بریاں، مغز تخم کنوج، چینا

گوند، میدہ لکڑی، سمندر سوکھ، ہر ایک ۳ ماشہ، مشک عنبر اشبہ ہر ایک ایک رتی، ورق طلا

۱ ماشہ، ورق نقرہ ۳ ماشہ مربائے آملہ، تخم دور کردہ ۳ عدد، شربت انار شیریں و لائسی ایک

چھٹانک، شہد و قند سفید مساوی ادویہ سے سہ چند بدستور معروف معجون تیار کریں، اگر نشاط اور

(خوشی پیدا کرنے والی) کرنا چاہیں، روغن بھنگ ۵ تولہ اضافہ کریں، اور ۴۰ روز تک خوراک موافق مزاج استعمال کریں، اور اس کے فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

(۹۵) فرنی: سفوف موصلی سفید ۳ ماشہ، سفوف ثعلب مصری پنجہ ۳ ماشہ، سیوس اسپغول ۲ ماشہ، خرما مسلم ۴ عدد، قلعی دار دیکھی میں شام کو آدھ سیر یا تین پاؤدودھ میں ملا کر نرم آگ پر پکادیں اور لکڑی کے کفچے سے چلاتے رہیں تاکہ پیندے میں لگنے نہ پائے، جب دودھ گاڑھا ہو کر فرنی تیار ہو جائے تو اُتار کر حفاظت سے رکھ لیں، دوسرے روز علی الصبح استعمال میں لاویں اور حسب ضرورت مصری اور کیوڑہ بھی پکاتے وقت اس میں اضافہ کر دیں، نہایت مغلظ منی اور مقوی اور مقوی کر ہے۔



تیسرا باب

جریان سے ضعف باہ

(یہ عنوان دوسرے مقالہ سے تعلق رکھتا ہے کسی وجہ سے یہاں درج ہو گیا)

گرچہ خزانہ منی کے امراض میں سیلان منی کے اسباب کو ہم اجمالی طور پر ذکر کر چکے ہیں، مگر پھر بھی یہ عنوان اپنی وسعت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اس کے طرف خاص طور پر توجہ کی جائے، اور اگر اس کی اہمیت کو دیکھا جائے تو پھر یہ اور بھی جاذب توجہ ہے، کیونکہ اس میں نوعی حیثیت مفقود ہونے کے علاوہ انفرادی زندگی بھی معرض خطرے میں پڑ جاتی ہے، اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں، کہ پہلے اس کی تعریف اور امتیازی صورت کا ذکر کیا جائے اور اس کے بعد اس کے ان اسباب، علامات، اور علاج کو صراحت سے لکھا جائے، جو اصولی طور پر مسلم ہوں تاکہ ناظرین اس عالمگیر اور تباہ کن مرض کے مہلک اثرات سے بچنے اور بچانے کی پوری کوشش کریں۔

جریان کی تعریف

سوا مباشرت کے، یعنی بلا ارادہ منی کا خارج ہونا، جریان منی یا سیلان منی کہلاتا ہے، عام اس کے کہ وہ پیشاب کے ہمراہ خارج ہو، خواہ اور کسی طرح سے خارج ہو، دن کے وقت ہو، یا رات کے وقت، جاگتے میں ہو یا سوتے وقت، احتلام میں ہو، یا غیر احتلام میں، الغرض بغیر جماع اور بلا ارادہ منی کا نکلنا، بس اسی کو جریان منی کہتے ہیں، چونکہ منی کو پیشاب سے علیحدہ خارج ہونے میں مذی اور ودی کے ساتھ اور پیشاب کے ہمراہ مل کر نکلنے میں رسوب نمکیات، رطوبت بیضیہ، کیلوس، گردوں کی چربی، پیپ، بلغم وغیرہ کے ساتھ بہت مشابہت ہوتی ہے، اور اسی اشتباہ کی وجہ سے بعض ان رطوبتوں کو جریان منی خیال کرنے لگتے ہیں، حالانکہ وہ جریان منی نہیں ہوتا، بلکہ دیگر رطوبتیں ہوتی ہیں، جو پیشاب کے اندر پائی جاتی ہیں اور کیمیائی امتحان سے شناخت کی جاسکتی ہیں، اس لئے ہم جریان منی کی شناخت کا ایک صاف اور عینی طریقہ بیان

کرتے ہیں، جس کا سمجھنا اہم اور ضروری ہے، کیونکہ تشخیص و تدبیر کا سارا دار و مدار اسی پر ہے۔

جریان منی کی شناخت

لہذا جب کبھی ایسے مرض کا قارورہ دیکھنا ہو تو، پہلے پیشاب کے چند قطرے خارج ہونے کے بعد ہی، یا وہ رطوبت جو پیشاب کے آگے پیچھے خارج ہوتی ہے، کسی شیشے کے ٹکڑے پر رکھ کے باریک خوردبین سے دیکھیں اگر اسکیمیں ایسے اجسام جن کے سرے چوڑے اور دم باریک جیسا اس تصویر میں دکھائے گئی ہیں حرکت کرتے ہوئے نظر آئیں یا یوں ہی پڑے ہوئے دکھائی دیں تو یقین کر لو کہ اس پیشاب یا اس رطوبت والا شخص جریان منی میں مبتلا ہے اور یہ ایک ایسا معنی مشاہدہ ہے کہ اس کے بعد پھر کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا۔

جریان منی کے اسباب

شیخ اور ایلاتی نے جریان منی کے اسباب مستقیمہ (۱) فتوری منی (۲) فتور اوعیہ منی (۳) فتور عضلہ محافظہ (۴) فتور مبادی وغیرہ کو قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ان چیزوں میں سے کسی میں بھی فتور یا نقص واقع ہوگا، تو مرض جریان لاحق ہوگا۔ جن کی تشریح حسب ذیل ہے۔

فتور منی I

فتور منی کی چند صورتیں ہیں

پہلی: کثرت منی، کثرت تناول مولدات منی سے یا غلبہ خون، یا افزونی مادہ منی یا ترک جماع سے، اس صورت میں منی کا توام، معتدل ہوتا ہے، اور بمقدار زائد خارج ہوتی ہے، اور بعد اخراج ضعف عائد نہیں ہوتا، اور قضیب قوی رہتا ہے۔ مریض کے چہرے کا رنگ سرخ اور نبض مٹھلی ہوتی ہے۔

دوسری حدت و حرقت: جب کہ منی میں کسی وجہ سے (استعمال اشیاء محرک گرم یا زیادہ عرصہ تک جمع رہنے سے) حدت و حرارت آجاتی ہے تو اس حرارت کی وجہ سے ایک قسم کی گدگدی یا لذع پیدا ہوتا ہے۔ جس کے دفع کرنے کے لئے طبیعت خود بخود کوشش کرتی ہے۔ اس صورت میں منی رقیق ہوتی ہے، اور نعوظ ہونے کے ساتھ ہی خارج ہو جاتی ہے اور

رنگ زرد اور نکلنے وقت مجاری میں خفیف سی جلن محسوس ہوتی ہے، اور پیشاب بھی جلن کے ساتھ آتا ہے۔

تیسری رقت دخامی منی: چونکہ ہر شے رقیق کا بطریق ترشح مترشح ہونے کا عام قاعدہ ہے، بدیں وجہ وہ بطور جریان اخراج پاتی ہے، اس قسم کی منی میں دانہائے منی کم ہوتے ہیں اور آب منی زیادہ ہوتا ہے۔ اور رنگت سفید ہوتی ہے۔

فتور ادعیہ منی = II

فتور ادعیہ منی کی بھی چند صورتیں ہیں،

پہلی: کمزوری قوت ماسکہ یہ کمزوری خواہ مزاج کی خرابی کے باعث سے ہو، یا بوجہ آجانے رطوبت و برودت کے، یا بسبب ترقی پذیر ہونے قوت دافعہ کے یا بہ سبب تشنج یا تمدد واقع ہونے کے ہو۔

دوسری تشنج: دعاء منی میں تشنج پیدا ہونے سے سیلان منی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے سکڑنے سے راستہ اخراج منی کشادہ ہو جاتا ہے۔

تیسری تمدد: یعنی تناؤ پیدا ہونا، جب کہ ادعیہ منی میں تناؤ پیدا ہوتا ہے، تب حرکات منکرہ اس سے وقوع میں آتی ہیں، جس کے باعث قوت دافعہ منی تحریک پاتی اور سیلان پیدا کرتی ہے۔

چوتھی: ادعیہ یا مجاری منی میں پھنسی یا زخم یا خارش ہونے سے دغدغہ پیدا ہو کر باعث سیلان ہوتا ہے۔

فتور عضلہ محافظ III =

عضلہ محافظ کا فتور بھی دو حال سے خالی نہیں یا وہ مسترخنی ہو گیا ہے۔ یا اس میں تشنج آگیا ہے، پس بحالت استرخاء اس کا فعل معطل ہو جاتا، اور منی کی نگہداشت نہیں کر سکتا ہے، بدیں وجہ سیلان کا باعث ہوتا ہے، اور تشنج کی حالت میں منی نعوذ کے ساتھ باہر نکلے گی۔

فتور مبادی IV =

یعنی جائے آغاز میں فتور ہونے کی کئی صورتیں ہیں،

پہلی: کثرت فکر، جماع خواہ عشق انگیز قصہ جات و حکایات کے پڑھنے و سننے سے یا شہوت خیز برہنہ تصاویر کے ہر وقت دیکھنے، خواہ کسی دوسری وجہ سے ہو کیونکہ اس سب حالتوں میں آلات منی کو زیادہ تحریک ہوتی ہے، اور زیادتی تحریک، دلیل حرارت ہے اور حرارت باعث سیلان مسلّمہ ہے، تحریک کم ہونے سے مذی نکلتی ہے اور زیادتی سے منی۔

دوسری: دماغ و حرام مغز میں جو مبداء اعصاب ہیں کسی طرح کا نقص عارض ہوا ہو، نقص دماغ کے اسباب یہ ہیں کہ کثرت مطالعہ کتاب، زیادتی خوض و فکر، کثرت جماع، جلق، عدم تدابیر، حفظ صحت عمدہ غذائیت بخش غذا نہ کھانے، چہل قدمی دہوا خوری نہ کرنے سے ضعف آگیا ہو، چونکہ دماغ عضو ریش ہے، بدیں وجہ اس کا ضعف جمیع اعضاء اعصاب کے ضعف کا باعث ہوتا ہے۔

تیسری: نخاع میں خلل واقع ہو، اس کی صورت یہ ہے کہ جب اس کو حد معین سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے تو اس کا جوہر زیادہ تحلیل ہوتا ہے، اور پھر اس تحلیل شدہ جوہر کا عوض تغذیہ میں فرق آجانے کی وجہ سے پورا ہونے نہیں پاتا۔

چوتھی: قبل از نمو کامل آلات تناسل سے کام لینا، یا قبل از پختگی منی کے، اس کا اخراج شروع ہو جانا، چنانچہ فی زمانہ یہ ہی وجہ بکثرت دیکھی جاتی ہے، کیونکہ کم عمری میں شادی کر دینے کا عام رواج ہے، اور اگر یہ نہ ہو تو آجکل کے نوجوانوں کو عیاشی، عشق بازی حسن پرستی کا فخر ہے، بری صحبت میں بیٹھنا، رقص و سرور کی محفل میں شریک ہونا، طوائفوں، خانگیوں کے تذکرے سننا تو گویا روزمرہ کا مشغلہ ہے۔

حکیم محمود خاں صاحب نے بھی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ فی زمانہ یہ مرض عیاشی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیونکہ مختلف عورتوں کے ساتھ جن کے مزاج مختلف ہوتے ہیں، مباشرت کرنے سے فاعل کے مزاج میں اختلاف پیدا ہوتا ہے، یعنی عورتوں کی اندام نہانی کی حرارت مختلف منی کو رقیق کر کے جریان کا باعث ہوتی ہے۔

متاخرین کے نزدیک جریان کے اسباب

گوکہ جریان منی کے اسباب کلی طور پر تو وہی ہیں جو اطباء اسلام نے فتور منی، فتور ادعیہ منی، فتور مبادی وغیرہ میں متعین کر رکھے ہیں، اور باقی جس قدر بھی اس کے اسباب ہیں حقیقت میں وہ سب ان کی شاخیں ہیں، جو مختلف اسلوب سے بیان کی جاتی ہیں اور ان کا طریقہ علاج بھی قریب قریب ویسا ہی ہے، جیسا ان کلیات کے ماتحت میں درج ہے، مگر پھر بھی ان کا ذکر اس لئے کیا جاتا ہے، کہ اس اجمال کی توضیح ہو جائے۔

(۱) مقامی زیادتی خون، کثرت منی، (یہ قسم فتور منی کا ہے) چونکہ جوانی کی حالت میں منی زیادہ پیدا ہوتی ہے، اور جتنی پیدا ہوتی ہے، اس قدر جذب نہیں ہوتی، بدیں وجہ اس زائد یا باقی ماندہ منی کا اخراج ضروری ہے، پس اگر کبھی کبھی جوان طاقتور آدمی کو احتلام ہو جائے اور کمزوری کی کوئی علامت پائی نہ جاوے تو اس قسم کے اخراج کو نہ کچھ مضر خیال کرنا چاہئے، بلکہ کبھی کبھی اس کا وقوع مفید تصور کیا جاتا ہے، کیونکہ اس سے خصیوں کا حجم زیادہ ہونے نہیں پاتا۔

(۲) سبب قوی اس مرض کا جلق و عیاشی ہے، کیونکہ اس سے مقامی و جسمی کمزوری عارض ہو جاتی ہے، جو سیلان کا باعث خیال کی گئی ہے۔ (فتور مبادی)

(۳) مقامی سوزش یا خراش ہے، اور اس کی بہت سی صورتیں ہیں، جیسا کہ سوزش اعلیٰ (یعنی سوزاک حار ہو، یا مزمن زہریلا ہو) تنگ یا بند ہو جانا راستہ اعلیٰ کا سوزش مثانہ، قلفہ میں میل یا سفید رطوبت جم جانا، قلفہ کا لمبایا بہت چھوٹا ہونا، کیونکہ ان سب کی سوزش و خراش کا اثر منی کی نالیوں، عضلوں اور آلات تناسل میں جو منی کے بنانے اور خارج کرنے سے علاقہ رکھتے ہیں، پھیل جاتا ہے۔ (فتور ادعیہ منی)

(۴) خراش امعا مستقیم، چنچنے (چنونی)، بواسیر، شقاق المتعد، آلات تناسل کے قریب کے جلدی امراض ان سب کا خراش امعا مستقیم تک پہنچ جاتا ہے جس کے باعث منی کی نالیاں سکڑ جاتی ہیں اور ہمدردی تشنج کے باعث جریان پیدا کرتی ہیں (فتور ادعیہ منی)

(۵) قبض: چونکہ قبض کی حالت میں اخراج فضلہ کی غرض سے زور کرنا پڑتا ہے جس کے

باعث مستقر منی دیتی ہے اس وجہ سے منی باہر نکل آتی ہے، لیکن اگر خفیف ہونے کی حالت میں ہمیشہ اجابت کے وقت منی نکلا کرے تو اس کا سبب قبض تصور کرنا نہ چاہئے، بلکہ کیساۃً المنی کا ضعف جاننا یا اس کا مزاج زود رنج ہونا سمجھنا چاہئے (ضعف قوت ماسکہ)

(۶) بد ہضمی: اسہال کے ساتھ ہو یا بلا اسہال، جریان پیدا کرتی ہے۔ یا اس کی مدت کو بڑھاتی ہے، کیونکہ سوائے ہضمی کے باعث جسم کو بخوبی غذایت نہیں پہنچتی، جس سے عام کمزوری لاحق ہوتی ہے، جو باعث جریان خیال کی گئی ہے۔ (فتور مبادی)

(۷) صغریٰ میں پیشاب کا مرض ہو جانا یا پیشاب میں رسوبات کا آنا، (فتور مبادی)

(۸) جسمی یا عام کمزوری و خراش، خلقتی ہو، یا عارضی، جریان کی طرف میل کرتی ہے اور بعض صورت میں ایک خاص باعث ہوتی ہے۔

(۹) خیالات فحش: یعنی ہر وقت جماع کا خیال ہونا، بسا اوقات عورتوں کے ساتھ خلوت میں رہنا۔ بوس و کنار سے ملذذ ہونا، عشق انگیز قصے پڑھنا۔

(۱۰) مرکبات کلتھر انڈیتر: یعنی آبلہ انگیز مکھی کے کھانے سے بھی جریان ہوتا ہے۔ (فتور ادعیہ منی)

(۱۱) آلات تناسل کا ذکی الحس ہو جانا، چاہے مستقر منی کی حس زیادہ ہو جائے یا مجاری منی کی، لیکن اکثر اطلاق کے حصہ قدامیہ کی حس زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس زیادتی کی وجہ سے کثرت جماع، خیالات فاحشہ، حرام مغز کے زیریں حصہ پر خون زیادہ پہنچنا وغیرہ خیال کئے گئے ہیں نیز ان اسباب کا تواتر جو منی کو کبھی کبھی خارج کرتے ہیں (فتور ادعیہ منی)

(۱۲) مستقر منی کا متالم ہونا، یا ضعیف ہونا۔

(۱۳) عام عصبانی کمزوری، عصبانی ضعف سے مطلب یہ ہے کہ مرکز ہائے عصبانی یعنی دماغ و نخاع کمزور ہو جائیں، وجہ ان کی کمزوری کی زیادہ غم یا افسوس کرنا، خیالات فحش و تصورات تعشق میں زیادہ رہنا، دماغی یا بدنی محنت زیادہ کرنا، بدن کے غیر فضول رطوبات کا زیادہ اخراج پانا، یا افعال غیر واجبی یا حرکات متکاثرہ و متوافرہ کے باعث اجزاء تحلیل شدہ کے مطابق اجزاء جدید کا نہ بننا اور اپنا عوض پورا نہ کرنا ہے، اور جب ان کی کمزوری ہوتی ہے تو ریڑھ کے مقام پر درد، پنڈلیوں میں اٹھن معلوم دیتی ہے، قوت جماع کم ہو جاتی ہے، یا

بالکل جاتی رہتی ہے۔ فتور دماغ کی علامات پائی جاتی ہیں، نیند کم آتی ہے، یا آرام کی نیند نہیں آتی، حافظہ خراب ہو جاتا ہے۔ مزاج چڑچڑا۔ غرضکہ ایسی عورتوں میں جو جلد جلد حاملہ ہوتی ہیں یا بچوں کو زیادہ عرصہ تک دودھ پلاتی ہیں، یا وہ مرد اور عورتیں جو جماع کثرت سے کرتے یا جلق لگاتے ہیں، ان سب میں یہ خاص کر ہوتا ہے (فتور مبادی)

(۱۴) معدہ، دماغ، عضلات، اعصاب کی زیادتی خراش سے بھی سیلان ہونے لگتا ہے۔

(۱۵) زیادتی فکر و تکان، نیورالجیا (وجع الحصب) ڈسپپسیا (بد ہضمی) ہیڈ ایک، (صداع) زکام، ڈائریا (اسہال) یا ان کے مثالات سے بھی سیلان ہوتا ہے۔

علامات

گرچہ مرض جریان کی علامات بعض خاص اسباب کے ضمن میں ذکر کر دی گئی ہیں، جو خاص طور پر اس سبب کے ساتھ پائی جاتی ہیں، اور تشخیص مرض کے لئے لازمی ہیں، مگر پھر بھی ہم ذیل میں ان عام علامات کا بیان کرتے ہیں، جو کم و بیش مرض جریان کے ہر قسم میں دیکھی جاتی ہیں۔ ہماری غرض یہ نہیں کہ جریان کے مختلف درجات (ابتدائی انتہائی) اور متفرق مزاج کے مریضوں پر یہ سب علامتیں یکساں پائی جائیں گی، اور ہر حالت میں نمودار ہو گئی، نہیں، بلکہ مدعا یہ ہے کہ مرض جریان کے مختلف درجات اور متفرق حالات میں ان علامتوں کا وجود ہوتا ہے، جو بعض حالات میں نمودار ہوتی ہیں، اور بعض حالات میں مفقود۔

مثلاً کمزوری، تکان، دماغی محنت کا نہ ہو سکتا، خیالات کا منتشر رہنا، توجہ کا کسی خاص امر پر مجتمع نہ ہونا، تھوڑی دور آنے جانے میں پنڈلیوں کے عضلات میں کمزوری کی علامات کا پایا جانا، سویرے بستر خواب پر سے بیدار نہ ہو سکتا، سر بو جھل رہنا، نسیان کا لاحق ہو جانا، جب یہ علامات زیادہ ترقی کر جاتی ہیں، تو انتہائی علامات کے نام سے موسوم ہوتی ہیں۔

جیسے، کوئی محنت کا کام مریض سے نہیں ہو سکتا، دماغی یا جسمانی، تھوڑا سا کام کرنے پر بھی وہ بے دم ہو کر رہ جاتا ہے، سلسلہ خیالات درست نہیں رہتا، اس کے خیالات پریشان اور غیر منتظم ہوتے ہیں، حافظہ کمزور اور قوت فیصلہ بیکار ہو جاتی ہے، سر میں گاہے درد، دوران، اور گاہے گرانی رہتی ہے، کمر میں اور چہرہ د سینہ میں اکثر عصبی درد رہا کرتا ہے، کھانا ہضم نہیں ہوتا، کھٹی ذکاریں آتی ہیں، اور نفخ ہو جاتا ہے، نیند نہیں آتی، اور اگر آتی ہے تو اس سے کوئی راحت

نہیں معلوم ہوتی، خواب متوحش دکھائی دیتے ہیں، پیشاب میں بھی فتور واقع ہوتا ہے، کبھی اس میں فاسٹ (نور آگین) اور آکزیلیٹ (حماضی) قسم کے املاح آتے ہیں، اور کبھی (یوریک) تیزابی قسم کے، مثلاً میں خراش ہوتی ہے، مقعد، حشفہ، اعلیٰ میں جلن معلوم ہوتی ہے۔ ریڑھ پر چیونٹیاں سی چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں، رانوں اور جنگسوں کے عضلات میں درد، پنڈلیوں میں تھرکن، اور سماعت میں ثقل معلوم ہوتا ہے، جلد کارنگ زرد، سیاہی مائل ہو جاتا ہے، انشین میں دھیمادھیمادرد ہوتا ہے، وقت تنفس، مزاج چڑچڑا، آلات تناسل کی کمزوری، مریض دن بدن لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے، پاؤں کے تلوے جلا کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

نتائج۔

خدا را از طبیب من بہ پرسید

کہ آخر کے شود این ناتواں بہ

کمزوری، بزدلی، خراش، ناامیدی، بظلمت باہ، ضعف بصارت، ضعف ہضم، درد معدہ، دوران، درد سر، بعض دفعہ سل، مرگی، نامردی، جنوں، اس کے نتائج ہوتے ہیں۔

علاج

محض کسی مرض کے نام کو معلوم کر کے نسخہ تجویز کر دینا، یہ کوئی باقاعدہ اور صحیح علاج خیال نہیں کیا جاسکتا، اور نہ اس سے کسی قسم کی کامیابی متصور ہو سکتی ہے، بلکہ صحیح اور باقاعدہ علاج یہ ہے، کہ اس مرض کے جملہ اسباب قریبہ و بعیدہ پر نظر غائر ڈالتے ہوئے اس کے مراتب و درجات کو بھی پیش نظر رکھ کے نسخہ کو تجویز کیا جائے، ورنہ طبیب اور عطائی میں کوئی فرق نہیں ہوگا، کیونکہ عطائی یا عام اشخاص محض مرض کا نام سن کے نسخہ یادوا کو کام میں لاتے ہیں، جس کا نتیجہ سوا، ”حسرت الدنیا والآخرہ“ کے اور کچھ نہیں ہوتا، مگر طبیب کا یہ کام نہیں، بلکہ وہ مرض کے اسباب مستقیمہ کو تلاش کرتا ہے، اس کے سارے درجات و شرائط کا خیال رکھ کے پھر نسخہ لکھتا ہے، اس لئے اس کے ازالے میں وہ کامیاب بھی ہوتا ہے۔

بس ویسا ہی مجھے امید ہے کہ ناظرین کسی مریض جریان کے لئے اس رسالہ میں سے وہی نسخہ تجویز کریں گے جو اس کے مناسب حال ہو، مثلاً

علاج

فتور منی کی قسم اول: کثرت منی میں گرچہ ایسے مریضوں کا وجود شاذ و نادر ہوا

کرتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہ صورت کچھ زیادہ تر قابل التفات بھی نہیں ہے۔ مگر پھر بھی چونکہ عادی ہونے کا خوف ہے اس لئے بعض اہل فن نے اس قسم میں، گوشت، انڈا، شراب وغیرہ مقوی و محرک باہ و مولد خون غذاؤں سے پرہیز، اور تخم کاہو، دھنیا، صندل، نیلو فر، گلنار، برگ شیشم وغیرہ جیسا ادویہ کا شیرہ ایک حد تک استعمال کرنا مناسب سمجھا ہے۔

(۹۶) قسم دوم حدت و حرقت منی میں: شیخ اس سفوف کو تجویز کرتے ہیں،

تخم کاہو، تین ماشہ، بزرانج ایک ماشہ، تخم خیارین تین ماشہ، تخم کاسنی تین ماشہ، دھنیا خشک تین ماشہ، گل نیلو فردو ماشہ، سب کو سفوف بنا کر اور اس میں اسپغول مسلم ۴ ماشہ اضافہ کر کے ہمراہ شربت خشخاش ۳ تولہ، صبح شام استعمال کریں۔

اور جالینوس اس صورت میں مریض کے لئے نیلو فر کا نخلخہ اور کمر، پیڑو، خسیوں پر

نیلو فر کا تیل لگانا مفید سمجھتے ہیں۔

(۹۷) نسخہ: تخم کاہو، شہدانہ، کشیز خشک، آرد بلوط، گل نیلو فر، تخم خرفہ، صندل،

سرخ و سفید سماق، گلنار، طباشیر سفید، عدس مقشر، غنچہ گل سرخ ہر ایک ایک جزو، بزرانج و کافور
تصوری ہر ایک ۱/۲ جزو باریک کر کے سفوف بناویں۔ مقدار خوراک ۲ ماشہ پانی سے۔

(۹۸) سفوف مغلظ: برگ پلاس، ستادر، خستہ انب، پوست بیج کھرنی، بیج سیلیمیل،

پوست انجیر، پھلی ببول، سپستاں، مساوی باریک کر کے سفوف بناویں، خوراک ۶ ماشہ پانی سے۔

قسم سوم رقت منی میں: اگر خامی کی وجہ سے ہو تو یہ سفوف جس کا نسخہ نمبر ۳۰

(اکسیر جریان میں درج ہے) استعمال کریں، اور ایلاتی و جرجانی نے ان ادویہ، دم الاخوین، جفت

بلوط، مائیں، گلنار، سردالی وغیرہ کو بھی اس صورت میں مفید لکھا ہے، اور صاحب اکسیر اعظم کا

یہ نسخہ سفوف ۹۹ بمحید گجراتی، ستادر، مال مکھانہ، شقاقل مصری، ثعلب پنچہ، موچرس، سردالی،

گل منڈی، سنگھاڑا، خشک، کمر کس، گوند ببول، گل دھاوا، تاج، میدہ لکڑی، ہر ایک چھ ماشہ، تر

ہندی مقشر، چاردرم، دال ماش مقشر ۴ درم، سب کو سفوف بنا کر صبح کو چھ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ پختہ

۲۰ تولہ اور شام کو ۵ ماشہ ہمراہ عرق گاؤ زبان ۱۰ تولہ استعمال کرنا، اس صورت میں بہت مفید اور

کئی بار کا آزمایا ہوا ہے۔

علاج فتور ادعیہ منی

(۱) ضعف قوت ماسکہ میں: چونکہ قوت ماسکہ عموماً سردی اور تری سے کمزوری ہوتی ہے، اور ایسی حالت میں منی کے اندر رقت بھی آجاتی ہے، اس لئے اس صورت میں ان ادویہ کا استعمال کرنا از حد فائدہ مند ہوتا ہے، جو گرم اور خشک ہوں، چنانچہ یہ نسخہ اس صورت میں

نہایت مفید ہے۔

(۱۰۰) نسخہ: لوہگ ۳ ماشہ، خولجان ۳ ماشہ، عقر قرح ۳ ماشہ، ورق گل سرخ، عود ہندی، طباشیر، کافور قصوری، مشک خالص، ہر ایک ایک دانگ، سب کو سفوف کر کے عرق گلاب میں خوب نخودی بنا کر ایک گولی صبح کو بعد ناشتہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال میں لاویں۔

(۱۰۱) (۱) دیگر: تخم بھنگ ڈیڑھ ماشہ، ثعلب مصری ۳ ماشہ، شہد خالص ۲ تولہ کے

ہمراہ استعمال کرنا۔

(۲) تشنج: عضلہ محافظ میں اس صورت میں عام قاعدے کے مطابق جس طرح تشنج کا علاج کیا جاتا ہے، ویسا ہی علاج کریں، اور جہاں تک ہو سکے بدن میں کسی قدر گرمی اور تری کی زیادتی کا سامان مہیا رکھیں اور بعد سنجیہ کے اطر یفل اسطوخودوس، اور اطر یفل صغیر کا استعمال کچھ عرصہ تک رکھیں، انشاء اللہ مفید ہوگا۔

(۱۰۲) اطر یفل اسطوخودوس خاص: پوست ہلیہ زرد، پوست ہلیہ کالی، ہلیہ سیاہ، پوست ہلیہ، آملہ، سناء کلی، نسوت سفید، بسفانج، اسطوخودوس، مصطکی رومی، افتیمون، مویز منقی، کشمش، ہر ایک اتولہ ساڑھے دس ماشہ، کوٹ چھان کر روغن بادام شیریں ۹ تولہ ساڑھے چار ماشہ سے چکنا کر کے شہد خالص سے چند دواؤں کے اطر یفل تیار کریں اور بعد ۴۰ روز تک استعمال کریں، مقدار خوراک ڈیڑھ تولہ۔

اور اگر عضلہ محافظ منی میں استرخائی صورت ہے، جس کی علامت خروج منی بلا نعوذ و انتشار قضیب کے ہوتا ہے، تو اس حالت میں وہ دوائیں استعمال کریں جو ضعف ماسکہ میں دیجاتی ہیں۔ اور یہ نسخہ بھی اس امر میں مفید ہے۔

(۱۰۳) نسخہ: ثعلب مصری، بہن سفید، دار چینی، دانہ ہیل خورد، تخم انجرہ، موصلی سفید و سیاہ، گوند بول، ہر ایک اتولہ، تو درین ۲ تولہ، پوست بنج اونٹ کنارہ اتولہ، مصطکی ۱ تولہ

سلیجہ ۱. تولہ، مشک ۳ ماشہ، جندبید ستر ۳ ماشہ، قد سفید کے قوام میں معجون بنا کر، ۹ ماشہ کسی مناسب عرق کے شامل استعمال کریں۔

اور تمد میں بھی اسی طرح سے علاج کیا جاتا ہے۔ اور اگر ادھیہ منی میں زخم یا خراش وغیرہ ہیں تو پہلے اس کا تدارک کریں، اور اس صورت میں قرص کا استعمال بادام کے ساتھ بھی مفید ہے، جس کا نسخہ نمبر ۳۵ میں درج ہے۔

علاج فتور مبادی

پہلی صورت میں ”ترک خیالات جماع و حکایات عشقیہ کا سننا یا پڑھنا، اور صحبت بد سے پرہیز کرنا وغیرہ وغیرہ کافی ہے۔

اور دوسری اور تیسری صورت میں دماغ یا نخاع کے نقص کا تدارک کرنا اور ان کو آرام پہنچانا ضروری ہے۔

اور چوتھی صورت میں جماع کے اندر دیر کرنا، معدہ کی اصلاح کرنا، کاروبار میں مشغول رہنا، بہتر تدابیریں ہیں، اور ایسے مریضوں کے لئے نسخہ نمبر ۲۱ مفید ہے جو عام کمزوری کے بیان میں لکھا جا چکا ہے۔

جریان کے دیگر مفید نسخے

(۱۰۴) نسخہ: درخت کیکر کے پانچوں اجزاء، یعنی پتے، پھول، پھل، گوند، چھال ہر ایک برابر سفوف کریں، اور ہموزن شکر تری ملار کھیں، ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام کو شیر گاؤ سے کھاتے رہیں۔

(۱۰۵) نسخہ: بیر خام جن کی گٹھلی نرم ہو، اور چبانے سے چبائی جاسکے، سایہ میں خشک کریں، اسی طرح لسوڑہ کا خام پھل اور کیکر کی خام پھلیاں بھی سایہ میں خشک کر لیں، تینوں ہموزن سفوف کر کے بقدر چھ ماشہ صبح، اور چھ ماشہ شام دودھ کے ہمراہ کھادیں۔

(۱۰۶) نسخہ: ستار، موصلی سفید، سمندر سوکھ، بھیند، سردالی، مغز تخم تمر ہندی، موصلی سنبل، تاج، تالمکھانہ، خشخاش سفید، دانہ الاچھی کلاں، سنگھاڑہ خشک، ہموزن سفوف کے برابر شکر تری ملاویں، خوراک ایک کف دست ہمراہ دودھ۔

(۱۰۷) نسخہ: برگ برگد زرد تازہ ایک من، تین چار گھڑوں میں ڈال کر پانی سے بھر دیں اور موسم گرما میں آٹھ پہر اور موسم سرما میں تین روز کے بعد پتوں کو پانی موجودہ، کڑا ہی آہنی صاف کردہ میں ڈال کر جوش دیویں، جب پتے گل جاویں نیچے اُتار کر مل کر چھان لیں، اور پانی محصولہ کو کڑا ہی میں ڈال کر پھر دیگدان پر چڑھا دیں، اور نرم نرم آنچ سے پکاویں، جب افیون سے قدرے رقیق قوام ہو جائے تو آنچ سے اُتار کر محض کو نلوں پر رکھ کر پکاویں، اور کسی لکڑی سے ہلاتے رہیں، احتراق کا خیال رکھیں، جب قوام مثل افیون کے ہو جاوے اُتار کر ادویہ ذیل اس میں شامل کریں۔

بہو پھلی ۵ تولہ، آرد تخم املی، بھوسی اسپغول، ست سلاجیت ہر ایک ۲ تولہ، ورق نقرہ ۲۰ ورق، (یا کشتہ نقرہ دو ماشہ) ورق طلا ۱۰ عدد، مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ سخن بلخ کر کے بقدر کنار دشتی گولیاں بنا دیں۔

خوراک ایک رتی سے ایک گولی تک بتدریج بڑھا دیں، پرہیز، سرخ مرچ، ترش و تلخ و گرم اشیاء سے۔

محرور مزاجوں میں بجائے ست سلاجیت کشتہ قلعی جو بذریعہ جوز مائل کیا گیا ہو، شامل کریں، اور ورق طلا خارج کر دیویں۔

(۱۰۸) نسخہ: سنبل الطیب ۷ ماشہ، برگ سداب ۷ ماشہ، آملہ خشک مقشر ۷ ماشہ، تانخواہ ۹ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۹ ماشہ، پوست ہلیلہ ۹ ماشہ، سعد کونی ۶ ماشہ، تاج ۶ ماشہ، اسکند ناگوری ۶ ماشہ، حبث الحدید مدبر ۴ ماشہ، بسد محرق ۲ ماشہ، کنجد مقشر ۱۰ ماشہ، دانہ الاچھی کلاں اتولہ، مغز بادام شیریں ۳ اتولہ، روغن زرد میں ہلیلہ جات چرب کر کے سب دوائیں کوٹ چھان کر شہد صاف میں جوارش تیار کر لیں، مقدار خوراک اتولہ کسی مناسب عرق سے۔



چوتھا باب

مخدرات سے ضعف باہ

گرچہ اشیاء کے تاثرات کے متعلق حکماء متقدمین اور اطباء حال نے بہت کچھ لکھا ہے، مگر پھر بھی کوئی ایسا قانون مرتب نہیں ہوا، کہ جس کے ذریعہ سے ان کی تاثرات و افعال کی حقیقت سہولت سے معلوم ہو سکے، اس لئے ان طول طویل مباحث کو نظر انداز کر کے یہاں پر صرف ان کے وہی افعال و خواص بیان کئے جاتے ہیں، جو نمایاں طور پر جسم انسان میں رونما ہوتے ہیں، اور جن کے استعمال سے اعضاء مختلف طریقہ پر متاثر ہو کر آخر کو کمزور ہو جاتے ہیں۔

اور یہ عموماً دو طرح پر ہوتے ہیں۔

اول: یا تو خون کی ترکیب میں تغیر واقع ہو جاتا ہے، جو اس صورت میں جسمانی ساختوں اور اعضاء کی قوت حیات پر سیدھا اثر پڑتا ہے، کیونکہ خون کا وہ بڑا فعل جو جسم کے پرورش کرنے والے مادوں کو جسم کی مختلف ساختوں تک پہنچانا، اور فضلات جسم کو بذریعہ مختلف اعضاء کے جسم سے خارج کرنا ہے، باطل ہو جاتا ہے۔

ثانی: یا بدن میں جذب ہو کر بذریعہ نظام عصبی جسم کے مختلف اعضاء پر ان کا اثر پڑتا ہے، نظام عصبی سے ہماری مراد دماغ، نخاع، حسی و حرکتی اعصاب اور ان کے بہت سے عصبی عقود ہیں۔

چونکہ یہ ایک جاندار مادہ ہے، جس میں یہ خصوصیت ہے کہ بعض تحریکات و تاثرات سے متحرک اور متاثر ہوتا ہے، اس لئے اگر کوئی اثر اس کی قوت کو بڑھائے یا تحریک پیدا کرے تو اس میں تقویت آجاتی ہے، برخلاف ازیں اگر وہ اس سے گھٹائے یا ضعف پیدا کرے تو اس میں کمزوری آجاتی ہے۔

اور یہ ظاہر بات ہے کہ نظام عصبی مختلف مراکز پر مشتمل ہے، اور ان کا تعلق جسم انسان کے مختلف اعضاء سے ہے۔

اس لئے اگر اس مادے نے نظام عصبی کے کسی خاص مرکز کو متاثر کیا اور اس کو تحریک دی، تو اس صورت میں اس سے وہ متعلقہ عضو بھی متاثر ہو کر بار بار متحرک ہوتا ہے، اور غیر طبعی طور پر تحریک پانے سے اس کی حرارت جوش میں آجاتی ہے، جس سے اس کی رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں، اور اس کے بعد وہ خود بھی تحلیل ہو جاتا ہے، کیونکہ مرکب کے فنا ہونے سے اس کا تحلیل ہونا لازمی ہے، بس اسی طرح بعض اوقات ان مخدرات کے استعمال سے اعضاء تناسل میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے، جیسا شرایبوں اور ذرارخ (تیلنی مکھی) کے استعمال کرنے والوں میں دیکھا گیا ہے۔

اور اگر اس مادے نے ضعف پیدا کیا، تو اس حالت میں وہ متعلق عضو بھی کمزور اور ست ہو جاتا ہے، سستی سے سردی آجاتی ہے، اور سری کی وجہ سے اس میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ بھی سرد اور منجمد ہوتا ہے، جس سے ان کے وہ طبعی انفعال و خواص جاتے رہتے ہیں، بس ویسا ہی بعض مخدرات اپنے اثرات سے اعضاء تناسل کے مراکز کو متاثر کر کے ان میں سستی اور کمزوری پیدا کر دیتے ہیں جس سے قزیب کی تیزی اور تندگی بالکل جاتی رہتی ہے، یا سخت حرکات کے بعد پیدا ہوتی ہے، اور خزانہ منی میں سردی اور منی میں جمود اور غلظت آجاتی ہے جو بدقت تمام خارج ہوتی ہے۔

جیسا عموماً افونیوں، بھنگڑیوں اور چرسیوں میں دیکھا گیا ہے، اور اسی کو لوگ طالت اور امساک سمجھتے ہیں، خدا ایسی سمجھ سے بچائے۔

جسم انسان میں مخصوص مخدرات کے نتائج

افیون

#

زیادہ مقدار پر اور برابر استعمال کرنے سے معدہ پر اس کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ اس کی حس و حرکت و رطوبت کی تراوش میں کمی لاتی ہے، جس سے ہضم میں فتور آجاتا ہے، اور بھوک جاتی رہتی ہے، امعاء کے عضلاتی طبق کو مفلوج کر دیتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سخت قبض لاحق ہو جاتا ہے۔ معدہ اور امعاء سے خون جذب ہو کر دل کے عضلاتی اور عصبی ساخت پر براہ راست اس کا مضعف اثر ڈالتا ہے، جس سے قلب کی حرکت ست ہو جاتی ہے، اور ویسا ہی

مرکز تنفس کو بھی کمزور کر دیتی ہے، نظام عصبی تو اس کا خاص طور پر مرہون منت ہے، کیونکہ دماغ اور انفعال معکوسہ کو ایسا کمزور کر دیتی ہے کہ انسان مثل لاشہ بے جان کے پڑا رہتا ہے، پس ایسے حضرات سے عمل القاح تسلی کا انجام پانا ایسا ہے، جیسے گولر سے پھول توڑنا۔

علاج

افیون کی عادت چھڑانے کے لئے بعض لوگ کوکین استعمال کرتے ہیں، لیکن اس کی مثال ایسی ہے، جیسا کوئی فرمن المطر وقام تحت المیزاب بارش سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے کھڑا ہو جائے۔

کیونکہ یہ خود بھی مضغف باہ ہے، جس کا بیان آگے آتا ہے، یا بعض حضرات ایسے مرکبات استعمال کراتے ہیں، جن میں اس کا جزو یا دوسرے مخدرات مثل دھتورہ وغیرہ کے ہوتے ہیں، جو وہ بھی ٹھیک نہیں، مگر ذیل کے مرکبات البتہ ایسے ہیں جو اس کام کے لئے بیخوف، خطر استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

(۱۰۹) نسخہ: جانتقل ایک جز، کوپل درخت بید انجیر دو جز، گولی بنا کر وقت معین پر

اسی قدر استعمال کریں جتنی کہ افیون کھائی جاتی ہے۔

(۱۱۰) دیگر نسخہ: پنج کبیر سفید ۱۰ ماشہ، باپچی ۲۱ ماشہ، اسپند ۲۱ ماشہ، برگ کندر

۳. تولہ، حلبہ ۱۳ تولہ، گولی بنا کر بحفاظت تمام رکھیں، اور جتنی افیون کھائی جاتی تھی اس سے دو چند استعمال میں لائیں۔

بھنگ، چرس، گانجہ

چونکہ ان کا اثر زیادہ تر دماغی بلندیوں پر ہوتا ہے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ گویا بھیجا اہل رہا ہے اور کھوپڑی کوئی اڑائے لئے جاتا ہے، حسی اعصاب کو مفلوج اور عضلاتی حس کو زائل کر دیتی ہے، اور آخر کار اس کی مداومت سے دیوانگی، مانجھولیا، بد ہضمی، کمزوری، نامردی لاحق ہو جاتی ہے۔

علاج

پہلے اس کی عادت کو ترک کرنا اور اس کے بعد مفرحات و دواء المسک معتدل کا۔

استعمال کرنا بہترین تدبیر ہے۔

تمباکو

جس طرح اس شیطانی بوٹی کو لوگ مختلف طریقوں اور کثرت سے استعمال کرتے ہیں، ویسا ہی جسم انسان کے لئے یہ مختلف ذرائع سے اذیت دہ اور نقصان رساں بھی ہے، یعنی عضلاتی ریشوں کو اپنی تاثیر سے جس طرح خراش پہنچا کر مسترخ کر دیتی ہے ویسا ہی خون میں جذب ہو کر مراکز قلب و تنفس کو کمزور اور ست بھی کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے، اور دم گھٹنے لگتا ہے، اور جب ہوا کے ذریعہ اس کے ذرات پھیپھڑے کے خانوں میں پہنچتے ہیں تو اس کے خدشی اثر سے منہ سے خون آنے لگتا ہے۔

حکیم شریف خاں کہتے ہیں کہ تمباکو بہ سبب ناریت کے حواس اور قوی کو خراب و مگر کر دیتا ہے، تمام اعضاء میں گرمی پیدا کرتا ہے، دماغ کو کمزور کرتا ہے، مجاری کو خشک کرتا ہے اور اس سے قوت جذبہ کم پڑ جاتی ہے، یہاں تک کہ کیموس کا جذب کرنا چھوٹ جاتا ہے، اسی وجہ سے بدن کو کھال میں خشکی اور سختی آ جاتی ہے، بدن دبلا ہو جاتا ہے دق شیخو حیت لاحق ہو جاتی ہے، اور طرح طرح کے امراض عارض ہونے لگتے ہیں، جن کا معالجہ دشوار ہوتا ہے۔

لندن برٹش میڈیکل جرنل لکھتا ہے کہ تمباکو نہ صرف جسمانی طور پر مضرت بخش ہے بلکہ طالب علموں کی دماغی ترقی کو بھی روکتا ہے۔

ایک کالج کے پروفیسر نے لیاقت کی حیثیت سے اپنے شاگردوں کو چار درجوں میں تقسیم کیا، بعد میں تحقیقات کی گئی جو طلباء اول درجہ کے تھے ان میں سے کوئی بھی تمباکو پینے والا نہ تھا، غرضیکہ یہ امر بہمہ وجوہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے، کہ تمباکو کا استعمال صحت کے واسطے سخت مضرت ہے۔

ولایت میں چرٹ پینے کی کثرت دیکھ کر ڈاکٹر نکلس صاحب ایم، ڈی نے ۲۸ لڑکے ۹ سال کی عمر سے لیکر ۱۵ سال تک ایک جگہ جمع کئے تو معلوم ہوا کہ چرٹ نے ان کو سخت نقصان پہنچایا، ۲۲ لڑکوں کے ہاضمے خراب ہو گئے، اور چھاتی میں ایک قسم کا دھڑکا پیدا ہو گیا، اور ۶ کی نیند بھی کم ہو گئی تھی۔

تمباکو پر انگلستان کے مشہور معروف ڈاکٹر سر ڈبلیو رچرڈسن صاحب کی رائے بھی عالمانہ ہے، وہ لکھتے ہیں۔

- (۱) یہ خون میں کثافت پیدا کرتا ہے۔
 - (۲) معدے کو کمزور بنا کر قوت ہاضمہ بگاڑتا ہے۔
 - (۳) دل میں فتور پیدا کرتا ہے۔
 - (۴) حواس خمسہ کو آہستہ آہستہ ناکارہ کرتا ہے۔
 - (۵) دماغ میں بہت سے ردی مادے پیدا کر دیتا ہے، جو مضر ہوتے ہیں۔
 - (۶) رگوں اور پٹھوں پر بُرا اثر کرتا ہے۔
 - (۷) حلق اور نتھنوں میں خشکی پیدا کر دیتا ہے۔
 - (۸) پھیپھڑے میں ایسے اجزات جمع کر دیتا ہے کہ جس سے دائمی بلغم کا اندیشہ ہے۔
- بس اسی طرح تمام اعضاء کے قوی و باہ کیا، بلکہ انسانی زندگی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

علاج

سب سے پہلے اس کو ترک کریں، کیونکہ جب تک تمباکو کا استعمال کیا جاوے گا، اس وقت تک کوئی دوا کارگر نہیں ہوگی، جس کا فلسفہ ذرا غور کرنے اور اس کے تاثرات پر نظر ڈالنے سے خود بخود معلوم ہو جاسکتا ہے، اور اس کے بعد ویسا ہی تدابیر اختیار کریں، جیسے دوسرے مخدرات کے علاج میں کی جاتی ہیں۔

شراب

شراب بار بار کے پینے سے معدہ کے غشاء مخاطی میں خراش اور سوزش پیدا کر دیتی ہے، اور اس وقت بجائے اصلی رطوبت معدی پیدا ہونے کے زیادہ مقدار میں بلغم شور پیدا ہونے لگتا ہے، جس سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور خون میں جذب ہو کر اس کی ترکیبی اجزاء یعنی خون کے سرخ ذرات میں ایسی تبدیلی پیدا کر دیتی کہ وہ پھر جسمانی ساختوں میں ملنے اور جزو بدن ہونے کی قابلیت نہیں رکھتے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم میں شکر اور نشاستہ وغیرہ بخوبی صرف نہیں ہوتا اور جسمی ساختوں میں چربی کے ذرات جمتے جاتے ہیں، دل پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے، اور نظام عصبی پر پہلے محرک اثر کر کے بعد کو پستی قوی ضعف بتدریج ظہور پذیر ہوتا ہے، یعنی اس کے اثر سے (بحالت تحریک) تمام اعلیٰ سے ادنیٰ دماغی مراکز یکے بعد دیگرے متحرک ہوتے ہیں، چنانچہ قوت مخیلہ یا داہمہ صاف اور فہیم یا ادراک مجلی ہو جاتی ہے، جذبات قوی اور

حواس تیز ہو جاتے ہیں، قوت بیانیہ بڑھ جاتی ہے، اور خواہش نفسانی عارضی طور پر مشتعل ہو جاتی ہے۔ اور تمام اعصاب کی مجموعی تحریک سے انسان پر ایک عالم طاری ہو جاتا ہے، اور اگر ایسی حالت میں جماع کیا گیا تو انسان پھر مہلک عصبی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جب تحریک کا درجہ ختم ہو چکتا ہے تو اس کے بعد پھر پستی قوی، ضعف یا سستی کا دور اسی ترتیب سے واقع ہوتا ہے، چنانچہ پہلے قوت میترہ زائل ہو جاتی ہے، اس کے بعد قوت متخلیہ اور پھر قوت بیانیہ اور جب قوت بیانیہ مفقود ہو جاتی ہے تو اس کے بعد اعصابی اور عضلاتی حرکات میں ضعف آ جاتا ہے، اور نخاع کی حرکت معکوسہ معطل ہو جاتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بول براز بے اختیار خطا ہو جاتے ہیں۔

اور اسی طرح سے میخوار جملہ امراض مہلک کا مجموعہ بن کر ساری عمر کے لئے ضعف باہ اور نامردی کا شکار ہو جاتا ہے۔

علاج

ترک میخواری، اور پرہیزگاری کے سوا اور کوئی دوسرا علاج نہیں۔

کوکین

چونکہ یہ بھی جس کو زائل کر دینے والی ایک مقامی مخدر دوا ہے جو عمل جراحی کے لئے ایجاد کی گئی ہے، مگر بد قسمتی سے بعض آدمیوں نے اس کو اپنا عمل بنا لیا ہے، جس کے مزمن کمی تاثرات کے وہ شکار ہو کر ہمیشہ کے لئے دونوں جہاں سے گزر، نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ نہ دولت و دنیا ان کے پاس رہتی ہے، اور نہ صحت و تندرستی سے مستفید ہو سکتے ہیں، کیونکہ کوکین اپنی تاثیر سے رطوبت معدی کی تراوش کو کم کر دیتی ہے، جس سے بھوک مٹ جاتی ہے، امعاء کی حرکت و دیہ پر اس کا مضعف اثر پڑتا ہے، جس سے قبض لاحق ہو جاتا ہے، اور دل پر بھی اس کا ویسا ہی مضعف اثر ہوتا ہے، جس سے خفقان اور اختلاج القلب کے دورے ہونے لگتے ہیں۔

دماغ

اس النخاع، پھر نخاع کو بھی اپنی تاثیر سے ترتیب وار متاثر کر کے مرگی رعشہ کی

ضمیمہ

بعض اہل فن حضرات نے میرے اعلان کو دیکھتے ہوئے اپنے بیش بہا مجرب نسخے شفاء الملک نمبر خاص میں اندراج کے لئے میرے پاس روانہ فرمائے جن کو ہم انہیں کے الفاظ میں اس عنوان کے اندر ان حضرات کے اسم گرامی کے ماتحت نہایت خلوص اور صمیم قلب سے ان سب کا شکر یہ بجالا کر کتاب کو زینت دیتے ہیں۔

معذرت

گرچہ بعض صاحبان کے نام اور ان کے نسخے اس ایڈیشن میں درج نہیں ہو سکے، کیونکہ وہ نسخے ہمیں ایسے وقت موصول ہوئے جب کہ یہ کتاب لکھی جا چکی تھی، اور اس کی فہرست اور مضامین نمبر وار مرتب ہو چکے تھے، مگر انشاء اللہ امید واثق ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں ان اطباء کے اسم گرامی کے ساتھ ان کے نسخوں کو بھی درج کیا جائے گا۔ (المؤلف)

استمناء بالید یعنی جلق

تعریف جلق حوضہ استمناء بالید، جلق زدہ کو کہتے ہیں، خلاف معمول ہاتھ سے یا نرم چڑھ سے یا کسی نرم حریر تھیلی کے سوراخداروں سے استئزال کا نام جلق ہے، جسے انگریزی میں ہینڈ پریکٹس Hand Practice کہتے ہیں، یہ مرض فی زمانہ ہذا زیادہ رواج پذیر ہو گیا ہے۔

بدتر عوارضات جلق

یہ بد سے بد عارضہ ہے، جو بد نصیب اپنی شوء اعمال کے سبب اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اس کی صحت بلکہ حیات دشواری میں پڑ جاتی ہے، جن کے مزاجوں میں غلبہ صفراء کا ہوتا ہے۔ مفلس اور کثیر الشبوت مجرور ہنے والے اس میں مبتلا ہوتے ہیں جس کے سبب ثمر اولاد سے محروم ہو جاتے ہیں، کیونکہ یہ جلق ہی تو والد و تناسل سے محروم رکھنے والا ہے بلکہ یہی باعث گناہ کبیر کا ہے، معاذ اللہ من سنّاتِ أَعْمَالِنَا، یہ ایسا برا اثر رکھنے والا مرض ہے کہ اطباء متقدمین نے اپنی کتب میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

طرح دوروں کی موجب بن جاتی ہے، نخاع کے حسی اعصاب کے اختتامی سروں کو بے حس اور مفلوج کر دیتی ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ کوکین خور عیاشوں کو شدید رگڑوں اور بہتیری دھینکا مٹی کے بعد انزال ہوتا ہے، کیونکہ ایک تو کوکین کا اخراج جسم سے بذریعہ گردوں اور پیشاب کے ہوتا ہے جو مقامی مخدر اور زائل کنندہ حس ہونے کی وجہ سے اعضاء بول اور تازہ کے اعصاب کو بے حس کر دیتی ہے، اور دوم حشفہ کے حسی اعصاب کا جال چونکہ نخاعی حسی اعصاب کی اختتامی شاخیں ہیں جو عصب باسوری سے پھوٹ کر قضیب اور حشفہ میں پھیلتی ہیں، ان کو کوکین خاص طور پر بے حس یا مفلوج کر دیتی ہے، جس سے نعوظ کے وقت حشفہ کے حسی اعصاب میں ازدیاد خون یا مساس کا دغدغہ نہیں ہوتا، تاکہ اس لذت کی تاثیر منعکس ہو کر ادیہ منی کو متحرک کرتی ہوئی باعث انزال ہو، اس لئے خروج منی میں دقت، کمی لذت، عدم دقت وغیرہ وغیرہ کی شکایت اور آخر میں کمزوری اور نامردی پیدا ہو جاتی ہے۔

چونکہ یہ کوئی اخلاقی کتاب نہیں جو ان اشیاء کی مذمت لکھ کر، پند و نصائح شروع کر دی جائیں، بلکہ یہ ایک طبی کتاب ہے جس کا ہر ایک مسئلہ نہایت چھان بین اور مزین تحقیق پر طبعی نکتہ نظر سے لکھا جاتا ہے، اس لئے یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے، ان اشیاء کی طبعی اور نوعی تاثرات ہیں جو زیادہ مقدار یا مداومت سے استعمال کرنے پر جسم انسان میں ظہور پذیر ہوتے ہیں جن کے شب و روز کے مشاہدات تجسس اور حقیقت میں نگاہوں کے ہر وقت پیش نظر ہیں۔

آنکھیں ہیں اگر بند، تو پھر دن بھی رات ہے

اس میں قصور کیا ہے، بھلا آفتاب کا



اطباء قرن موجود کا اتفاق ہے کہ ضعف سے بدتر کوئی عارضہ نہیں ہے جس کا اثر بدن انسانی کے داخلی اور خارجی صحت پر وارد ہوتا ہے، کیونکہ آلہ تناسل میں استرخاء اور سستی بہت واقع ہو جاتا ہے اور باہر بالکل معدوم ہو جاتی ہے، اور مریض طویل و محزن رہتا ہے، اور گوشہ نشینی اور تجرید کو محبوب سمجھتا ہے، بلکہ اپنی صحت پر خود قبضہ قدرت نہیں رکھتا ہے، کیونکہ کلکتہ میں اور مثانہ اور اعضاء تناسل میں جب ضعف اور سستی واقع ہو جاتی ہے اور عضو مخصوص کی جڑ پتلی اور عروق ابھر جاتی ہیں اور کچی و ناہمواری واقع ہو جاتی ہے، اور استادگی ذرہ بھر نہیں رہتی، اور منی بلا انتشار خارج ہو جاتی ہے، اور قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے، اور جریان منی و مذی و ودی کا زیادہ ہوتا ہے، گردوں سے خارج ہوتی ہے، رطوبات جسمی کا خروج ہوتا ہے، حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے، بلکہ حرارت غریبی کا غلبہ اور یوست زائد ہو جاتی ہے، تو حالت مدقوق ہو جاتی ہے، صدہا بندگان ایسے دیکھے گئے ہیں جو اس مرض کے سبب سے دق سے انتقال کر گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ صورت لذت عنقاء ہو جاتی ہے اور عورتوں کو طلاق کی نوبت پہنچ جاتی ہے، بلکہ دیکھا گیا ہے کہ منی کی تولید مطلقاً بند ہو جاتی ہے۔

کسوٹی علاج

یہ اصول یاد رکھنے کے قابل ہے اور علاج کرنے سے پہلے اس کو پیش نظر رکھنا چاہئے، وہ یہ کہ جب کسی مجلوق کا علاج کرنا ہو یا مجلوق کو خود علاج کرانا مطلوب ہو تو پہلے اپنے عضو مخصوص پر پانی سرد ڈال کر دیکھے، اگر عضو سکڑ جائے تو قابل علاج ہے، بصورت دیگر اگر متعلق نہ ہو تو یاد رہے کہ علاج بے سود ہے، ناحق علاج کی درد سری میں مال و زر کو برباد نہ کریں، فاحفظہ من الاسرار

علاج جلق زدہ

اس وقت علاج جلق میں اشتہاری دکانداروں نے اپنے بازار جو گرم کئے ہوئے ہیں، لاکھوں روپیہ حاصل کرتے ہیں، گھر گھر یہ مرض ہے مگر اب تک صرف ایک بھی نسخہ اس کا ایسا نہیں دیکھا گیا جو کہ تمام عوارضات جلق کو بیخ سے دور کرے۔ میں اپنے خاندانی مجربات پیش کرتا ہوں تاکہ وہ مایوس الحال جو موت کو زیت پر ترجیح دیتے ہیں صحت حاصل کریں، خیر الناس من ینفع الناس پیش نظر ہے۔

بنی نوع انسان کی خدمت کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے کنوز صدفی کو پیش خدمت کرتا ہوں، ان کے اظہار میں اجر عظیم اور حصول رفعت کا راز مخفی ہے۔

بام رفعت کے پہنچنے کا یہ ہی زینہ ہے

یہ سکندر کی فتوحات کا آئینہ ہے

ذیل میں اپنا معمول قلم بند کرتا ہوں، ان سے فائدہ حاصل کریں میری غرض

خدمت خلق اللہ ہے، ما ارید منکم جزاء ولا شکوراً

پٹی شمسی

جب مشت زنی سے مرض حد اعتدال سے بڑھ جاوے، تو یہ پٹی ایک ہفتہ لگانے سے انشاء اللہ کیسی کمزوری کیوں نہ ہو، بفضل خالق الالسن والجن دور ہو جاتی ہے، ایک گز کپڑا کھدڑ کالے کر اس کو پہلے ۷ بار شیر آگ میں پھر شیر زقوم میں ۷ بار پھر شیر سنمھل میں ۷ بار پھر آب ہلدی میں ۷ بار تر کر کے خشک کریں، پھر روغن زرد میں خوب بریاں کریں نہ خام رہے اور نہ جل جاوے، پھر اس کو عضو مخصوص کی طوالت کے برابر کاٹ کر باندھیں۔ ایک ہفتہ باندھنے پر انشاء اللہ تمام عوارضات مردانہ کا ازالہ ہوتا ہے، نیز اس کپڑے کا فقیلہ بنا کر جلادیں، جو روغن نیچے اس کو حفاظت سے رکھیں وہ بھی ملا کریں، اعلیٰ درجہ کا بے عدیل روغن ہے، اس سے نامردی، کمزوری سستی و عنانت وغیرہ کا ازالہ ہوتا ہے، بے عدیل نسخہ ہے۔

طلاء شمسی

یہ طلائے بے نظیر اور اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے اس سے دس سالہ بلکہ بیس سالہ سستی کمزوری وغیرہ کا ازالہ ہوتا ہے۔

سم الفار سفید و سیاہ زرد، ہڑتال وزتی، بچھتاک زعفران، دار ہلد، حب الملوک، شکر ف، ہر ایک ایک تولہ، بیر بہوٹی، زلو خشک، خراطین، پوست نیخ کنیر سفید، عقر قرھا، دار چینی، قر نفل، اسکندناگوری، جند بید ستر، مغز چرونجی، رنگ سفید، دار قلفل، مالکنی، آدمی کے کان کا میل ہر ایک ۹ ماشہ، مشک ۲ ماشہ، روغن قر نفل، روغن دار چینی، روغن زیتون، روغن کنجد سیاہ چربی شیر، چربی ریچھ، چربی ساٹھ، چربی گردہ بُو، ہر ایک ۱۰ ماشہ سب کو خوب یکجان کریں اور دو دن متواتر کھل کریں، حتیٰ کہ طلاء تیار ہوگا، اس کو حفاظت سے رکھیں حشفہ اور

سیون کے علاوہ تمام جگہ پر مل کر اوپر برگ پان باندھیں۔

پوٹلی شمشکی

سم اسپ، سم فیل، ناخن انسان ہر ایک ۲ تولہ، مالکینی ۵ تولہ، اسکند ناگوری، تخم تیزک، اسطوخودوس، اظفار الطیب، اجوائن خراسانی، عقر قرحا، دار چینی، ہر ایک اتولہ، پارہ اتولہ، گندھک ۲ تولہ، سب کو خوب یکجان کر کے پوٹلیاں بقدر ۶ ماشہ کے بناویں، ایک پوٹلی شیر بھیڑ میں یا روغن تخم کتاں میں نکور کریں، مجرب نسخہ ہے۔

دافع رقت عضو مخصوص

جہاں باریک عضو مخصوص میں پائی جاوے، وہاں پچھنہ لگا کر شیر مدار سے کپڑا تر کر کے باندھیں، چار پہر کے بعد کھول ڈالیں پھر تر کر کے لگادیں تاکہ قرح ہو کر مواد موجب مرض اور موجب دقت کے خارج ہو جاوے، خصوصاً جب زرد رنگ کا مواد خارج ہو جائے تو روغن زرد سوختہ یا مکھن لگادیں، زیادہ حرکت نہ کریں۔

طلاء کنجشک

یہ جامع اوصاف طلاء، کنجشک کا شکم صاف کر کے اس میں زعفران، بسباسہ جوزبوا، جوز مائل، سپاری، قر نفل، مساوی الوزن بھر دیں تاکے لگا کر ایک تار میں چھید کر کے سیاہ دسرخ بر کے چھتے کے سامنے لگادیں، ایک گھڑی کے بعد دور کریں حتیٰ کہ دوسرے چار بار اسی طرح کریں، پھر روغن کنجد سیاہ میں خوب بریاں کریں، جب جل جاوے تو روغن کو حفاظت سے رکھیں اور مالش کریں، اور خاکستر کو جو کہ سوختہ ہے شہد سے ملا کر جب بقدر نخود کے بناویں، روزانہ ایک گولی کھایا کریں۔

اکسیر شمشکی مقوی باہ و دافع عوارضات جلق

یہ نسخہ اندرونی تمام عوارضات کو دافع ہے بے نظیر اور اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے۔
ثعلب مصری، موصلین، بہمین، تالمکھانہ، تخم اد ثلغن، سربالہ، گوکھرو، نیج، ہر ایک اتولہ، حب الزلم، حبہ الخضر، عقر قرحا، دار چینی، خولجان، دار قلفل ہر ایک ۶ ماشہ، مغز بادام، مغز کدو، مغز خیارین، مغز پنہ دانہ، مغز چلغوزو، مغز اخروٹ، مغز تمر ہندی کلاں، ہر ایک

۲ تولہ، ورق نقرہ ۹ ماشہ، ورق طلا ۲ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ، مشک اماشہ، عنبر اماشہ، تخم اونگن، شقائق مصری، گوگرد عمود غرقی، اندر جو، اسپند، تخم کبریا، زہر مہرہ، تخم شلغم، تخم پیاز، طباشیر، مغز کنول گدہ، کاہو، ہر ایک ۹ ماشہ سب کو یکجان کریں، کشتہ قلعی، کشتہ صدف کشتہ مرجان، کشتہ شکر ہر ایک ۶ ماشہ، شہد دو چند ملا کر بہ طریق معروف معجون بناویں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک صبح و شام کو ہمراہ شیر کے کھایا کریں۔

(۱) ترکیب کشتہ فولاد جو نہایت مستحی اور مقوی ہے، اسکے استعمال سے پیران ہشاد سالہ ہفتہ عشرہ میں از سر نو نوجوان ہو چکے، جس کسی صاحب کو اس نسخہ کی صداقت میں شک ہو بغرض تجربہ بنائیں اور اس سے فائدہ اٹھادیں۔

در حقیقت مذکورہ ذیل ترکیب سے تیار کردہ کشتہ فولاد، صحیح معنوں میں کشتہ فولاد ہو سکتا ہے، ورنہ عرق جامن شیرہ شربول، آب تربوز، عرق لیموں میں فولاد کچھ عرصہ تک بھگور کھنے سے ایک قسم کا رنگار تیار ہو جاتا ہے۔ جس کو کشتہ فولاد کہنا بجا اور درست نہیں۔

برادہ فولاد اصلی ۲۰ تولہ، سم الفار سفید ایک تولہ، کافور ڈیڑھ ماشہ لے کر تینوں کو گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ ایک گھنٹہ کامل کھل کر کے چھوٹی چھوٹی باریک نکلیا بنائیں، اور خشک کر لینے کے بعد کوزہ گلی، گجلی حکمت شدہ میں مضبوط بند کر کے پانچ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں، اور جب آگ بالکل سرد ہو جائے، تب فولاد مذکور کی نکلیا نکالیں، اور اس مرتبہ ہڑتال درقیہ ایک تولہ اور کافور ڈیڑھ ماشہ ملا کر بدستور اول گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ ایک گھنٹہ پورا کھل کر کے چھوٹی چھوٹی نکلیا بنائیں اور اچھی طرح خشک کر لیں، بعد ازاں گل حکمت شدہ کوزہ میں نکلیا موصوف اچھی طرح بند کر کے ۵ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں میں دس کی آگ دیں، جب آگ بالکل سرد ہو جائے، تب کوزہ گلی سے فولاد کی نکلیا نکالیں اور ایک تولہ گندھک آملہ سار اور ڈیڑھ ماشہ کافور ملا کر گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ ایک گھنٹہ پختہ کھل کریں، اور پہلے کی طرح چھوٹی چھوٹی نکلیا بنائیں، اور جب نکلیا بالکل خشک ہو جائیں تب بطریق اول گل حکمت شدہ کوزہ گلی میں اچھی طرح بند کر کے ۵ سیر اُپلوں کے انگاروں میں دس کی آگ دیں اور آگ بالکل سرد ہو جانے پر فولاد کی نکلیا نکالیں اور اس چوتھی مرتبہ نکلیا مذکور میں سیماہ ایک تولہ اور کافور ڈیڑھ ماشہ ملا کر لعاب گھیکوار کے ہمارہ برابر ایک گھنٹہ کھل کریں، بعد ازاں چھوٹی چھوٹی نکلیا بنا کر بالکل خشک کر لیں اور ایک کوزہ گلی میں جس کو پہلے سے گل حکمت کر لیا

ہو، نکلیاں مذکورہ اچھی طرح بند کر کے پانچ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں کی آگ دمس کی دیں اور سرد ہونے پر نکالیں۔ یہ ایک دور ختم ہوا۔

اس کے بعد فولاد مذکور میں ایک تولہ سم الفار سفید اور ڈیڑھ ماشہ کافور ملائیں اور گھیکوار کے گودہ کے ہمراہ ایک گھنٹہ کامل کھل کر لیں اور پہلے کی طرح چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنائیں۔ اور بالکل خشک کر لینے کے بعد کوزہ گلی میں بند کر کے ۵ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں میں دمس کی آگ دیں اور سرد ہونے پر نکالیں، پھر فولاد مذکور میں ایک تولہ ہڑتال درقیہ اور ڈیڑھ ماشہ لعاب گھیکوار ملا کر ایک گھنٹہ کامل کھل کریں، اور بطریق اول کوزہ گلی میں اچھی طرح بند کر کے ۵ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں، زالاں بعد فولاد مذکور میں گندھک آملہ سارا یک تولہ اور کافور ڈیڑھ ماشہ ملا کر لعاب گھیکوار کے ہمراہ ایک گھنٹہ کامل کھل کر کے نکلیاں بنائیں اور خشک کر لینے کے بعد بدستور اول ۵ سیر اُپلوں کے انگاروں کی بہ طریق دمس آگ دیں، اور سرد ہونے پر نکال کر ایک تولہ ہڑتال درقیہ اور ڈیڑھ ماشہ کافور ملا کر فولاد مذکور گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ گھنٹہ بھر کھل کریں اور بدستور اول ۵ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں، اب دوسرا دور ختم ہوا۔ اور تیسرا دور شروع ہوا۔

یعنی فولاد مذکور میں ایک تولہ سم الفار سفید اور ڈیڑھ ماشہ کافور ملا کر گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ گھنٹہ بھر کھل کرنے کے بعد بہ ترکیب بیان کردہ ۵ سیر اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں پھر ایک تولہ ہڑتال درقیہ اور ڈیڑھ ماشہ کافور ملا کر بہ طریق مذکور کھل کریں، اور آگ دیں، پھر اتولہ گندھک آملہ سارا اور ڈیڑھ ماشہ کافور ملائیں اور گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ ایک گھنٹہ کھل کرنے کے بعد ۵ سیر اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں، بعد ازاں ایک تولہ سیماب اور ڈیڑھ ماشہ کافور ملا کر لعاب گھیکوار کے ہمراہ ایک گھنٹہ کھل کرنے کے بعد سیر اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں اب تیسرا دور ختم ہوا۔

علیٰ بذالقیاس چوتھی مرتبہ بھی سم الفار سفید، ہڑتال درقیہ، گندھک آملہ سارا، اور سیماب ایک تولہ کے ہمراہ کافور ڈیڑھ ماشہ کے اضافہ سے لعاب گھیکوار کے ہمراہ ایک گھنٹہ کامل کھل کریں اور آگ ۷ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں کی دیں۔

بس کشتہ فولاد تیار ہے جس کی نظیر طبی دنیا میں مشکل سے ملے گی، اگر کسی ہم عصر صاحب کے دل میں حوصلہ ہو تو اس سے بہتر افضل سولہ آنچوں میں یا کم و بیش مرتبہ آگ

سے تیار ہو جانے والا نسخہ لکھ کر بغرض اشاعت جناب حکیم صاحب کی خدمت میں روانہ فرمائیں تاکہ تارین شفاء بہ نظر انصاف مطالعہ فرما کر نسخوں کے حس و قبح کی تصدیق فرمائیں۔
شفاء الملک۔

نوٹ: اس عمل میں سم الفار سفید، ہڑتال درقیہ، گندھک آملہ سار، اور سیماب چار ۳ تولہ درکار ہیں، اور کافور ۲ تولہ کی ضرورت ہے۔

دیگر واضح ہو کہ جب سولہ آنچیں پوری ہو جائیں، تب خیال کر لیں کہ کشتہ فولاد تیار ہے، اب کشتہ فولاد کے ہموزن بیر بہوٹی ملا کر، کڑاہی آہنی میں نرم آنچ پر رکھیں اور کسی چمچہ وغیرہ سے ہلاتے رہیں جب بیر بہوٹی سوختہ ہو جائیں، تب پھونک مار کر یا پنکھا کی ہوادیکر بیر بہوٹی کی خاکستر جدا کریں اور کشتہ مذکور کو باریک پیس کر بحفاظت شیشی میں بند رکھیں اور اگر اسے ہفتہ عشرہ نمناک زمین میں دفن کرنے کے بعد استعمال کریں تو مفید ترین ثابت ہو، یہ کشتہ جس قدر دیرینہ ہوتا جائے گا، مفید تر ہوتا جائے گا۔ خوراک ۴ چاول تک، غذا دونوں وقت مرغن۔

اس عمل کے واسطے کھل سنگ ساق کا ہونا از بس ضروری ہے یا اور کسی قسم کا کھل جو گھسنے والا نہ ہو، استعمال کریں۔

کشتہ فولاد ترکیب دیگر

جس قدر چاہیں فولاد کا برادہ لے کر ہموزن شنگرف رومی خام کے ہمراہ نہ گھسنے والے کھل میں نرم ہاتھوں سے کھل کریں، اور ہر دو کے برابر لعاب گھیکوار جذب کر لیں، اور بعد ازاں چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنا کر اچھی طرح خشک کر لیں اور ایک کوزہ گلی میں مضبوط بند کر کے مناسب وزن جنگلی ایلوں کی آگ دیں (تاکہ شنگرف جل کر اڑ جائے) سرد ہونے پر نکالیں، اور بار دیگر ہموزن شنگرف رومی لے کر لعاب گھیکوار کے ہمراہ یہ ترکیب مذکور کھل کریں۔ اور کوزہ گلی میں بند کر کے آگ دیں اور یہ عمل بہ تکرار اتنی مرتبہ کریں کہ برادہ فولاد پس جانے کے قابل ہو جائے، بعد ازاں بحساب فی تولہ فولاد موصوف تین ماشہ شنگرف رومی ملائیں، اور لعاب گھیکوار کے بجائے روغن بیضہ کے ہمراہ ایک پہر کامل کھل کریں اور چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنا کر، کوزہ گلی میں بند کریں، اور مناسب وزن آگ دیں، تاکہ روغن بیضہ کی رطوبت خشک

ہو جائے، سرد ہونے پر نکالیں اور بطریق اول بحساب فی تولہ فولاد مذکور تین ماشہ شکر ف رومی ملا کر روغن بیضہ کے ہمراہ ایک پہر کامل کھل کر یں اور چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنانے کے بعد کوزہ گلی میں بند کریں اور آگ دیں، اور سرد ہونے پر نکالیں، اور یہ عمل بہ تکرار گیارہ سے اکیس مرتبہ تک کریں، پس کشتہ فولاد تیار رہے، نہایت باریک پس کر شیشی میں محفوظ رکھیں، مریضان ضعف باہ اور مرطوب مزاج کہن سالوں کو حلوائیا زردی بیضہ مرغ میں رکھ کر کھلائیں، ہفتہ عشرہ میں اُمید سے بڑھ کر فائدہ ہوگا۔ غذا صبح و شام نہایت ہی مرغی، گرم اور خشک اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔

نوٹ: روغن بیضہ بنانے کی ترکیب۔

ایک لوہے کی کر چھی میں چند ایک زردیاں انڈوں کی ڈالیں، اور کر چھی کو کونلوں کی تیز آنچ پر رکھ دیں، جب زردیاں جل کر کونلو ہو جائیں، کر چھی کو میڑھا کر کے تیل جدا کر لیں یہ تیل مفلوج اور مخلوق کے آلہ تناسل پر بطور مالش کے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اور تھوڑے عرصہ میں رگوں میں دوران خون ہو کر بیحد طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ روغن بیضہ، کشتہ فولاد اور شکر ف مرکب ہیں اس قدر ملانا چاہئے جتنا ایک پہر کامل میں بذریعہ کھل جذب ہو جائے، اس طریق پر تیار کردہ کشتہ فولاد کو کشتہ فولاد شکر فی کہتے ہیں، مقدار خوراک نصف ماشہ تک ہے۔

یہ مائیہ ناز کشتہ ہمارے مطب کا معمول ہے اس کے استعمال سے صد ہا کمزور اور مایوس العلاج صحت یاب ہو چکے ہیں۔

کشتہ فولاد بہ ترکیب دیگر

جو نہایت ہی کم خرچ، کثیر المنفعت، ضعف ہاضمہ اور اصلاح جگر کے واسطے اکیر مفت ہے۔

برادہ فولاد جس قدر چاہیں لیکر، ہوزن نوشادر اور گندھک آملہ سار ملائیں، اور لعاب گھیکوار کے ہمراہ نرم ہاتھوں سے دو پہر کامل کھل کر کے چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنائیں اور خشک کر لینے کے بعد کوزہ گلی میں بند کر کے مناسب وزن اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکالیں اور بار دگر گندھک آملہ سار، اور نوشادر، فولاد مذکور کے برابر وزن ملا کر لعاب گھیکوار کے

ہمراہ دوپہر کامل کھل کریں، اور گلی کوزہ میں بند کر کے آگ دیں، سرد ہونے پر نکالیں اور تکرار عمل ۵ سے ۷ مرتبہ تک کریں، پس کشتہ فولاد برنگ سیاہ تیار ہے۔
پس کریشی میں محفوظ رکھیں، خوراک نصف ماشہ تک ہے، غذا دونوں وقت مرغن، گرم خشک اشیاء سے پرہیز لازمی ہے۔ میں پُر زور الفاظ میں فخریہ طور پر لکھتا ہوں کہ مذکورہ ترکیب سے جو کشتہ تیار ہوگا، اس کے استعمال سے، کیسا ہی مریض ہو، ضرور فائدہ پائے گا۔

حب مسک اسماعیلی

یہ نسخہ محترم جد امجد حکیم مولانا محمد اسماعیل بناری کا ہے جو بہت مفید و مجرب ہے۔
۱۹ = فوائد: سرعت انزال اور قوت باہ کے لئے مفید ہے۔

نسخہ

بانجھو ۲۵ گرام، عود ہندی ۲۵ گرام، جادتری ۲۵ گرام، جانتفل ۲۵ گرام، جدوار خطائی ۵۰ گرام، عقرقرحہ ۲۵ گرام، قنفل سیاہ ۲۵ گرام، مصطکی رومی ۲۵ گرام، برگ بھنگ ۱۰۰ گرام، ایون ۲۵ گرام، زعفران ۲۵ گرام، عنبر اشہب ۲۵ گرام۔

سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر گولی دانہ مٹر برابر بنائیں۔
مقدار خوراک و ترکیب استعمال: ایک گولی بعد غذا ہضم ہونے پر اور مباشرت سے قبل ایک گنڈ پہلے کھا کر دودھ گرم پیئیں۔

حب مقوی ابراہیمی

یہ نسخہ والد محترم جناب حکیم مولانا محمد ابراہیم صاحب کا مجرب ہے۔
فوائد: مقوی باہ و مسک اور سرعت و رقت منی کے لئے بیحد مفید ہے۔

نسخہ

جادتری ۲۰ گرام، جانتفل ۱۰ گرام، دار چینی ۲۰ گرام، ریگ ماہی ۲۰ گرام، زعفران ۲۰ گرام، سمندر سوکھ ۲۰ گرام، کشتہ تلمی ۱۰ گرام، کشتہ مرجان ۱۰ گرام۔
سب دواؤں کو کوٹ کر کشتہ جات و زعفران بعد میں ملا کر شہد خالص میں گوندھ کر خود برابر گولیاں بنا کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ ۲ گولی مباشرت سے قبل

ایک گھنٹہ استعمال کریں اور دودھ و ملائی کثرت سے استعمال میں رکھیں۔

حب حبیبی

یہ نسخہ راقم الحروف کے معمولات مطب میں ہے۔

فوائد: اعصاب کو قوت دیتی اور مقوی باہ ہے۔

نسخہ

جادری ۰ اگرام، جانتفل ۰ اگرام، عود صلیب ۰ اگرام، لوئگ ۰ اگرام، دار چینی ۰ اگرام،
جددار اصلی ۰ اگرام، کچلہ مدبر سفوف کیا ہوا ۲۵ اگرام۔

سب کو کوٹ چھان کر شہد میں گوندھ کر دانہ مٹر برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح
ایک گولی رات کو سوتے وقت کھا کر دودھ پیئیں۔

حب یعقوبی

یہ نسخہ برادر محترم جناب حکیم محمد یعقوب صاحب کے معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

قرنفل ۰ اگرام، مصطکی رومی ۰ اگرام، عنبر اشب ۵ اگرام، مشک خالص ۵ اگرام، ثعلب
سری ۲۰ اگرام، خولجان ۰ اگرام، عود بلسان ۰ اگرام، عود ہندی ۰ اگرام۔
سب کو کوٹ چھان کر شہد میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنا کر صبح و شام ایک ایک
گولی کھا کر دودھ پیئیں۔

فوائد: قوت باہ اور سرعت انزال کے لئے بحد مفید ہے۔

حب مقوی و مسک بے نظیر

یہ نسخہ راقم الحروف کے مطب میں چالیس سال سے معمولات میں ہے۔

نسخہ

بہن سرخ ۲۰ اگرام، تخم جوز مائل ۰ اگرام، تخم خشکاش ۲۰ اگرام، تخم کاہو ۰ اگرام،
ہلاتری ۰ اگرام، جانتفل ۰ اگرام، سلاجیت عمدہ ۰ اگرام، مغز اخروٹ ۲۰ اگرام، مغز بادام شیریں

۲۰ گرام، مغز پستہ ۲۰ گرام، مغز چلغوزہ ۲۰ گرام، مغز فندق ۲۰ گرام، ثعلب پنچہ ۲۰ گرام، موصلی سفید ۲۰ گرام، برگ بھنگ ۲۰ گرام، ایون خالص ۲۰ گرام۔

سب کو کوٹ چھان کر شہد میں گوندھ کر چھوٹے پیر برابر گولی بنا کر ایک گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

فوائد: مقوی باہ، سرعت انزال اور مقوی اعصاب اور امساک پیدا کرنے میں

لاجواب دوا ہے۔

حب مقوی و مسک

فوائد: یہ گولیاں امساک کے لئے تیز بہد ف ہیں۔

نسخہ

جوز بوا (جائفل) ۵ گرام، عقر قرحہ ۵ گرام، شکر ف رومی مدبر ۵ گرام، جادری ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، ایون ۵ گرام۔

سب کو شہد خالص میں گوندھ کر دانہ موگک برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح ایک گولی شام کو مکھن یا بالائی میں رکھ کر کھائیں۔

حب ایوبی

یہ نسخہ برادر محترم جناب اشرف الحکماء حکیم محمد ایوب صاحب کا ہے۔

فوائد: مقوی و مسک بے نظیر ہے۔

نسخہ

خولجاں ۵ گرام، بہن سرخ ۵ گرام، بہن سفید ۵ گرام، گوند بول ۵ گرام، ست لوبان اصلی ۳ گرام، اگر عمدہ ۵ گرام، رب اسوس ۵ گرام، مرکی ۵ گرام، مصطلگی رومی ۵ گرام، لوگک ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، ایون ۵ گرام، زعفران ۵ گرام

سب کو کوٹ چھان کر ایون و زعفران و ست لوبان ملا کر شہد میں گوندھ کر دانہ موگک برابر گولیاں بنائیں۔

ایک گولی صبح ایک گولی شب میں کھا کر دودھ پیئیں۔

مسک عام

یہ گولیاں جد امجد حضرت علامہ حکیم محمد اسماعیل بناریؒ کے معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

جوز مائل ۵ گرام، ایون ۵ گرام، جدوار خطائی ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، مشک خالص
۵ گرام، خولنجان ۵ گرام، مغز سر کنجشک بریاں ۵ گرام۔

بطریق معروف گولیاں شہد میں بنائیں۔ دانہ موگک برابر ایک گولی صبح اور ایک گولی
مباشرت سے ایک گھنٹہ کھا کر دودھ پیئیں۔

سفوف ابراہیمی

یہ سفوف والد محترم جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب بناری کے معمولات مطب میں

سے ہے۔
نسخہ

ست گلو ۵ گرام، دانہ الاپچی خرد ۵ گرام، تخم سردالی ۵ گرام، سمندر سوکھ ۵ گرام،
تالکھانہ خرد ۵ گرام، طباشیر کیود ۵ گرام، پچند سرخ ۵ گرام، رال سفید ۵ گرام۔
سب کو کوٹ چھان کر ۳ گرام صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔
فوائد: سوزاک کے قرح کو اندمال کرتا ہے اور جریان منی کے لئے مفید ہے۔

مبجون جبیبی مجرب و معمولات مطب

یہ مبجون معمولات مطب اور خاندانی مجربات میں سے ہے۔

فوائد: قوت باہ، وجع المفاصل اور آتشک کے مادوں کو خارج کرتا ہے۔

نسخہ

چوب چینی ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، مرچ سیاہ ۵ گرام، سورنجان شیریں ۵ گرام، بوزیدان
۵ گرام، اندر جو شیریں ۵ گرام، بہن سرخ ۵ گرام، بہن سفید ۵ گرام، مصطکی رومی ۵ گرام، برگ
سناہ کی ۵ گرام، کشیز خشک ۵ گرام، قر نفل ۵ گرام، جوز بواہ ۵ گرام، جادتری ۵ گرام، زرنباہ ۵ گرام،
خولنجان ۵ گرام، ناگر موتھاہ ۵ گرام، دانہ الاپچی خرد ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، گل سرخ ۵ گرام۔

ترکیب تیاری: سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص سے چند میں توام بنا کر
مجموع تیار کریں۔ مقدار خوراک ۵ گرام صبح و شب کو کھا کر گرم دودھ نوش کریں۔

حب جریان خاص الخاص

یہ معمولات مطب اور خاندانی مجربات میں سے ہے۔

فوائد: سرعت انزال، کثرت احتلام، رقت منی، جریان وغیرہ میں مفید ہے، چہرہ
کے رنگ کو نکھارتا ہے۔

نسخہ

مازوسبز ۰ گرام، جاوتری ۰ گرام، ایون ۰ گرام، اسپند سوختی ۰ گرام، مصطکی رومی
۰ گرام، زعفران ۰ گرام، موچرس ۰ گرام، تاج قلمی ۰ گرام، گل پیاری ۰ گرام، دانہ الاچھی خرد
۰ گرام، طباشیر کبود ۰ گرام، اجوائن خراسانی ۰ گرام۔

سب کو کوٹ چھان کر ایون وز زعفران شہد خالص میں حل کر کے ملا کر شہد میں گولی
دانہ مٹریر بنا کر صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔

حب مشکل کشا

یہ گولی والد محترم جناب حکیم مولانا محمد ابراہیم صاحب کا مجرب الجرب ہے۔
فوائد: برائے نڈی و ددی کے لئے مفید ہے۔

نسخہ

عقر قرحہ ۶ گرام، دار چینی ۶ گرام، جوز بوا ۶ گرام، قر نفل ۶ گرام، بسا ۶ گرام، اسپند
۶ گرام، کنجد سیاہ ۶ گرام، ایون خالص ۶ گرام، زعفران ۵ گرام۔

سب کو کوٹ چھان کر زعفران و ایون کو شہد میں حل کر کے دوائیں شامل کر کے
نخود برابریاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شب میں کھا کر دودھ نوش فرمائیں۔

حب مسک و مقوی باہ

یہ گولی جد امجد علامہ طب حکیم محمد اسماعیل بناری مرحوم کے معمولات مطب میں تھا۔

یہ گولی مسک و مقوی باہ کے لئے مجرب ہے۔

نسخہ

اساردن ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، تخم کرفس ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، ریوند چینی ۵ گرام، نسل الطیب ۵ گرام، مصطکی رومی ۵ گرام، چوب چینی ۵ گرام، حب الفار ۵ گرام، عقر قرھا ۵ گرام، ایون ۵ گرام، بساہ ۵ گرام، صمغ عربی ۵ گرام، بزرانج ۵ گرام، قنفل سفید ۵ گرام۔
سب کو کوٹ چھان کر ایون و زعفران و شہد میں حل کر کے سب دواؤں کو شامل کر کے شہد میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھا کر دودھ نوش فرمائیں۔

حب مقوی و مسک بے نظیر

یہ نسخہ راقم الحروف کے معمولات مطب میں ہے۔

فوائد:- مقوی و مسک اور مذی و دودی کے اخراج میں بیحد مفید ہے۔

نسخہ

زعفران ۱۰ گرام، جوزبوا ۱۰ گرام، قر نفل ۱۰ گرام، ایون ۵ گرام، شکر ف ۱۰ گرام۔
پیاز سفید کے عرق میں حل کر کے دانہ موگ برابر گولیاں بنادیں اور ایک گولی صبح ایک گولی شب میں کھا کر گرم دودھ پیئیں۔

حب مقوی باہ

معمولات مطب میں ہے اور مقوی باہ کے لئے بیحد مفید ہے۔

نسخہ

زعفران ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، عقر قرھا ۵ گرام، ریگ ماہی ۵ گرام، مغز سر کنجشک بریاں ۵ گرام، ایون ۵ گرام، اسپند سوختنی ۵ گرام، خونجان ۵ گرام، قر نفل ۵ گرام، جوہر خصیہ ۵ گرام۔
سب دواؤں کو کوٹ چھان کر زعفران و ایون ریگ ماہی جوہر خصیہ مغز سر کنجشک اوپر سے شہد خالص میں حل کر کے ملا کر نخود برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی جماع سے قبل

ایک گنڈہ کھا کر دودھ پیئیں۔

حب شمعی (سلسل البول کے لئے بیحد مفید ہے)

یہ معمولات مطب اور مجرب الحرب ہے۔

فوائد: مسک و زیادتی ندی و ودی کے لئے مفید ہے۔

نسخہ

موم خالص ۲۵ گرام، ایون ۱۰ گرام، عقر قرحہ ۱۰ گرام، ثعلب مصری ۱۰ گرام، مصطلی رومی ۱۰ گرام، جوزبوا ۱۰ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر بطریق معروف گولی خورد برابر بنا کر ایک گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

حب مقوی و مسک عام

یہ معمولات مطب اور مجرب و زود اثر جادوئی گولی ہے اور قبل جماع ایک گولی کھا کر اس کا اثر دیکھئے

نسخہ

اجوائن خراسانی ۱۰ گرام، عنبر اشہب ۱۰ گرام، ایون ۱۰ گرام، جادتری ۱۰ گرام، جوزبوا ۱۰ گرام، مغز پستہ ۱۰ گرام، مغز اخروٹ ۱۰ گرام، مغز چلغوزہ ۱۰ گرام، مغز کدو شیریں ۱۰ گرام، مغز قندق ۱۰ گرام، مغز پنبہ دانہ ۱۰ گرام، مغز بادام شیریں ۱۰ گرام، موصلہ مسٹھل ۱۰ گرام، سلاجیت ۱۰ گرام، برگ بھنگ ۱۰ گرام، گانجہ ۱۰ گرام، مغز سرکنجشک بریاں ۱۰ گرام، ریگ ماہی ۱۰ گرام، ثعلب مصری ۱۰ گرام، دار چینی ۱۰ گرام، تخم اونگن ۱۰ گرام، تودری سرخ ۱۰ گرام، تودری سفید ۱۰ گرام، عود غرقی ۱۰ گرام، کچلہ مدیر ۱۰ گرام، مصطلی رومی ۱۰ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بطریق معروف شہد میں گوندھ کر گولیاں بنا دیں، ایک گولی صبح کو ایک گولی شام کو ملائی کے ساتھ کھائیں اور آپ کو حیرت انگیز فائدہ پہنچے گا۔

حب حبیبی

یہ گولی راقم الحروف کے مطب میں تقریباً چالیس سال سے معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

زعفران ۰ اگرام، افیون ۰ اگرام، جدوار خطائی ۰ اگرام، ناریل خشک ۰ اگرام، مغز بادام
شیریں ۰ اگرام، مغز چلغوزہ ۰ اگرام، بسباسہ ۰ اگرام، تخم اُونٹلکن ۰ اگرام، ثعلب مصری ۰ اگرام،
بہن سرخ ۰ اگرام، بہن سفید ۰ اگرام، طباشیر ۰ اگرام، بادرنجبویہ ۰ اگرام، صمغ عربی ۰ اگرام،
بزرانج ۰ اگرام، جوز بوا ۰ اگرام، عود بلسان ۰ اگرام، مغز پستہ ۰ اگرام، ریگ ماہی ۰ اگرام، مصطکی
ردی ۰ اگرام، اجوائن خراسانی ۰ اگرام۔

سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنائیں، بوقت
ضرورت ایک گولی کھا کر دودھ پیئیں۔

فوائد: محرک اعصاب مغلظ منی، مقوی و مسک بے نظیر ہے۔

حب مغلظ و مقوی باہ

یہ معمولات مطب میں ہے۔ مقوی باہ اور مغلظ منی، اور جریان منی کے لئے مفید ہے۔

نسخہ

تخم گندنا ۰ اگرام، شقائق مصری ۰ اگرام، تخم پیاز ۰ اگرام، خستہ خرما ۰ اگرام، تخم
گذر ۰ اگرام، تخم جرجیر ۰ اگرام، تودری سرخ ۰ اگرام، تودری سفید ۰ اگرام، بہن سفید ۰ اگرام،
نصیہ الثعلب ۰ اگرام، مغز سر کنجشک بریان ۰ اگرام، کنول گندہ ۰ اگرام، ثعلب پنچہ ۰ اگرام، برگ
بھگ ۰ اگرام، افیون ۰ اگرام، تخم جوز مائل ۰ اگرام، جدوار ۰ اگرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر مغز سر کنجشک ملا کر شہد خالص یا شیر بر گد میں گوندھ
کر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح کو ایک گولی شام کو کھا کر گرم دودھ پیئیں۔

فوائد: ضعف اعصاب، ضعف باہ، اور قوت جسمانی کے پیدا کرنے والی لاجواب

گولی ہے۔ یہ گولی عرصہ تیس سال سے معمولات مطب میں ہے۔

حب جواہر خالص

معمولات مطب میں ہے، قرابادین بنگالہ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ گنجینہ قوت باہ میں

ان کا ذکر اس وجہ کرنا مناسب سمجھا گیا کہ اعضاءِ رئیسہ کے متعلق یہ گولی تیز بہدف ثابت
ہو چکی ہے۔

نسخہ

مردارید ناسفتہ ۲۰ گرام، بے احمر ۲۰ گرام، یاقوت زمانی ۲۰ گرام، زعفران ۲۰ گرام،
 نار جیل دریائی ۲۰ گرام، عقیق عمدہ ۲۰ گرام، ورق نقرہ ۲۰ گرام۔
 سب ادویہ کو عرق گلاب میں گھس کر دانہ موگک برابر گولیاں بنائیں۔
 اختلاج قلب ضعف اعضائے رئیسہ کے لئے مجرب الحجرب اور بے مثال دوا ہے۔

حب مسک عام طلائی

۲ اساک کے لئے مجرب الحجرب گولی ہے

نسخہ

خولجان ۱۰ گرام، نصیہ الثعلب ۱۰ گرام، بسباسہ ۱۰ گرام، جدوار ۱۰ گرام، افیون ۵ گرام،
 جوزبوا ۱۰ گرام، شکر ف ۱۰ گرام، ورق طلا ایک گرام۔
 سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنائیں اور
 ورق طلا گولیوں پر چڑھا کر ایک گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔
 پرہیز: ترش اور بادی اجزاسے احتیاط برتیں، انشاء اللہ فائدہ دائمی پہنچے گا۔

حب جمال یونس

یہ معمولات مطب اور چالیس سالہ مجرب ہے۔

نسخہ

مصطلکی رومی ۱۰ گرام، عود غرقی ۱۰ گرام، جند پلاستر ۱۰ گرام، عقر قرحہ ۱۰ گرام، قرنفل
 ۱۰ گرام، زعفران ۱۰ گرام، تخم خشخاش سفید ۱۰ گرام، مازوسبز ۱۰ گرام، ثعلب پنچہ ۱۰ گرام، قنفل
 مویہ ۱۰ گرام، پوست اناج شیریں ۱۰ گرام، بہمن سرخ ۱۰ گرام، اسپند سوختی ۱۰ گرام، ریگ مانی
 ۱۰ گرام، چوب جینی ۱۰ گرام، بوزیدان ۱۰ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بطریق معروف کنار دشتی کے برابر گولیاں بنا کر ایک
 گولی صبح کو ایک گولی شام کو کھا کر گرم دودھ پیئیں۔

فوائد: مقوی باہ، مسک، سلسل البول، جریان منی، جریان مذی و ودی کے لئے بیحد

مفید ہے۔

حب محفوظ

یہ معمولات مطب میں ہے۔ سلسل البول، اور جریان منی وغیرہ کیلئے مفید ہے۔

نسخہ

حب الاس ۰ اگرام، صمغ عربی ۰ اگرام، مائیں خرد ۰ اگرام، اقا قیا ۰ اگرام، جفت بلوط ۰ اگرام، کندر ۰ اگرام، مصطکی رومی ۰ اگرام، پوست ہلیہ زرد ۰ اگرام، اسکندناگوری ۰ اگرام، مازو سم ۰ اگرام، بچند سرخ ۰ اگرام، سمندر سوکھ ۰ اگرام، اسپند سوختی ۰ اگرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بطریق معروف جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر صبح

دشام کھائیں۔

حب اسکند

یہ معمولات مطب اور علامہ حکیم محمد ابراہیم صاحب مرحوم کا مجرب والنجرب ہے اور اس سے ہزاروں مریض شفا یاب ہو چکے ہیں، جریان منی اور سلسل البول اور رقت منی اور قوت باہ کے لئے مفید ہے۔

نسخہ

سمندر سوکھ ۰ اگرام، اسکندناگوری ۰ اگرام، تخم سردالی ۰ اگرام، بچند سرخ ۰ اگرام، دانہ خشکاش ۰ اگرام، تخم کاہنہ مقشر ۰ اگرام، خولجان ۰ اگرام، صمغ عربی ۰ اگرام، تودری سرخ ۰ اگرام، تودری سفید ۰ اگرام، تخم اونٹن ۰ اگرام، ثعلب مصری ۰ اگرام، جفت بلوط ۰ اگرام، کندر ۰ اگرام، عتر قرحہ ۰ اگرام، کشتہ قلعی ۵ گرام، کشتہ مرجان ۵ گرام، کشتہ بیضہ مرغ ۵ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بطریق نخود برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح ایک

گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

حب جریان خاص

معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

تخم تمر ہندی ۰ اگرام، اسکند ناگوری ۰ اگرام، مصطلکی رومی ۰ اگرام، کندر ۰ اگرام،
 موچرس ۰ اگرام، لک مفسول ۰ اگرام، ثمر بیول ۰ اگرام، برگ بیول ۰ اگرام، صمغ عربی ۰ اگرام،
 کشتہ تلعی ۰ اگرام، کشتہ عقیق ۰ اگرام، کشتہ مرجان ۰ اگرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شیر بر گد میں گوندھ کر دانہ نخود برابر گولیاں بنا کر ایک
 گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر پانی نوش فرمائیں۔

حب جریان اسماعیلی

بابائے طب حضرت علامہ حکیم محمد اسماعیل صاحب مرحوم کے معمولات مطب میں

۲۵۵۲

۷۷

فوائد: جریان منی، جریان مذی و ودی کے لئے بیحد مفید ہے۔

نسخہ

تالمکھنہ خرد ۵ گرام، ثمر بیول ۵ گرام، گل بیول ۵ گرام، زرد رد ۵ گرام، بچہ سرخ
 ۵ گرام، گل فونل ۵ گرام، موصلی سیاہ ۵ گرام، تخم خرفہ سیاہ ۵ گرام، تخم تمر ہندی مقشر ۲۵ گرام۔
 سب ادویہ کو کوٹ چھان کر شیر بر گد میں تر کر کے سایہ میں خشک کر کے شہد خالص
 میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنا دیں ایک گولی صبح و شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

حب مقوی و ممسک حبیبی

یہ تیز بہدف گولی قوت باہ و امساک کے لئے مجرب الجرب ہے۔

نسخہ

تخم جوز مائل ۵ گرام، بزر ۵ گرام، سعد کونی ۵ گرام، تخم خشخاش سفید ۵ گرام، زعفران
 ۳ گرام، بہن سفید ۵ گرام، شقاقل مصری ۵ گرام، کوکنار ۵ گرام، ثعلب مصری ۵ گرام، مغز
 بادام شیریں ۱۰ گرام، مغز تخم کدوے شیریں ۵ گرام، تخم کاہو مقشر ۵ گرام، تخم خرفہ سیاہ ۵ گرام،
 تخم کنیر ۵ گرام، جوز بوا ۵ گرام، بسباسہ ۵ گرام، صندل سفید ۵ گرام، تخم بلیون ۵ گرام، تودرین
 ۱۲ گرام، دار چینی ۵ گرام، گاؤزبان ۱۲ گرام، قر نفل ۳ گرام، مغز تخم خربوزہ ۵ گرام۔

کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنائیں ایک گولی صبح ایک گولی شام میں کھا کر گرم دودھ پیئیں۔

حب مقوی و ممسک ابراہیمی

جناب علامہ حکیم محمد ابراہیم صاحب مرحوم کے معمولات مطب سے ہے۔ اور تقریباً ساٹھ سال سے معمولات میں شامل رہا اور تیز بہدف گولی ہے۔

نسخہ

مشک خالص ایک گرام، مصطکی رومی ۵ گرام، ثعلب مصری ۵ گرام، قر نفل ۵ گرام،
عزراشب ۳ گرام، زعفران ۳ گرام، خونجان ۳ گرام، بہن سفید ۵ گرام، شقائق مصری ۳ گرام۔
کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنا کر صبح و شام ایک ایک گولی کھائیں، قوت امساک پیدا کرنے میں لاجواب دوا ہے۔

حب ممسک طلائی خاص

یہ گولی سینہ بہ سینہ پشت ہائے پشت سے معمولات مطب میں ہے اور بہت ہی
مغرب الجرب نسخہ ہے۔

نسخہ

خراطین خشک مصفی، بیر بہوٹی، برادہ دندان فیل، گھوڑے کے دم کابال، کھٹی،
جوزبوا، جاوتری، اجوائن دیسی، اجوائن خراسانی، جمال گوٹ، مالکنی، بیج کبیر، بیج درخت کھیری،
انبہ ہلدی۔

سب ادویہ ۵ گرام ہموزن لیکر کوٹ کر ۸ عدد پوٹلی بنادیں اور شیر گاؤ گرم میں ڈبو کر
تقیب و کنج ران کو سینک کریں۔ دانے اگر زیادہ نکل آئیں تو چھوڑ دیں۔ پھر دانے اچھے ہونے
پر عمل جاری رکھیں۔

طلاء مقوی باہ

یہ طلاء چالیس سال سے معمولات مطب میں ہے۔ اور نہایت مقوی اعصاب

داستر خا اعصاب اور کجالا غری اور سستی کے لئے بیحد مفید ہے۔

نسخہ

زعفران ۶ گرام، ببارہ ۱۲ گرام، جوزبوا ۱۲ گرام، بیر بہوٹی ۱۲ گرام، عقر قرحا ۱۲ گرام،
قر نفل ۱۲ گرام، پوست بنج کنیر ۱۲ گرام، مصطلگی رومی ۱۲ گرام، مشک خالص ایک گرام، عنبر اشہب
۶ گرام، روغن بلسان ۱۲ ملی لیٹر، عطرناکسیر ۱۲ ملی لیٹر، چربی ساٹھہ، چربی شیر زہر ایک ۲۵ گرام۔
سب کو بطریق معروف تیل کشید کریں اور رات کو سوتے وقت تیل قضیب پر مالش کریں۔

طلاء مقوی حبیبی

یہ طلاء معمولات مطب میں ہے اور عرصہ تیس سال کا آزمودہ و مجرب ہے۔

نسخہ

زعفران ۳ گرام، قر نفل ۶ گرام، دار چینی ۶ گرام، مشک ایک گرام، تاج ۱۲ گرام، بیر
بہوٹی ۱۲ گرام، خراطین خشک ۱۲ گرام، جانتفل ۱۲ گرام، جادوتری ۱۲ گرام، مصطلگی رومی ۶ گرام،
شکرف رومی ۳ گرام۔

روغن بیضہ مرغ میں کھل کر کے شہد خالص اضافہ کر کے خوب ۲۲ گھنٹہ کھل
کریں اور بقدر ضرورت قضیب پر طلا کریں، لیکن حشفہ اور سیون کو بچا کر لگائیں۔ اگر دانے نکل
آئیں تو مکھن پانی سے دھو کر لگائیں۔ دانے اچھے ہونے کے بعد پھر لگائیں۔

طلا آبلہ اور

معمولات مطب جناب علامہ طب حکیم محمد اسماعیل صاحب اور آزمودہ مجرب ہے۔

نسخہ

حب السلاطین ۱۲ عدد، دار چینی ۱۲ گرام، اونگ ۱۲ گرام، زعفران ایک گرام، بیر بہوٹی
۱۲ گرام، مغز پستہ ۱۲ گرام۔

سب کو باریک کر کے مکھن میں کھل کر کے تین یوم بعد شیشی میں محفوظ کر کے
رکھیں بوقت ضرورت قضیب پر لگائیں لیکن حشفہ اور سیون کو بچا کر اگر آبلہ آجائے تو مکھن پانی
سے دھو کر لگائیں۔

طلاء برائے مجلوق

یہ نسخہ علامہ طب حکیم ابن حکیم مولانا محمد ابراہیم صاحب کا مجرب الجرب ہے اور
پچاس سال کا آزمودہ ہے۔

نسخہ

عطر حنا، روغن بیر بہوٹی، روغن مالکینی، روغن خراطین، روغن گھونگھی۔
سب ہموزن لیکر یکجا کر کے رات کو مالش کریں۔ قزیب کو ٹھنڈے پانی سے بچائیں،
۳۰ یوم مالش کریں انشاء اللہ مجلوقین کے لئے پیغام صحت اور نئی زندگی پاوے۔

طلاء برائے نامردی

یہ نسخہ استاد محترم شفاء الملک حکیم حبیب الرحمن صاحب ڈھا کوئی کا ہے۔

نسخہ

پتہ بام مچھلی، پتہ روہو مچھلی، سیماب مصفی، عقر قرحہ، مغز سر کنجشک۔
ہر ایک ۵ گرام سب کو شہد میں کھل کر کے رات کو قزیب پر ضاد کریں۔ صبح کو
گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ اسی طرح ایک ماہ استعمال کریں اور قوت شباب دوبارہ لوٹ آوے۔

لیپ برائے مجلوق

یہ نسخہ معمولات مطب میں ہے اور تیز بہدف نسخہ ہے۔

نسخہ

فریون، دار چینی، عقر قرحہ، ہینگ خالص، ہر ایک ۵ گرام، زعفران ایک گرام سب کو
شہد خالص میں خوب کھل کر کے مانند لیپ تیار کر کے رات کو قزیب پر لیپ لگائیں صبح کو
گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ دس یوم اسی طرح عمل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ لاغری سستی اور کجی
کو دور کر کے نئی قوت پیدا کر کے نئی زندگی پیدا ہوگی۔

لیپ برائے مجلوق

یہ لیپ ستر سال سے معمولات مطب میں ہے اور علامہ طب حکیم مولانا محمد اسماعیل

صاحب بناری کا آزمودہ و مجرب الجرب ہے۔

نسخہ

حلتیت خالص ۱۲ گرام، مغز سرکنجشک ز ۲ عدد، خون کنجشک ز شہد خالص میں خوب کھل کر کے لیپ بناویں اور رات کو قزیب پر لیپ کر کے چھوڑ دیں، صبح کو گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ انشاء اللہ ضائع قوت دوبارہ لوٹ آوے اور نئی زندگی پاوے۔

کباب مقوی باہ برائے مجلوق

یہ کباب کا نسخہ شفاء الملک کے خاص نمبر میں شائع ہو چکا ہے، معمولات مطب میں ہے۔ کچی لاغری اور ہر قسم کے تناسلی خرابی کو دور کرتا ہے۔

نسخہ

گوشت مرغ جوان لیکر قیمہ بنا لیں اور خون ذبح کر کے ایک برتن میں جمع کر لیں۔ اور چار پیاز سفید ۱۰۰ گرام، جوز بوا ۵ گرام، زعفران ایک گرام، عقر قرحا، قر نفل دونوں ۵ گرام، انبہ ہلدی ۵ گرام، سب کو سفوف کر کے خون میں ملا کر قیمہ میں گوندھ کر ایک لمبی و گول لکڑی قزیب کے برابر لے کر سب کو کباب کی طرح چڑھا کر ہلکی آنچ پر گرم کر کے لکڑی نکال کر کباب کو قزیب پر چڑھا کر کچے دھاگے سے باندھ دیں اور رات بھر اس کو بندھا رکھیں صبح کو کھول دیں۔ اسی طرح سات یوم کیا جائے انشاء اللہ قزیب میں فریبہی اور قوت آجائے گا۔

کباب برائے لاغری قزیب

یہ کباب قوت باہ کو بڑھاتا ہے اور فریبہی لاتا ہے۔ قیمہ گوشت خسی ۱۰۰ گرام، قیمہ کنجشک ز ۷ عدد، خراطین مصفی تازہ ۵ گرام، بیر بہوٹی ۱۲ گرام، قر نفل، دار چینی، مالکینی، جوز بوا، عقر قرحا، انبہ ہلدی، اندر جو شیریں ہر ایک ۵ گرام۔ سب دواؤں کو سفوف کر کے قیمہ میں گوندھ کر ایک لکڑی بشکل قزیب پر چڑھا کر نیم گرم اتاریں اور قزیب پر فوراً گرم گرم چڑھادیں۔ رات بھر بندھا رہے صبح کو کھول دیں۔ ۷ یوم اس طرح عمل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ قزیب کی ساری خرابی دور ہو جائے گی۔

کباب برائے مجلوق

یہ نسخہ مجلوقین کے لئے بیحد مفید پایا گیا ہے اور معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

قیمہ گوشت خسی ۱۰۰ گرام، انبہ ہلدی ۱۲ گرام، مالکتنی ۵۰ گرام، بیر بہوٹی تازہ ۱۲ گرام، جوز بوا ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، برادہ دندان فیل ۵ گرام، گھونگھی سفید ۱۲ گرام، بیج کنیر سفید ۱۲ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ پیس کر قیمہ میں گوندھ کر ذرا رگ پر گرم کریں اور گرم گرم نصیب پر چڑھادیں اور پان رکھ کر باندھ دیں۔ رات بھر بندھا رہے اسی طرح ۱۰ ایوم استعمال کریں۔

نسخہ

مشک خالص ایک گرام، عنبر اشبب ۳ گرام، کبریا شھی ۵ گرام، جدوار ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، جوز بوا ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، مصطلکی رومی ۵ گرام، صحنے عربی ۵ گرام، ریگ ماہی ۱۰ گرام، بہن سفید ۵ گرام، عود ہندی ۵ گرام، ثعلب مصری ۱۰ گرام، مغز بادام شیریں ۱۰ گرام، تخم کاہو مقشر ۱۰ گرام، تخم خشخاش سفید ۱۰ گرام، تخم خشخاش سیاہ ۱۰ گرام، مغز تخم کدو شیریں ۱۰ گرام، خولجان ۱۰ گرام، لبباسہ ۵ گرام، بزرالنج ۵ گرام، مغز چلغوزہ ۱۰ گرام، طباشیر کبود ۱۰ گرام، تر نفل ۵ گرام، شقاقل مصری ۵ گرام، مغز تمر ہندی مقشر ۱۰ گرام، مغز کنجشک بریان ۱۰ گرام، کشتہ قلعی ۱۰ گرام بوزیدان ۱۰ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بطریق معروف نخود برابر گولیاں بنادیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

حب مقوی باہ و ممسک بے نظیر

یہ راقم الحروف کے مطب میں تقریباً چالیس سال سے معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

تالمکھانہ خرد ۱۰ گرام، مصطلکی رومی ۱۰ گرام، تخم تمر ہندی مقشر ۱۰ گرام، ایون ۵ گرام، اجوائن خراسانی ۱۰ گرام۔

سب ادویہ کو سفوف کر کے شیر برگد و شیر گولر میں تر کر کے گولیاں نخود برابر بنائیں۔ اور ایک گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

فوائد: جریان منی، سرعت انزال اور قوت باہ کیلئے بیحد مفید و مجرب الجرب ہے۔

حب عنبر اسماعیلی

یہ علامہ طب، حکیم محمد اسماعیل صاحب بناری کے معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

مغز پستہ ۰ اگرام، عنبر اشب ۰ اگرام، مصطکی رومی ۰ اگرام، مومیائی ۰ اگرام، زہر مہرہ ۰ اگرام، مشک ۵ گرام، مردارید ۵ گرام، طباشیر ۰ اگرام، قر نفل ۰ اگرام، بساہ ۰ اگرام، جوزبوا ۰ اگرام، دار چینی ۰ اگرام، بہن سرخ ۰ اگرام، بہن سفید ۰ اگرام، شقائق مصری ۰ اگرام، زنجبیل ۰ اگرام، درونج عقربی ۰ اگرام، عود ہندی ۰ اگرام، عود صلیب ۰ اگرام، ریگ ماہی ۰ اگرام، خصیہ الثعلب ۰ اگرام، جدوار خطائی ۰ اگرام، سلاجیت ۰ اگرام، کشتہ مرجان ۰ اگرام، کشتہ قلعی ۰ اگرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنائیں ایک گولی قبل جماع کھا کر گرم دودھ پیئیں۔ بہترین مسک و مقوی باہ اور مجرب الجرب ہے۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز کریں۔

حب اذارانی

نسخہ

قلقل سیاہ ۰ اگرام، ازاراتی مدیر ۲۵ گرام، قلقل دراز ۰ اگرام، جدوار خطائی ۰ اگرام۔ سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر گولیاں دانہ موگک برابر بنا کر کھائیں اور ترش و بادی اشیا سے پرہیز کریں۔

فوائد: مقوی اعصاب و محرک باہ اور وجع المفاصل اور کمزوری جسم کے لئے بیحد

مفید ہے۔

معجون مقوی و مہنی

یہ معجون بابائے طب حضرت علامہ حکیم محمد اسماعیل بناری مرحوم کا مجرب و آزمودا

دکار آمد نسخہ ہے۔

نسخہ :-

موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ موصلی پھل
شفاق مصری۔ دارچینی۔ صحیفہ عربی۔
دارفلفل۔ زنجبیل۔ مغز تخم قرطم۔ گل سرخ۔
مغز پنہ دانہ۔ برگ گاؤ زباں۔ بھوہلی
گل گاؤ زباں۔ گل لیوتی ثعلب مصری۔

طلوہ زردی بیفہ مرغ

معمولات مطلب جدا جدا علامہ
حکیم محمد اسماعیل بنارسی قوت باہ و
امساک اور جریان رطوبت کیلئے
مفید ہے۔
نسخہ :-

زردی بیفہ مرغ ۵۰ عدد۔ عرق پیاز
سفید ۲۵ ملی لیٹر۔ بسباسہ ۱۲۵ گرام
مغز پنہ دانہ ۱۲۵ گرام موصلی سفید ۱۲۵ گرام
موصلی سیاہ ۲۵ گرام۔ پنہ دانہ بریان کریں
گھی میں۔ بعد میں ستارہ ۱۲۵ گرام کو
شیر گاؤ ۳ کلو میں پکا کر پس کر شکر
سفید ایک کلو میں ملا کر بطریق معروف
طلوہ تیار کریں ۱۲ گرام تلوہ صبح کو ناشتہ
سے قبل کھا کر دودھ پئیں اور رات
کو سوتے وقت بھی۔

ختم شد

طلوہ گذر سیاہی

قوت باہ کیلئے مولد منی اور فرنی جسم
کیلئے مفید ہے۔
نسخہ :-

زردی بیفہ مرغ ۱۰ عدد۔ میدہ گندم ایک کلو
مغز بادام ۱۲۵ گرام۔ مغز ناریل ۱۲۵ گرام
مغز پتہ سبز ۱۲۵ گرام موصلی سفید ۱۲۵ گرام
ثعلب مصری ۱۲ گرام۔ زعفران ۵ گرام
قرنفل ۵ گرام۔ جوز بواہ ۵ گرام
دارچینی ۵ گرام۔ صحیفہ پلاس ۱۲۵ گرام
اول گذر سیاہ تازہ ۲ کلو کو شیر گاؤ ۵ کلو
میں پکا کر پس کر میدہ گندم کو گھی ۲۵۰
گرام میں بھون کر شکر سفید ایک کلو ملا کر
بطریق معروف تلوہ بنا کر ۵ گرام کھا کر
شیر گاؤ پئیں۔